البرزخ سے پہلے اور بعد

موت کے بعد کی زندگی قرآن اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں

مصنف: ڈاکٹر محمد نوح

اُردو مترجم: محمد نسیم شیخ

تقریظ شیخ خالد عبدالعظیم بانومی (سینئر تحقیق نگار الازہر شریف) الیگزینڈریا کی تبلیغ اور فاطوا کمیٹی

اور

عمر دبورا اسسٹنٹ پروفیسر الازہر یونیورسٹی

تمہید

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ کی رحمتیں اور کرم ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطاء ہو۔

میں نے جناب ڈاکٹر محمد لوح کی کتاب ''البرزخ سے پہلے اور بعد میں، قرآن و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں'' کا تفصیل سے جائزہ لیا ہے۔ یہ کتاب بہت اچھی طرح لکھی اور منظم کی گئی ہے۔ اس لئے میں سب مسلمانوں، عالموں اور دانشوروں کو دعوت دوں گا کہ وہ اس کتاب کو پڑھیں اور مستفید ہوں۔ کامیابی دینا والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

شیخ خالد عبدالعظیم بانومی (سینئر تحقیق نگار الازہر شریف) الیگزینڈریا کی تبلیغ اور فاطوا کمیٹی

مقدمہ

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد!

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہوں کہ اس نے مجھے یہ سعادت بخشی کہ میں اتنے اہم مضمون کی کتاب کا اُردو میں ترجمہ کررہا ہوں۔ جب میں نے ترجمہ کرنا شروع کیا تو مجھے یقین نہیں تھا کہ میں اسے مکمل کرسکوں گا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس عظیم کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی ہمت، حوصلہ اورقوت دے۔

اللہ رب العزت کا شکر ادا کرنے کے بعد میں اپنی والدہ مرحومہ کا بہت شکرگزار ہوں جنہوں نے ہمیں پیار ومحبت سے تن تنہا پالا اور ہماری بہترین پرورش کی، کیونکہ ہمارے والدمحترم جناب محمد یوسف صاحب مرحوم ہماری کم عمری میں ہی رحلت فرما گئے تھے۔ ہماری والدہ محترمہ نے اپنے بچوں کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے اور اسلام کے راستے پر چلنے کی تلقین کی۔

میری پیدائش کراچی کی ہے جہاں میں 1980ء تک رہا۔ گورنمنٹ کامرس کالج سے بی کام کی ڈگری لینے کے بعد فرگوسن سے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ مکمل کیا اور اس کے بعد امریکہ کی کمپنی ’’کیریر کارپوریشن‘‘ نے متحدہ عرب امارات کے شہر ابوظہبی میں ملازمت دی جہاں میں 1987ء تک رہا۔ پھر کمپنی نے میرا تبادلہ امریکہ کردیا جہاں میں نے 36 سال ملازمت کے بعد ریٹائرمنٹ لے لی۔

ریٹائرمنٹ کے بعد مصروفیات کے لیے ذہن منتشر تھا کہ کوئی نئی ملازمت کروں یا کوئی دوسرا مشغلہ اپناؤں۔ جبکہ میری ہمیشہ سے یہ خواہش رہی ہے کہ قرآن مجید ترجمہ کے ساتھ پڑھ کر دین ومذہب کو سمجھوں، دیگر دینی کتابوں کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کروں اور اپنی بیوی بچوں کے ساتھ وقت گزاروں، دنیا کی سیر وسیاحت کروں۔

اسی منتشر ذہن کے ساتھ وقت گزرتا رہا کہ ایک دن میری اہلیہ نے مشورہ دیا کہ چونکہ اب

اللہ رب العزت نے موقع دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقت گزاروں اور انسانیت کی خدمت کروں۔ میں ان تمام کاموں پر غور وحوض کر رہا تھا کہ ہماری مسجد کی ساتھی ڈائریکٹر نے مجھ سے پوچھا کہ اگر میں اس کے والد صاحب کی کتاب ''البرزخ قرآن وسنت کی روشنی میں'' کا ترجمہ انگریزی سے اُردو میں کرلوں تو اُردو داں حضرات کے لیے بہت مفید ہوگا۔ آپ کو بتا تا چلوں کہ یہ کتاب عربی زبان میں ڈاکٹر محمد نوح نے لکھی جن کا تعلق مصر سے ہے۔ بعد میں اس کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا گیا۔ چونکہ اب ڈاکٹر صاحب اس کتاب کا ترجمہ اُردو میں کرانا چاہتے ہیں تو یہ خدمت آپ اپنے ذمہ لے لیں۔ تا کہ یہ کتاب برصغیر کے مسلمانوں تک بھی پہنچ سکے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت بڑا موقع فراہم کیا اور میں نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس عظیم کام کو کرنے کی حامی بھر لی۔

اس کتاب کا ترجمہ کرنے میں میری اہلیہ محترمہ نے میری بہت مدد کی اور پہلے دن سے آخری دن تک میرا ساتھ دیا۔ اور یہی نہیں بلکہ میرے بچوں، یوسف، عامر اور ندا نے بھی میری حوصلہ افزائی کی۔ جبکہ میرا پوتا زید یوسف شیخ جن کی عمر تقریباً ساڑھے تین سال ہے، ہمیشہ میرے خیالوں میں میرے ساتھ رہا اور مجھے یاد دہانی کراتا رہا کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام آنے والی نسلوں تک آسان زبان میں پہنچائیں۔

اس کارِ خیر میں میرے ماموں کے صاحبزادے سید صابر حسین ہاشمی اور میرے عزیز ترین اور قابلِ قدر دوست محترم جناب انعام الرحمن ملک اور اُن کے صاحبزادے محترم جناب سعد انعام ملک میرے معاون ومددگار رہے۔

کام کے ابتدائی دنوں میں ہی جناب انعام الرحمن ملک صاحب نے میرا تعارف مذہبی رہنما جناب مفتی گل صمد حسن زئی صاحب سے کرایا۔ جو جامعہ عربیہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی کے فاضل ومتخصص ہیں۔ مفتی صاحب کی مدد کے بغیر یہ ترجمہ کتاب کی شکل اختیار ہی نہیں کرسکتا تھا۔

اللہ تعالیٰ اس کام کو ان تمام حضرات کے لیے اور ان کے والدین کے لیے صدقہ جاریہ اور

ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

یاد رہے! اس کتاب میں قرآنی آیت کا ترجمہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ''آسان ترجمہ قرآن'' سے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔ (آمین)

آخر میں ایک دفعہ پھر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ مجھے اس عظیم کام کو سرانجام دینے کی ہمت اور توفیق دی۔

والسلام

محمد نسیم شیخ

محترم جناب ڈاکٹر محمد نوح صاحب کا مختصر تعارف

عربی کتاب ''البرزخ'' کے مصنف جناب ڈاکٹر محمد نوح صاحب نے اپنی زندگی اپنے خاندان اور انسانیت کی خدمت کے لیے وقف کردی ہے۔ڈاکٹر صاحب نے تقریباً 45سال ادویات کی صنعت میں گزارے۔اور فارمیسی کی ڈگری لینے کے بعد ایم بی اے کیا۔

ڈاکٹر صاحب تعلیم کے فروغ پر یقین رکھتے ہیں اور دنیا کا تجربہ بھی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ کئی ممالک میں رہ چکے ہیں۔وہ طالب اسلام بھی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ''بلغوا عنی ولو آیۃ'' ترجمہ: ''پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو'' پر عمل پیرا ہوتے ہوئے مذہبِ اسلام کو لوگوں تک پہنچانے کے خواہشمند بھی ہیں۔یہ ان کی چھٹی کتاب ہے۔اس کتاب میں موت سے پہلے اور موت کے بعد کی زندگی کے بارے میں انتہائی سہل انداز میں قرآن وحدیث کی روشنی میں انتہائی مفید مواد جمع کیا گیا ہے۔اور ہر پڑھنے والے کے لیے ایک رہنما کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کے اِن کاوشوں کو اپنی بارگاہِ عالیہ میں قبول ومنظور فرمائے اور تاحیات دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔(آمین)

محمد نسیم شیخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو سب سے زیادہ مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

تعارف

تمام تعریف اللہ کی طرف سے ہے، اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہلبیتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔

مومن کے دل نرم ہو سکتے ہیں اور زندگی کی آزمائش اور خواہشات کی طرف متوجہ ہو سکتے ہیں۔ موت کو بھلا دیتے ہیں اور آخرت کی آمد کو بھول جاتے ہیں، آخرت پر ایمان جو اسلام کا پانچواں ستون ہے۔

اہم بات یہ ہے کہ آخرت کے عقائد کی تفصیلات غیب میں عقیدہ کا ایک حصہ ہے جو بنیادی طور پر عظیم جلال قرآن، مستند نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور صحابہ کے مستند بیانات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہو۔

تخلیق

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس کے سوا نہیں بنایا کہ وہ میری عبادت کریں۔(الذاریات:56)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''یادرکھو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں نے یقینا انسان کو مٹی سے بنایا ہے''۔(ص:71)

اللہ تعالیٰ نے آدم کو مٹی سے اور پھر آدم سے اس کی بیوی کو پیدا کیا۔ پھر بیٹوں اور اولاد کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وجہ سے۔

ترجمہ: ''اس نے جو چیز بھی پیدا کی، اسے خوب بنایا اور انسان کی تخلیق کی ابتدا گارے سے کی پھر اس کی نسل ایک نچوڑے ہوئے حقیر پانی (نطفہ) سے چلائی''۔(السجدۃ:32:7:8)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمان ہے:

ترجمہ: ''ہم ہی زندگی دیتے ہیں، اور ہم ہی موت دیتے ہیں اور ہم ہی سب کے وارث ہیں'' اور اسی نے نر اور مادہ کے دو جوڑے پیدا کئے ہیں۔(وہ بھی صرف) ایک بوند(نطفہ) سے جب وہ ٹپکائی جاتی ہے''(النجم:46-45)

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو قوموں اور قبیلوں کے طور پر بنایا تاکہ وہ ایک دوسرے کو جان سکیں اور زمین کو آباد کیا۔

ترجمہ: ''اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا، اور اس میں تمہیں آباد کیا۔ لہذا اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ یقین رکھو کہ میرا رب (تم سے) قریب بھی ہے، دعائیں قبول کرنے والا بھی''۔(ھود:61)

لہٰذا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے بیٹوں کو اس کی عبادت کرنے کے لئے پیدا کیا اور اس سے پہلے اللہ نے پیدا کیا جن کو، تاہم انسان کی تخلیق کئی مراحل سے گزری ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے کئی آیات میں ذکر کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اے لوگو! حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے، اور تمہیں مختلف قوموں اور خاندانوں میں اس لئے تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کی پہچان کرسکو۔ درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو۔ یقین رکھو کہ اللہ سب کچھ جاننے والا، ہر چیز سے باخبر ہے''۔ (الحجرات 13-49)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اور وہی ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا، پھر اس کو نسبی رشتے عطا کئے، اور تمہارا پروردگار بڑی قدرت والا ہے''۔ (الفرقان 54-25)

اور اس طرح خدا تعالیٰ نے آدم کے بیٹوں کو عبادت کے لئے ایک سرزمین میں پیدا کیا، اور اس سے پہلے اس نے جنات کو اس بنا پر پیدا کیا تھا کہ انسان کی تخلیق کئی مراحل سے گزرتی ہے، جس کی طرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے متعدد آیات میں اشارہ فرمایا، جیسا کہ باری تعالیٰ کا قول ہے:

ترجمہ: ''اور ہم نے انسان کو مٹی کے ست سے پیدا کیا، پھر ہم نے اسے ٹپکی ہوئی بوند (نطفہ) کی شکل میں محفوظ (عورت کا رحم) جگہ پر رکھا، پھر ہم نے اس بوند (نطفہ) کو جمے ہوئے خون کی شکل دے دی، پھر اس جمے ہوئے خون کو ایک لوتھڑا بنا دیا، پھر اس لوتھڑے کو ہڈیوں میں تبدیل کردیا، پھر ہڈیوں کو گوشت کا لباس پہنایا، پھر اسے ایسی اٹھان دی کہ وہ ایک دوسری ہی مخلوق بن کر کھڑا ہوگیا۔ غرض بڑی شان ہے اللہ کی جو سارے کاریگروں سے بڑھ کر کاریگر ہے۔ (المومنون 14-12:23)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''کیا ہم نے تمہیں ایک حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا؟ پھر ہم نے اسے مقررہ وقت تک ایک مضبوط قرار کی جگہ (ماں کا پیٹ) میں رکھا، پھر ہم نے توازن پیدا کیا، چنانچہ اچھا توازن پیدا کرنے والے ہم ہیں''۔(المرسلات 23-20:77)

پھر انسان پیدا ہونے کے بعد زندگی کے مختلف منازل سے گذرتا ہے۔ پہلے بچہ ہوتا ہے، پھر جوان اور آخر میں بڑھاپا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا ہے، پھر نطفے سے، پھر جمے ہوئے خون سے۔ پھر وہ تمہیں بچے کی شکل میں باہر لاتا ہے، پھر (وہ تمہاری پرورش کرتا ہے) تاکہ تم اپنی بھرپور طاقت کو پہنچ جاؤ، اور پھر بوڑھے ہو جاؤ۔ اور تم میں سے کچھ وہ بھی ہیں جو اس سے پہلے ہی وفات پا جاتے ہیں۔ اور تاکہ تم ایک مقرر میعاد تک پہنچو، اور تاکہ تم عقل سے کام لو'' (غافر: 67-40)

کیا انسان زندگی میں اپنے اعمال کی وجہ سے خوش یا اُداس ہوتا ہے؟

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (آپ صادق اور آپ کی صداقت مسلم ہے) بیان فرمایا: تم میں سے ہر شخص کا تخلیقی نطفہ چالیس دن تک اس کی ماں کے پیٹ میں جمع رکھا جاتا ہے، پھر اتنے ہی دن وہ خون کا جما ہوا ٹکڑا رہتا ہے، پھر وہ اتنے ہی دن گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے، پھر اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے: تو وہ اس کا رزق، اس کی عمر، اس کا عمل لکھتا ہے، پھر لکھتا ہے: آیا وہ بدبخت ہے یا نیک بخت، پھر وہ اس میں روح پھونکتا ہے، اب اگر تم میں سے کوئی جنتیوں کے عمل کرتا ہے، یہاں تک کہ اس (شخص) کے اور اس (جنت) کے درمیان صرف ایک ہاتھ یا ایک ہاتھ کے برابر فاصلہ رہ جاتا ہے کہ کتاب (تقدیر) اس پر سبقت کر جاتی ہے اور وہ جہنمیوں کے کام کر بیٹھتا ہے تو وہ داخل جہنم ہو جاتا ہے، اور تم میں سے کوئی شخص جہنمیوں کے کام کرتا ہے

یہاں تک کہ اس (شخص) کے اور اس (جہنم) کے درمیان صرف ایک ہاتھ یا ایک ہاتھ کے برابر کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ کتاب (تقدیر) اس پر سبقت کر جاتی ہے، اب وہ جنتیوں کے کام کرنے لگتا ہے تو داخل جنت ہو جاتا ہے۔ (صحیح بخاری شریف 3208، مسلم شریف 2643، ابن ماجہ 76، ابوداؤد شریف 4708)

اور سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اعمال کا انعام منحصر ہوتا ہے زندگی کے آخری اعمال پر''۔ (صحیح بخاری 6607/493)

تخلیق (پیدائش) کے مراحل

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''وہ تمہاری تخلیق تمہاری ماؤں کے پیٹ میں اس طرح کرتا ہے کہ تین اندھیروں کے درمیان تم ایک مرحلے کے بعد دوسرے مرحلے سے گذرتے ہو۔ وہ ہے اللہ جو تمہارا پروردگار ہے۔ ساری بادشاہی اسی کی ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ پھر بھی تمہارا منہ آخر کوئی کہاں سے موڑ دیتا ہے''؟ (الزمر 39:6)

جنین (ماں کے رحم میں بچہ) کی تشکیل کے تین مراحل حال ہی میں (تقریباً تین سو سال پہلے) دریافت ہوئے تھے۔ قرآن نے ہمیں یہ علم چودہ سو سال پہلے دیا تھا۔

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ترجمہ: ''اور اللہ نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے، پھر تمہیں جوڑے جوڑے بنا دیا''۔ اور کسی مادہ کو جو کوئی حمل ہوتا ہے، اور جو کچھ وہ جنتی ہے، وہ سب اللہ کے علم سے ہوتا ہے۔ اور کسی عمر رسیدہ کو جتنی عمر دی جاتی ہے، اور اس کی عمر میں جو کوئی کمی ہوتی ہے، وہ سب ایک کتاب (لوح محفوظ) میں درج ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ سب اللہ

کے لئے بہت آسان ہے۔(فاطر 35:11)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''کہ رحم مادر میں اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کیا ہے۔وہ کہتا ہے کہ اے رب! اب یہ نطفہ ہے۔اے رب اب یہ علقہ ہوگیا ہے۔اے رب اب یہ مضغۃ (گوشت کا لوتھڑا) ہے۔پھر جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کی خلقت پوری کرے تو کہتا ہے کہ مذکر یا مونث، بدبخت ہے یا نیک بخت، روزی کتنی مقرر ہے اور عمر کتنی ہو۔پس ماں کے پیٹ ہی میں یہ تمام باتیں فرشتہ لکھ دیتا ہے''۔(صحیح البخاری:318)

پس روح اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے:

ترجمہ:''یہ لوگ تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں۔کہہ دو کہ: روح میرے پروردگار کے حکم سے (بنی) ہے۔اور تمہیں جو علم دیا گیا ہے، وہ بس تھوڑا ہی سا علم ہے''۔(الاسراء:17:85)

حضرت عبادۃ بن الصامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم بنایا۔پھر اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ''لکھو'' تو اس نے لکھا جو 'ابدی' '(ہمیشہ) ہوگا''۔

(مسند احمد بن حنبل 50/317،الترمذی 2155،ابوداؤد 4300)

اور حضرت ابن مسعودؓ سے اس حدیث (ان خلق أحدکم یجمع فی بطن أمہ أربعین یوماً نطفۃ) کی تفسیر روایت کی گئی ہے کہ''تمہاری پیدائش اس طرح ہوئی ہے کہ نطفہ ماں کے رحم میں کوئی چالیس دن رہتا ہے''۔''نطفہ رحم میں سر کے بال اور ناخن بناتا ہے۔اور چالیس دنوں تک رحم میں رہتا ہے اور پھر وہ رحم میں جونک (خون پینے والا کیڑا) بن جاتا ہے۔اور پھر چالیس دنوں میں جونک خون کا حصہ بن جاتا ہے۔پھر وہ چبائے ہوئے گوشت کی شکل بن جاتا ہے جسے مضغہ

بھی کہتے ہیں۔ پھر اللہ فرشتے کو بھیجتا ہے جو گوشت کے اس لوتھڑے میں روح پھونکتا ہے اور فرشتہ یہ الفاظ کہتا ہے ''جزا، عمر، اعمال اور خوش بختی یا بدبختی۔ یہ حدیث پیدائش کو تین مراحل میں بیان کرتی ہے کوئی شروع کے 120 دنوں میں۔

اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

ترجمہ:'' ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھال کر پیدا کیا ہے''۔(التین 95:40)

اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

ترجمہ:''کیا وہ اس منی کا ایک قطرہ نہیں تھا جو (ماں کے رحم میں) ٹپکایا جاتا ہے؟ پھر وہ ایک لوتھڑا بنا، پھر اللہ نے اسے بنایا، اور اسے ٹھیک ٹھاک کیا، نیز اسی سے مرد اور عورت کی دو صنفیں بنائیں، کیا وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ مردوں کو پھر سے زندہ کردے؟ (القیامۃ 40-75:37)

پھر اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

ترجمہ:''یقیناً قیامت کی گھڑی کا علم صرف اللہ ہی کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے، اور وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹ میں کیا ہے اور کسی کو یہ پتہ نہیں ہے کہ وہ کل کیا کمائے گا اور نہ کسی کو یہ پتہ ہے کہ کونسی زمین میں اسے موت آئے گی۔ بے شک اللہ ہر چیز پر مکمل علم رکھنے والا، ہر بات سے پوری طرح باخبر ہے''۔ (لقمان 31:34)

مذکورہ بالا میں تذکرہ ہے خوشیوں، غم، رزق اور عمر کا۔ اور پھر موت اور اس کے بعد کی زندگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے متعین کردی ہے۔ اور ہر کوئی ان اعمال کو آسانی سے کر سکے گا (جو اس کے مقدر میں ہے) جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ یہ اعمال اس کو اس دنیا اور آخرت میں خوشیاں یا غم دینگے۔

حضرت عمران ابن حصین نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے کہا ''اے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم جنتی اور دوزخیوں کو پہچان سکتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جی ہاں''، پھر اس آدمی نے مزید پوچھا ''لوگ اچھے اور نیک اعمال کیوں کرتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر کوئی وہ اعمال کرے گا جو اس کی قسمت میں لکھ دیئے جاتے ہیں۔ ہر شخص وہ اعمال کرے گا جس کا کرنا اس کے لئے آسان کر دیا گیا ہے۔ (مطلب یہ کہ ہر ایک کے مقدر میں جو منزل مقصود لکھ دی گئی ہے۔ وہ اُسی کے مطابق اعمال انجام دیگا)

اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

ترجمہ: ''بھلا وہ کون ہے جس نے ساری مخلوق کو پہلی بار پیدا کیا۔ پھر وہ اس کو دوبارہ پیدا کرے گا، اور جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق فراہم کرتا ہے۔ کیا (پھر بھی تم کہتے ہو کہ) اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے؟ کہو: ''لاؤ اپنی کوئی دلیل، اگر تم سچے ہو''۔ ''کہہ دو کہ: ''اللہ تعالیٰ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کسی کو بھی غیب کا علم نہیں ہے، اور لوگوں کو یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ انہیں کب دوبارہ زندہ کیا جائیگا''۔ (النمل 27:64-65)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''کہہ دیجیے: ''تمہارے لئے ایک ایسے دن کی میعاد مقرر ہے جس سے تم گھڑی برابر نہ پیچھے ہٹ سکتے ہو، نہ آگے جا سکتے ہو''۔ (سبا 34:30)

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول:

ترجمہ: ''اے لوگو اگر تم (قیامت کے روز) دوبارہ زندہ ہونے سے شک (وانکار) میں ہو تو ہم نے (اول) تم کو مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے (جو کہ غذا سے پیدا ہوتا ہے) پھر خون کے لوتھڑے سے پھر بوٹی سے کہ (بعض) پوری ہوتی ہے اور (بعض) ادھوری بھی تا کہ ہم تمہارے سامنے (اپنی قدرت) ظاہر کر دیں اور ہم (ماں کے) رحم

میں جس (نطفہ) کو چاہتے ہیں ایک مدت معین (یعنی وقت وضع) تک ٹھیرائے رکھتے ہیں پھر ہم تم کو بچہ بنا کر باہر لاتے ہیں پھر تاکہ تم بھری جوانی (کی) عمر تک پہنچ جاؤ اور بعضے تم میں وہ بھی ہیں جو جوانی سے پہلے ہی مر جاتے ہیں اور بعض تم میں وہ ہے جو نکمی عمر (یعنی زیادہ بڑھاپے) تک پہنچا دیا جاتا ہے جس کا اثر یہ ہے کہ وہ ہر چیز سے بے خبر ہو جاتا ہے اور اے مخاطب تو زمین کو دیکھتا ہے کہ خشک (پڑی) ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی خوشنما نباتات اگاتی ہے''۔(الحج 22:5)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ:''بھلا کیا ان لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ کس طرح مخلوق کو شروع میں پیدا کرتا ہے؟ پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا، یہ کام تو اللہ کے لئے بہت آسان ہے''۔(العنکبوت 29:19)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ:''بھلا وہ کون ہے جس نے ساری مخلوق کو پہلی بار پیدا کیا، پھر وہ اس کو دوبارہ پیدا کرے گا، اور جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق فراہم کرتا ہے؟ کیا (پھر بھی تم کہتے ہو کہ) اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے؟ کہو''لاؤ اپنی کوئی دلیل اگر تم سچے ہو''۔(النمل 27:64)

موت، زندگی، رزق، تقدیر اور آخرت میں، سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

ترجمہ:''اور آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں، سب اسی کی ملکیت ہیں۔ سب اسی کے حکم کے تابع ہیں۔(الروم 30:26)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے تقدیر کو زمین وآسمان کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے لکھا تھا''۔(مسلم 2653،الترمذی 2156)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''کہہ دو کہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔(مگر) تم لوگ شکر تھوڑا ہی کرتے ہو''۔(الملک 67:23)

حضرت علی ابن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''کوئی روح ایسی نہیں ہے کہ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت یا دوزخ میں اس کے مقام کا تعین نہ کیا ہے۔ اور اس کی تقدیر لکھ دی گئی ہے کہ اس کا شمار اچھے یا برے لوگوں میں ہوگا۔ایک صحابی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہماری تقدیر لکھ دی گئی ہے تو ہمارے اعمال اُسی کے مطابق ہونگے۔جن پر اللہ کی رحمت ہوگی وہ اچھے کام کرینگے اور جن پر اللہ کا عتاب ہوگا وہ برے اعمال کرینگے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''اچھے اعمال کرتے رہو۔اچھے اور نیک اعمال کرنا آسان ہوگا (اور اس کو اس جگہ لے جائیگا جو اس کے نصیب میں ہوگا)

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی آیتیں پڑھی

ترجمہ: ''اب جس کسی نے (اللہ کے راستے میں مال) دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور سب سے اچھی بات کو دل سے مانا''۔(اللیل:6-5:92)(صحیح البخاری: 1362، مسلم:2647)

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

ترجمہ: ''اور کیا انسان نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے نطفے سے پیدا کیا تھا؟ پھر اچانک وہ کھلم کھلا جھگڑا کرنے والا بن گیا۔ ہمارے بارے میں تو وہ باتیں بناتا ہے اور خود اپنی پیدائش کو بھلا بیٹھا ہے۔کہتا ہے کہ''ان ہڈیوں کو کون زندگی دے گا جبکہ وہ

گل چکی ہونگی؟''۔ کہہ دو کہ: ''ان کو وہی زندگی دے گا جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا تھا، اور وہ پیدا کرنے کا ہر کام جانتا ہے''۔(یٰسین 79-36:77)

اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم: ہم اچھے اعمال کرتے ہیں جو ہماری تقدیر میں ہے اور یا ہماری تقدیر مستقبل میں طے ہوگی ہمارے اعمال کے مطابق؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''اچھے اعمال کرتے رہو۔ اچھے اور نیک اعمال کرنا آسان ہوگا (اور اس کو اُس جگہ لے جائے گا جو اس کے نصیب میں ہوگا)''۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ''اب سے ہم کو پوری کوشش کرنی چاہئے''۔(موطاء مالک)

اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

ترجمہ: ''کوئی مصیبت ایسی نہیں ہے جو زمین میں نازل ہوتی یا تمہاری جانوں کو لاحق ہوتی ہو۔ مگر وہ ایک کتاب میں اس وقت سے درج ہے جب ہم نے ان جانوں کو پیدا بھی نہیں کیا تھا۔ یقین جانو یہ بات اللہ کے لئے بہت آسان ہے''۔(الحدید 57:22)

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

ترجمہ: ''اب ذرا ان (کافروں) سے پوچھو کہ ان کی تخلیق زیادہ مشکل ہے یا ہماری پیدا کی ہوئی دوسری مخلوقات کی؟ ان کو تو ہم نے لیس دار گارے سے پیدا کیا ہے''۔(الصافات:11)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''خدا کی مار ہو ایسے انسان پر، وہ کتنا ناشکرا ہے! (وہ ذرا سوچے کہ) اللہ نے اسے کس چیز سے پیدا کیا؟ نطفے کی ایک بوند سے! اُسے پیدا بھی کیا، پھر اس کو ایک خاص انداز بھی دیا۔ پھر اس کے لئے راستہ بھی آسان بنا دیا، پھر اسے موت دی، اور قبر میں پہنچا دیا، پھر جب چاہے گا اسے دوبارہ اٹھا کر کھڑا کر دے گا۔ ہرگز نہیں! جس

بات کا اللہ نے اسے حکم دیا تھا، ابھی تک اس نے وہ پوری نہیں کی۔

(العبس 80:17-23)

اورحاتم الأصم نے فرمایا: کہ جو شخص چار خطرات کا ذکر نہیں کرتا وہ خودفریبی کا شکار ہوتا ہے اور مصیبت سے بچ نہیں سکتا۔

ا۔معاہدہ کے دن (یوم حشر) کا خطرہ، جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''اسے پرواہ نہیں کہ کون جنت میں ہے اور کون دوزخ میں، ان دونوں جماعتوں میں سے ایک میں ہوگا۔

۲۔جب وہ پیدا کیا جاتا ہے تین اندھیرے کے پردوں میں اور فرشتہ اللہ کے حکم سے اس کی تقدیر میں نیکی یا بدی لکھتا ہے، اور اسے پتہ نہیں ہوتا کہ وہ خوش بختوں میں ہے یا بدبختوں میں سے ہے۔

۳۔قیامت کے دن کے خوف کا ذکر۔ جب اسے پتہ نہیں ہوگا کہ اسے اللہ کی خوشنودی ملے گی یا عتاب۔

۴۔روزمحشر میں جب لوگوں کی جماعتیں بنائی جائیں گی ان کے اعمال کے حساب سے اور اسے پتہ نہیں ہوگا کہ وہ اس دوراھے پر کہاں جائے۔

مومن اپنے لئے پریشان ہوگا (اپنی) معمولی سی منافقت کے بارے میں اور خوف میں ہوگا عمر کے آخری حصے میں منافقت سے۔اس سلسلے میں اللہ نے فرمایا:

ترجمہ:'' ہم نے انسان کو ایک ملے جلے نطفے سے اس طرح پیدا کیا، کہ اسے آزمائیں، پھر اسے ایسا بنایا کہ وہ سنتا بھی ہے، دیکھتا بھی ہے۔ہم نے اسے راستہ دکھایا کہ وہ یا تو شکر گزار رہو، یا ناشکرا بن جائے''۔(الانسان 76:2-3)

اوراللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ:'' اور سب کو تمہارے رب کے سامنے صف باندھ کر پیش کیا جائیگا۔آخر تم ہمارے پاس اسی طرح آ گئے جس طرح ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔اس کے

برعکس تمہارا دعویٰ یہ تھا کہ ہم تمہارے لئے (یہ) مقرر وقت کبھی نہیں لائیں گے''۔(الکھف 18:48)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ:''اللہ ہی مخلوق کی ابتداء کرتا ہے اور وہی اس کو دوبارہ پیدا کرے گا، پھر تم سب اس کے پاس بلا لئے جاؤ گے''۔(الروم 30:11)

اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دُعا کو اکثر پڑھتے تھے:

یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک

(مسنداحمد 2572.112/3، ترمذی:2140)

ترجمہ:''اے دلوں کے الٹنے پلٹنے والے، میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ''۔

اور اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دُعا جسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے:

اللّٰھم یا مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک (صحیح مسلم:2654)

ترجمہ:''اے اللہ، دلوں کو پھیرنے والے، ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے''۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا رحم اس کی مخلوق ہر چیز سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ:''اور تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، اور (جو چاہتا ہے) پسند کرتا ہے۔ ان کو کوئی اختیار نہیں ہے۔ اللہ ان کے شرک سے پاک اور بہت بالا وبرتر ہے''۔(القصص:28:68)

اور اللہ تعالیٰ کا قول پیدائش اور قیامت کے بارے:

ترجمہ:''تم سب کو پیدا کرنا اور دوبارہ زندہ کرنا (اللہ کے لئے) ایسا ہی ہے جیسے ایک

انسان کو (پیدا کرنا اور دوبارہ زندہ کرنا)۔ یقیناً اللہ ہر بات سنتا، ہر چیز دیکھتا ہے‘‘۔(لقمان:31:28)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:’’

ترجمہ:’’جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکا تو اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں، جو اس کے پاس عرش پر موجود ہے، اس نے لکھا کہ میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے‘‘۔
(صحیح بخاری شریف:3194)

☆☆☆

موت

موت ایک ظاہر اور نظر انداز حقیقت ہے۔ یہ نظر انداز اس لئے ہے کہ زیادہ تر لوگ اس کا ذکر نہیں کرنا چاہتے۔ موت کی حقیقت سب پر ظاہر ہے حالانکہ زیادہ تر لوگ اس کا ذکر سننا بھی نہیں چاہتے۔ موت ہر جاندار کے لئے برحق ہے چاہے ہم کتنا ہی انکار یا نظر انداز کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار کے لئے موت کا دن معین کر دیا ہے۔ موت ہماری دو زندگیوں کے درمیان ہے۔

دنیا کی زندگی اور آخرت کی زندگی۔ پس مؤمن دنیا کی پریشانیوں سے گذر کر آخرت کی راحت اور ہمیشہ کی نعمتوں والی زندگی پاتا ہے۔

جبکہ کافر دنیاوی زندگی کی آسائشوں سے گذر کر آخرت میں جہنم کی آگ کا عقاب پاتا ہے۔

اسی لئے عقل مند انسان وہ ہے جو زندگی کو ایک راستہ سمجھتا ہے نیک اعمال کر کے آخرت کی رحمتوں تک پہنچنے کے لئے۔

اس لیے کہ باری تعالیٰ کا قول ہے:

ترجمہ: ''اے میری قوم! یہ دنیوی زندگی تو بس تھوڑا سا مزہ ہے، اور یقین جانو کہ آخرت ہی رہنے اور بسنے کا اصل گھر ہے''۔ (غافر:39)

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

ترجمہ: ''اور ڈرو اس دن سے جب تم سب اللہ کے پاس لوٹ کر جاؤ گے، پھر ہر شخص کو جو کچھ اس نے کمایا ہے پورا پورا دیا جائیگا، اور ان پر کوئی ظلم نہیں ہوگا''۔ (البقرۃ:2:281)

اور بدقسمت وہ ہے۔ جس نے آخرت کی پرواہ نہ کی اور اللہ کے سامنے حاضر ہوگا اپنے گناہوں اور شیطانی اعمال کے ساتھ۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اور زادِراہ لے لیا کرو اور بہترین زادِراہ پرہیزگاری ہے''۔(البقرۃ:197)

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''دنیا میں اس طرح ہوجا جیسے تو مسافر یا راستہ چلنے والا ہو۔ (بخاری:6416)

اس لیے اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

ترجمہ: ''کہو کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو، وہ تم سے آ ملنے والی ہے۔ پھر تمہیں اس (اللہ) کی طرف لوٹایا جائیگا جسے تمام پوشیدہ اور کھلی ہوئی باتوں کا پورا علم ہے، پھر وہ تمہیں بتائے گا کہ تم کیا کچھ کیا کرتے تھے''۔(الجمعۃ:62:8)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا:

ترجمہ: '' (اے پیغمبر!) موت تمہیں بھی آنی ہے، اور موت انہیں بھی آنی ہے''۔(الزمر:39:30)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ نے موت کا وقت سب کے لئے متعین کر دیا ہے۔ جب موت کا وقت آتا ہے تو اللہ کی طرف سے کوئی دیر نہیں ہوتی۔ تاہم یہ چیزیں لوگوں کی عمر دراز کرتی ہیں۔ نیک اور صالح اولاد جو والدین کی وفات کے بعد اللہ کی عبادت کریں اور اپنے والدین کے ایصالِ ثواب کے لئے دعا کریں جو ان تک قبر میں پہنچتی ہے۔ تو اسے درازی عمر بھی کہتے ہیں۔ رواہ الطبرانی (المعجم الاوسط)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

ترجمہ: ''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اور ہم تمہیں آزمانے کے لئے بری بھلی حالتوں میں مبتلا کرتے ہیں، اور تم سب ہمارے پاس ہی لوٹا کر لائے جاؤ گے''۔ (21:35الانبیاء)

1

اوراسی طرح اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''جس نے موت اور زندگی اس لئے پیدا کی تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں زیادہ بہتر ہے، اور وہی ہے جو مکمل اقتدار کا مالک، بہت بخشنے والا ہے۔(الملک:67:2)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مومنوں میں سے کون سب سے اچھا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''وہ جو سب سے زیادہ تمیز دار ہو''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید پوچھا گیا کہ ''سب سے زیادہ عقلمند کون ہے؟''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''وہ جو موت کو ہر وقت یاد رکھتا ہے اور موت کی تیاری کرتا ہے۔ وہی سے عقلمند ہے''۔(ابن ماجہ:4259اور الحاکم فی المستدرک4/450)

جو کوئی بھی قرآن مجید پر غور وفکر کرتا ہے، اوراس کی حکمت اور نشانیوں پر غور وخوص کرتا ہے، وہ صرف موت کو یاد کرنے اور اچھے کام کرنے میں ہی مصروف رہتا ہے اس لئے کہ اسے علم ہے کہ موت زندگی کی منزل نہیں ہے۔ موت تو حقیقی ابدی زندگی کی ابتداء ہے جو یا تو رحمتوں سے بھر پور ہوگی اور یا کبھی نہ ختم ہونے والا عذاب ہوگا۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے، اور تم سب کو (تمہارے اعمال کے) پورے پورے بدلے قیامت ہی کے دن ملیں گے۔ پھر جس کسی کو دوزخ سے دور ہٹا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا، وہ صحیح معنی میں کامیاب ہوگیا، اور یہ دنیوی زندگی تو (جنت کے مقابلے میں) دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں''۔ (ال عمران:3:185)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ترجمہ: ''رات کے وقت اس امید سے نہ رہو کہ صبح تک زندہ رہو گے اور صبح کے وقت

اس امید سے نہ رہو کہ تم رات تک زندہ رہو گے۔ اپنی صحت وتندرستی سے فائدہ اٹھاؤ اس سے پہلے کہ تم بیمار ہو اور اپنی زندگی سے مستفید ہو اس سے پہلے کہ موت آجائے''۔ (بخاری شریف:471)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور اگر تو دیکھے جس وقت ظالم موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھانے والے ہوں گے کہ اپنی جانوں کو نکالو آج تمہیں ذلت کا عذاب ملے گا اس سبب سے کہ تم اللہ پر جھوٹی باتیں کہتے تھے اور اس کی آیتوں کے ماننے سے تکبر کرتے تھے''۔ (الانعام:6:93)

گفتگو کے درمیان جب کبھی بھی موت کا ذکر ہوتا ہے، کوئی نہ کوئی ضرور اس ذکر کو ناپسند کرتا اور موضوع کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اس طرح زندگی گذرتی ہے چاہے موت کا ذکر ہو یا اس سے غفلت برتی جائے۔ انسان قدرتی طور پر زندگی سے محبت کرتا ہے اور اس کی ہوس سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ البتہ موت کا ذکر ہمیں دنیا کی لذتوں اور خواہشوں سے جگا دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر (دنیا کا عیش) حاصل کرنے کی ہوس نے تمہیں غفلت میں ڈال رکھا ہے، یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہنچ جاتے ہو''۔ (التکاثر:2-1:102)

موت اور موت کا ذکر ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ہم اپنے اعمال کا خود اسی دنیا میں جائزہ لیں اس سے پہلے کہ قیامت کے دن ہمارا حساب ہو۔

اور اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم کی وجہ سے (فوراً) اپنی پکڑ میں لیتا تو روئے زمین پر کوئی جاندار زندہ نہیں چھوڑتا، لیکن وہ ان معین وقت تک مہلت دیتا ہے۔ پھر

1

جب معین وقت آجائے گا تو وہ گھڑی بھر بھی اس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکیں گے‘‘۔
(النحل 61:6)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ’’اور (صرف) تمھارے پروردگار کی جلال والی، فضل و کرم الی، ذات باقی رہے گی۔‘‘ (الرحمن: 27-26)

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ’’موت تنبیہ کرنے کیلئے کافی ہے‘‘۔ (اخرجہ ابن المبارک فی الزھد، ابن ابی الدنیا)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ’’ہر متنفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے، پھر ہماری طرف تم سب کو واپس لایا جائے گا‘‘۔ (العنکبوت: 29:57)

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ترجمہ: ’’موت مومن کیلئے نجات کا ذریعہ ہے‘‘ (أخرجہ مسند احمد ابن حنبل فی مسندہ)

موت کو یاد رکھنے کا سب سے مفید طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنے ساتھیوں اور عزیز و رشتے داروں کی جو رحلت فرما چکے ہیں ان کو یاد رکھیں اور ان کی موت اور قبر کا تذکرہ کریں اس طرح ہم ان سے اپنا تعلق جوڑتے ہیں۔

زندگی سے محبت، ہوس اور دنیاوی عیش و عشرت ہمارے دل و دماغ کو اس عارضی زندگی سے منسلک کر دیتا ہے اور ہمیں موت اور آخرت سے غفلت میں ڈال دیتا ہے۔

حضرت ابی سعید الخذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ’’قبر یا تو ایک باغ ہے جو جنت کے باغوں کا حصہ ہے یا دھکتی ہوئی آگ کے گڑھے کا حصہ ہے‘‘۔ (اخرجہ الترمذی، التبریزی فی مشکاۃ المصابیح: 5352)

جب موت قریب آئے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر ہمیں اپنی ذات سے بے خود کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ

1

نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ وہ ہمارے شیطانی اعمال کو بھی معاف کر دیتا ہے۔ جب کوئی موت کے قریب پہنچے تو اس کے ساتھیوں اور عزیز و اقارب کو چاہیے کہ اسے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی یاد دہانی کرائیں تا کہ اس کا شمار اللہ کے فرمانبردار بندوں میں ہو جیسا کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''میں ایسا ہی ہوں جیسا میرا بندہ میرے بارے میں سوچتا ہے تو وہ میرے بارے میں اپنی خواہشات کے مطابق سوچتا ہے''۔

(بخاری، 7405، مسلم: 2675، مسند احمد بن حنبل: 491/3)

اور حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''کسی کو اللہ تعالیٰ سے رحم کی امید کے بغیر نہیں مرنا چاہئے۔''

(مسلم شریف: 2877، بخاری شریف)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''پس آخرت اور دنیا اللہ ہی کے اختیار میں ہے''۔ (النجم: 53:25)

حضرت ابی سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''جب موت کی گھڑی آ پہنچے تو مرنے والے کو لا الہٰ الا اللہ پڑھنے کی تاکید کرنی چاہیے۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''پھر ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ جب (کسی کی) جان گلے تک پہنچ جاتی ہے اور اس وقت تم (حسرت سے اس کو) دیکھ رہے ہوتے ہو اور تم سے زیادہ ہم اس کے قریب ہوتے ہیں مگر تمہیں نظر نہیں آتا''۔ (الواقعۃ: 85-83:56)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''جس کے بھی آخری الفاظ لا الہٰ الا اللہ ہوں وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

(صحیح الجامع: 6479، الالبانی 687)

اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے رب نے فرمایا:

ترجمہ: ''میں جمع نہیں کروں گا اپنے بندہ پر دو خوف اور نہ دو امن جمع کروں گا۔ پس جو مجھ سے ڈرے گا دنیا میں، میں اس کو امن دوں گا آخرت میں، اور جو اس دنیا میں اپنے آپ کو مجھ سے محفوظ سمجھتا ہے تو میں اسے آخرت میں خوف دلاؤں گا''۔

(ابن حبان 640)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو موت کے قریب ہونے کی یاد دہانی کراتا ہے۔ بقول ابن الجوزیؒ کے، ''اللہ تعالیٰ بہت طریقوں سے اپنے بندوں کو پیغام بھیجتا ہے۔ ان میں سے بہت ساری بیماریاں، امراض، سر کے بالوں کی سفیدی، اونچا سننا اور نظر کی کمزوری ہے۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے عذر کے سلسلے میں حجت تمام کر دی جس کی موت کو مؤخر کیا یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا''۔ (بخاری شریف 6419)

ابن عباس، عکرمہ اور سفیان الطاوری، ابن الندیل اور الطبر ی سے روایت ہے۔ ''اور جب سر کے بال سفید ہونے لگے تو یہ جوانی (عیش آرام اور کھیلنے کی عمر) کے جانے اور بڑھاپے کے آنے کی علامت ہے۔

اور اللہ رب العزت کا ارشاد ہے

ترجمہ: ''مگر جب ان کے پاس ایک خبردار کرنے والا (پیغمبر) آ گیا تو اس کے آنے سے ان کی حالت میں اور کوئی ترقی نہیں ہوئی، سوائے اس کے کہ یہ (حق کے راستے سے) اور زیادہ بھاگنے لگے''۔ (الفاطر 35:42)

اور آثار نبویہ میں ہے:

ترجمہ: ''جو کوئی بھی عمر کے اس حصے پر پہنچے جب اس کے بال سفید ہونے لگیں تو اگر وہ

مسلمان ہے تو اس کے سفید بال قیامت کے دن اس کے لئے روشنی بن جائیں گے''۔
(صحیح البخاری 6307، الالبانی:1244)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

ترجمہ: ''یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی پر موت آ کھڑی ہوگی تو وہ کہے گا کہ ''میرے پرودگار! مجھے واپس بھیج دیجئے۔ تاکہ جس دنیا کو میں چھوڑ آیا ہوں اس میں جا کر نیک عمل کروں''۔ ہرگز نہیں! یہ تو ایک بات ہی بات ہے جو وہ زبان سے کہہ رہا ہے، اوران (مرنے والوں) کے سامنے عالم برزخ کی آڑ ہے جو اس وقت تک قائم رہے گی جب تک ان کو دوبارہ زندہ کرکے اٹھایا جائے''۔
(المومنون:100-23:99)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''میری امت کی عمر کوئی 60 سے 70 برس کے درمیان ہوگی اور بہت کم لوگوں کی عمر اس سے زیادہ ہوگی''۔(صحیح ابن حبان)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور ہم نے تمہیں جو رزق دیا ہے، اس میں سے (اللہ کے حکم کے مطابق) خرچ کرلو، قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کے پاس موت آجائے تو وہ یہ کہے کہ ''اے میرے پرودگار! تو نے مجھے تھوڑی دیر کے لئے اور مہلت کیوں نہ دے دی کہ میں خوب صدقہ کرتا، اور نیک لوگوں میں شامل ہوجاتا''۔(المنافقون:63:10)

اور اسی طرح دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''(البتہ نیک لوگوں سے کہا جائیگا کہ) ''اے وہ جان جو (اللہ کی اطاعت میں) چین پا چکی ہے! اپنے پرودگار کی طرف اس طرح لوٹ کر آجا کہ تو اس سے راضی ہو اور وہ تجھ سے راضی''۔(الفجر:28-89:27)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''میری امت میں سے جس کسی نے سوائے اللہ کے کسی اور کی عبادت نہ کی ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔ (بخاری شریف)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنے سے محبت کرتا ہے، اللہ اس سے ملنے سے محبت کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنے سے نفرت کرتا ہے''۔ (صحیح مسلم)

موت جیسا کہ بہت سے علماء نے فرمایا ہے کہ وہ زندگی کا ایک اور دور ہے، زندگی کی ایک اور تشکیل ہے، ایک اور پیدائش ہے اور ایک دنیا سے دوسری دنیا میں منتقلی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ موت نہ تو مکمل فنائیت ہے نہ دھوئیں کے مانند غائب ہو جاتی ہے۔ یہ تو روح کی جسم سے روانگی ہے اور ایک دنیا سے دوسری دنیا میں منتقلی ہے۔ یہ تو ہمیشہ قائم رہنے والی زندگی کی ابتداء کی نشانی ہے اور کبھی نہ ختم ہونے والی زندگی کا تعارف ہے۔

قرآنِ مجید میں ''موت'' کا ذکر 165 دفعہ آیا ہے اور لفظ ''الوفاۃ'' (روح قبض کرنا) کا ذکر 25 دفعہ آیا ہے''۔ اس لئے ''الوفاۃ'' دنیاوی معنوں میں موت سے بڑا عمل ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ ''الزمر'' میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: '' اللہ تمام روحوں کو ان کی موت کے وقت قبضہ کر لیتا ہے''۔ (الزمر:42-39)

پس لفظ ''الوفاۃ'' دنیاوی معنوں میں لفظ ''موت'' سے بڑا لفظ ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ البقرۃ میں ہے:

ترجمہ: ''(تم نے) اس جیسے شخص (کے واقعے) پر (غور کیا) جس کا ایک بستی پر ایسے وقت گذر ہوا جب وہ چھتوں کے بل گری پڑی تھی؟ اس نے کہا کہ ''اللہ تعالیٰ اس بستی کو اس کے مرنے کے بعد کیسے زندہ کرے گا؟'' پھر اللہ نے اس شخص کو سو سال تک

کے لئے موت دے دی‘‘۔(البقرۃ:2:259)

پس اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ’’اَماتہٗ‘‘ (روحوں کو اپنے پاس روک لیتا ہے) اور یہ نہیں فرمایا کہ ’’توفاہٗ‘‘ (ان کی موت ہو جائے) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے مطابق روح کا جسم سے نکلنا اٹل ہوتا ہے۔

ترجمہ: ’’اللہ تعالیٰ تمام روحوں کو ان کی موت کے وقت قبضہ کر لیتا ہے اور جن کو ابھی موت نہیں آئی ہوتی، ان کو بھی ان کی نیند کی حالت میں (قبض کر لیتا ہے) پھر جن کے بارے میں اس نے موت کا فیصلہ کر لیا، انہیں اپنے پاس روک لیتا ہے اور دوسری روحوں کو ایک معین وقت کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ یقیناً اس بات میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں‘‘۔(الزمر:39:42)

اس آیت کی تشریح میں علامہ قرطبیؒ نے فرمایا: ’’ابن عباس اور دوسرے مفسرین نے فرمایا کہ ’’زندہ اور مردہ لوگوں کی روحیں خواب میں اللہ رب العزت کی رضا سے ملتیں ہیں۔ جن لوگوں کو اللہ رب العزت کو زندہ رکھنا ہوتا ہے، ان کی روحوں کو ان کے جسموں کو لوٹا دیتا ہے اور جو لوگ وفات پا چکے ہوتے ہیں ان کی روحوں کو اپنے پاس ہی رکھتا ہے۔

اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ’’جو لوگ وفات پا چکے ہوں اور جو سو رہے ہوں، اللہ ان کی روحوں پر قبضہ کر لیتا ہے۔ پھر جو لوگ وفات پا چکے ہیں ان کی روح کو اپنے پاس رکھتا ہے اور جو لوگ سو رہے ہوتے ہیں ان کی روحوں کو ایک معین عرصے کے لئے لوٹا دیتا ہے۔

اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ’’جب تم میں سے کسی پر آفت آئے تو اسے کہنا چاہیے: ’’انا للہ وانا الیہ راجعون اللّٰھم أحتسب عندک مصیبتی فأجرنی فیھا وأبدلہ لی خیراً منھا‘‘ ہمارا تعلق اللہ سے ہے اور ہمیں اللہ ہی کے پاس واپس لوٹنا ہے۔ اور اللہ سے مجھے امید ہے کہ تو اس آفت کے بدلے میں ہمیں اجر دے گا۔ تو ہمیں اجر دے اور

1

ہمیں بہتر معاوضہ دے''۔(سنن ابی داؤد)

عطا ابن یاسر نے فرمایا: ''شعبان کی درمیانی راتوں میں موت کے فرشتے کو ایک چھوٹی سی کتاب دی جاتی ہے اور حکم دیا جاتا ہے کہ اس سال تمہیں ان لوگوں کی روحوں پر قبضہ کرنا ہے جن کے نام اس کتاب میں درج ہیں۔ایک آدمی فصل لگانے میں، اپنی شادی میں یا عمارت کی تعمیر میں مصروف ہوسکتا ہے جب کہ اس کا نام اس کتاب میں ہوسکتا ہے جس کا اس کو کوئی علم نہیں۔

اور معقل بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''وفات پانے والے لوگوں کے لئے سورۃ یاسین پڑھو''۔(سنن ابوداؤد)

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے، پھر ہماری ہی طرف تم سب کو واپس لایا جائیگا''۔(العنکبوت:29:57)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''میت کے ساتھ تین چیزیں چلتی ہیں دوتو واپس آجاتی ہیں صرف ایک کام اس کے ساتھ رہ جاتا ہے، اس کے ساتھ اس کے گھر والے اور اس کا مال اور اس کا عمل چلتا ہے۔اس کے گھر والے اور اس کا مال تو واپس آجاتا ہے اور اس کا عمل اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے''۔(بخاری 6514 اور مسلم:2960)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''جب کوئی وفات پاتا ہے۔اس کے ساتھ اچھے اعمال ختم ہوجاتے ہیں سوائے تین اعمال کے: خیرات اور صدقہ جاریہ، فائدہ مند معلومات اور نیک اولاد جو اس کے لئے دعا مغفرت کرتے ہیں۔(صحیح ابن حبان)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور اللہ نے تمہیں جو کچھ دے رکھا ہے، اس کے ذریعے آخرت والا گھر بنانے کی کوشش کرو''۔(القصص:28:77)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ترجمہ: ''کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تم میں سے نیک لوگ کون ہیں جو گناہ گار لوگوں سے منفرد ہیں۔لوگوں نے کہا ''ہاں''۔تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جن کی عمر لمبی ہوا چھے اعمال کے ساتھ''۔(بخاری اور مسلم)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ ''تم جہاں بھی ہوگے (ایک نہ ایک دن) موت تمہیں جا پکڑے گی، چاہے تم مضبوط قلعوں میں کیوں نہ رہ رہے ہو''۔(4:78النساء)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''جب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے لئے بھلائی چاہتا ہے تو وہ اسے ایسے کاموں میں لگا دیتا ہے۔ پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! اللہ اپنے بندہ کو کیسے کاموں میں لگا تا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ وہ انہیں مرنے سے پہلے اچھے کام کرنے کے مواقع فراہم کرتا ہے''۔(صحیح الجامع:305،الالبانی)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''یقین رکھو ہم ہی ہیں جو زندگی بھی دیتے ہیں، اور موت بھی، اور آخر کار سب کو ہمارے پاس ہی لوٹنا ہے''۔(ق:50:43)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''فرشتے مرنے والے کے پاس آتے ہیں اور اگر مرنے والا نیک کردار ہو تو وہ کہتے ہیں ''باہر نکلو، اے اچھی روح جو ایک اچھے جسم میں تھی۔ باہر آؤ اے تعریف کے

قابل اور خوشخبری سنو رحم اور خوشبو کی، اور تیرا مالک جو تجھ سے ناراض نہیں۔ فرشتے یہ بات اس وقت تک دھراتے ہیں جب تک کہ اس کی روح باہر نہیں آجاتی۔ پھر روح کو جنت میں لے جایا جاتا ہے۔ اور پوچھا جاتا ہے کہ یہ کون ہے؟ فرشتے اس کی تفصیل دیتے ہیں۔ پھر آواز آتی ہے کہ اے اچھے جسم میں رہنے والی اچھی روح خوش آمدید۔ داخل ہوا ے تعریف کے قابل اور خوشخبری سنو رحم اور خوشبو کے بارے میں اور اس مالک کے بارے میں جو تجھ سے ناراض نہیں۔ یہ بار بار دھرایا جاتا ہے جب تک کہ وہ جنت میں داخل نہیں ہو جاتا جس کے اوپر اللہ ہے۔ لیکن اگر مرنے والا بدکردار ہو تو فرشتے مرنے والے کی روح سے کہتے ہیں کہ اے بدکردار جسم میں رہنے والی اور بدکردار روح باہر آ ؤ۔ باہر آ ؤ قابلِ مذمت اور بری خبر سنو کھولتے ہوئے پانی کے بارے میں اور گندے زخموں کے بارے میں اور مزید اسی قسم کی تکالیف کے بارے میں۔ اور اس پیغام کو دہرایا جاتا ہے جب تک کہ روح جسم سے نہیں نکل جاتی۔ پھر روح کو جنت کے دروازے تک لے جایا جاتا ہے۔ جنت کا دروازہ اس کے لئے نہیں کھلتا اور پوچھا جاتا ہے کہ یہ کون ہے؟ فرشتے اس کی تفصیلات دیتے ہیں۔ پھر آواز آتی ہے کہ اس بدکردار روح کا جو ایک بدکردار جسم میں تھی جنت میں داخلہ ممنوع ہے۔ اے قابلِ مذمت تم واپس جاؤ کیونکہ جنت کے دروازے تمہارے لئے بند رہیں گے۔ تو پھر اس کو جنت سے واپس نیچے اس کی قبر میں لوٹا دیا جاتا ہے''۔

(صحیح الجامع ،الالبانی 1968)

اور تحقیق بشارت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو، پس ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: میری اُمت میں سے جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہرایا تھا کسی چیز کو، جنت میں داخل ہوگا۔

1

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''عقلمند آدمی وہ ہے جو سوچ سمجھ کر کام کرتا ہے (اور گناہ کے کاموں سے پرہیز کرتا ہے) اور کار خیر کرتا ہے تاکہ اسے مرنے کے بعد ثواب ملتا رہے۔ اور بیوقوف آدمی وہ ہے جو دنیا کی لذتوں اور خواہشوں میں کھو جاتا ہے اور اللہ سے صرف دنیاوی خواہشات کی تکمیل طلب کرتا ہے۔ (مسند ابن حنبل 4/24، الحاکم فی المستدرک 1/57)

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کے فرشتے کو ایک انصار کے سر پر دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کے فرشتے سے کہا کہ میرے صحابی سے نرمی برتو اس لئے کہ وہ اللہ پر ایمان رکھنے والوں میں سے ہے۔ فرشتے نے کہا'' اے اللہ کے رسول! خوش ہو جاؤ، میں ہر مسلمان کے ساتھ رحم دلی سے کام لیتا ہوں۔

اے اللہ کے رسول! میں آدم کی اولاد کی روح اس طرح نکالتا ہوں کہ اگر اس کے خاندان میں سے کوئی روئے تو میں پوچھتا ہوں کہ یہ کون چیخ رہا ہے؟ اللہ کے حکم سے نہ تو ہم نے اس پر ظلم کیا اور نہ اس کی زندگی مقررہ وقت سے پہلے ختم کی۔ اور نہ اس کے خاتمے کو جلدی کیا۔ ہم نے اس کی روح لے کر کوئی گناہ نہیں کیا۔ اگر تم اللہ کے احکام کو قبول کرو گے تو تم کو اس کا اجر ملے گا اور اگر تم نے ناراضگی کا اظہار کیا تو تم گناہ کے سرزد ہو گے اور تمہاری توبہ استغفار بھی قبول نہیں ہوگی اور تم پر الزام لگے گا۔ احتیاط رکھو۔ دنیا میں کوئی ایسی جگہ نہیں، چاہے مکان ہو یا گھر، موت کا فرشتہ روزانہ پانچ دفعہ چکر لگاتا ہے اس حد تک کہ وہ جوان اور بوڑھے سب سے آشنا ہو جاتا ہے اور وہ ان کو اُن سے زیادہ جانتا ہے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ کے حکم کے بغیر ایک مچھر کی بھی جان نہیں لے سکتا۔

پھر بھی قرآن مجید اور احادیث میں موت کے فرشتے کے نام کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اور ''عزرائیل'' کا نام اسرائیلیات میں ہے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''دنیا اللہ پر ایمان لانے والوں کے لئے ایک قید خانہ ہے اور منکروں کے لئے جنت''۔(مسلم شریف)

کچھ علماء نے کہا ہے کہ موت نہ تو مکمل فنائیت ہے نہ دھوئیں کی مانند غائب ہو جاتی ہے۔ موت تو روح کی جسم سے روانگی ہے اور ایک دنیا کی دوسری دنیا میں منتقلی ہے۔ موت ایک سنگین آفات میں سے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات میں بیان فرمایا ہے۔

اور اسی طرح ان علماء نے کہا کہ ''موت سے بڑا المیہ یہ ہے کہ اگر آپ اس سے غافل ہوں، اس کے ذکر کو پسند بھی نہ کریں، غور وخوض بھی نہ کریں اور اس کے ذکر کے خلاف بحث ومباحثہ کریں۔

☆☆☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر، جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی کی آخری سانس لے رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنسوؤں بھری آنکھوں سے ہم کو دیکھا اور فرمایا:

ترجمہ: ''خوش آمدید اللہ تمہیں لمبی عمر دے۔ اور وہ تمہیں پناہ دے۔ اللہ تمہاری مدد کرے۔ میں تمہیں آخری ہدایت دیتا ہوں کہ اللہ سے ڈرو۔ میں تمہیں آخری ہدایت دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ کرنے والے کی حیثیت سے۔ اللہ پر اور شہروں اور گاؤں میں رہنے والے لوگوں پر غرور نہ کرو۔ موت قریب ہے۔ میرا اللہ کے پاس سدرۃ المنتہیٰ (وہ درخت جو جنت کی آخری حدود میں ہے جس سے آگے کوئی بھی نہیں جاسکتا) جانے کا وقت آ گیا ہے۔ میری آخری آرام گاہ جنت کی طرف، اور بھرے گلاس کی طرف، میرے پیغام کو تم اپنے لوگوں کے پاس اور ان لوگوں کے پاس پہنچا دو جو میرے جانے کے بعد مذہب کو قبول کریں۔ امن اور اللہ کی رحمت تم پر ہو۔

(الطبرانی فی الاوسط 4/469)

عبداللہ بن زمعہ کہتے ہیں کہ ''حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ نماز کی امامت کون کرے گا''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ابوبکر سے کہو کہ وہ امامت کریں''۔ حضرت بلالؓ باہر آئے تو وہاں سوائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کوئی اور نہیں تھا۔ حضرت بلالؓ نے کہا کہ عمرؓ جماعت کی امامت کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور جیسے ہی انہوں نے اپنی جانی پہچانی اونچی آواز میں تکبیر پڑھی، اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ''ابوبکر کہاں ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ مزید فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ ''اللہ کے رسول ابوبکر

1

کا دل بہت نرم ہے۔ وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوتے ہیں تو ان کے آنسو نہیں رکھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم یوسف علیہ السلام کے ساتھیوں میں سے ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔

پھر ابوبکرؓ نے نماز پڑھی جب حضرت عمرؓ نماز پڑھا چکے۔ حضرت عمرؓ نے اس واقعہ کے بعد عبداللہ بن زمعہ سے کہا "تم پر افسوس ہے۔ تم نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ اللہ کی قسم میں سمجھ رہا تھا کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں مجھ سے امامت کے لئے کہا ہے۔ عبداللہ نے کہا کہ مجھے آپ سے بہتر کوئی نظر نہیں آیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ "ان کی وفات کے دن کے پہلے حصے میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بہتر لگے تو لوگ اپنے گھروں کو واپس چلے گئے اور اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں اپنی بیویوں کے ساتھ اکیلے رہ گئے۔ ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحت کی طرف سے پر امید ہو گئے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے تنہا چھوڑ دو۔ ایک فرشتہ مجھ سے ملنا چاہتا ہے"۔ پھر سب گھر سے چلے گئے سوائے حضرت عائشہؓ کے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک بی بی عائشہ کی گود میں تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور بی بی عائشہ ایک کونے میں بیٹھ گئیں۔ فرشتے نے کافی دیر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاموشی سے بات کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی عائشہ کو بلایا اور ان کی گود میں اپنا سر مبارک رکھ دیا۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے فرمایا "گھر میں آجاؤ" بی بی عائشہ نے کہا کہ باہر جو فرشتہ ہے وہ شاید جبرائیل امین ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے عائشہ وہ موت کا فرشتہ ہے۔ وہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ اللہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اس تاکید کے ساتھ کہ میں آپ کی اجازت کے بغیر نہ جاؤں۔ اگر آپ مجھے اجازت نہیں دینگے تو میں واپس چلا جاؤنگا ورنہ تو میں اندر آجاتا ہوں۔ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں

آپ کی مرضی کے بغیر آپ کی جان نہ نکالوں۔ آپ کی کیا مرضی ہے؟ بی بی عائشہ نے کہا کہ جبرائیل امین کے آنے کا انتظار کرلو کیونکہ یہ ان کے آنے کا وقت ہے۔

بی بی عائشہ نے عرض کیا ''اس کے بعد معاملات ہمارے اختیار میں نہیں تھے۔ ہم زار وقطار رو رہے تھے۔ سارے اہل بیت والے ساکت تھے۔ کسی نے یہ منظر پہلے کہیں نہیں دیکھا تھا۔

پھر جبرائیل امین اپنے وقتِ مقررہ پر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ مجھے جبرئیل کی آمد کا احساس ہوا۔ گھر میں جو باقی سب لوگ تھے وہ باہر چلے گئے۔ جبرائیل امین نے کہا کہ اللہ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور آپ کی خیریت دریافت کی ہے گو کہ اسے سب خبر ہے۔ اللہ آپ کے مقام اور عزت کو مکمل کرنا چاہتا ہے اور آپ کی امت کو اس سے آگاہ کرنا چاہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پریشانی ہے۔ جبرئیل نے کہا آپ کے لئے خوشخبری ہے۔ اللہ آپ کو اس مقام پر لے جانا چاہتا ہے جو اس نے خاص طور پر آپ کے لئے تیار کیا ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا'' یا رسول اللہ تمہارا مالک تم سے ملنے کے لئے بے چین ہے۔ بخدا موت کے فرشتہ نے کبھی کسی مرنے والے سے اجازت نہیں مانگی اور نہ کبھی ایسا پھر ہوگا۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سب بیویوں کو بلایا اور بی بی فاطمہ سے کہا'' میرے قریب آؤ۔ فاطمہ ان کے قریب گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں کچھ کہا۔ فاطمہ نے ان کی بات سن کر سر اٹھایا اور وہ زار وقطار رو رہی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا'' میرے قریب آ۔ فاطمہ ان کے قریب گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں کچھ کہا جسے سن کر بی بی فاطمہ مسکرانے لگیں۔ ہم سب لوگوں نے ان کے رونے اور مسکرانے کی وجہ دریافت کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ان سے کیا بات کی۔ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے فرمایا کہ آج ان کی رحلت ہوگی جس پر میں رونے لگی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اللہ سے دعا ہے کہ تم سب سے پہلے مجھ سے آکر ملو اور میرے پاس رہو۔ اس بات پر میں مسکرائی۔ پھر فاطمہ نے اپنے دونوں بیٹوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسوں کو پیار اور شفقت سے دیکھا۔

پھر موت کا فرشتہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور ان سے ان کی زندگی لینے کی اجازت مانگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کے فرشتہ کو اجازت دے دی۔ موت کے فرشتہ نے پوچھا ''یا رسول اللہ! تمہیں مجھ سے کچھ کہنا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں مجھے میرے مالک کے پاس لے جاؤ۔ ہاں تمہارا مالک بھی تم سے ملنے کے لئے بے چین ہے۔ پھر موت کا فرشتہ باہر چلا گیا۔

حضرت عائشہ نے کہا کہ جبرائیل امین آئے اور کہا ''اے اللہ کے رسول آپ پر اللہ کا رحم ہو۔ وحی نازل ہونے کا سلسلہ اب اختتام کو پہنچا ہے۔ اور اب زمین قریب آ گئی ہے۔ اب مجھے اس دنیا میں آنے کی ضرورت نہیں اور اب میں اپنے مقام پر رہوں گا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گئی اور ان کا سر اپنی گود میں رکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیہوش ہو گئے اور ان کی پیشانی پسینے میں شرابور ہوگئی۔ میں نے ان کی پیشانی سے پسینہ پونچھا۔ ان کے پسینے میں سے بہت خوشبو آ رہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ہوش آیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں، میرے ماں باپ اور خاندان آپ پر قربان ہو، آپ کو پسینہ کیوں آ رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''عائشہ! ایک مومن کی زندگی کا خاتمہ بہت پسینے کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور کافر کی موت کو لہے کی گندگی کی طرح دو اطراف سے نکلتی ہے۔ آخری وقت قریب آ رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ میرے والد کو بلائے۔ اس سے پہلے کہ کوئی اور آتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔

آخری سانسوں سے پہلے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ''رحمتوں سے بھری ہوئی اعلیٰ صحبت کے نام'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نماز قائم کرو۔ نماز قائم کرو۔ تم کبھی بھی نہیں کھوؤ گے اگر تم نماز قائم رکھو گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کی آخری سانسوں تک اللہ کی عبادت کی تلقین کی۔ (ابن زمعہ، اخرجہ ابوداود جلد 4/ 472-471، بخاری ومسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات بروز پیر ربیع الاول 13 ھجری، 63 سال کی عمر میں ہوئی۔

ابن القیمؒ کہتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک بلند مقام صحابیوں اور اللہ کے پیغمبروں کے ساتھ ہے۔ ان کی روح مبارک ان کے جسم مبارک کے بھی پاس ہے (الروضۃ الجنۃ میں، یہ وہ مقدس مقام ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر (عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان) اور مقدس مسجد نبوی کے منبر کے درمیان) یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مقدس نماز بھی ادا کرتی ہے اور زائرین کے سلام کا جواب بھی دیتی ہے)۔ ان دونوں معاملات میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ کیونکہ انتقال کے بعد جسم کے معاملات روح کے معاملات سے الگ ہو جاتے ہیں جیسا کہ ابن القیم نے کہا۔

حضرت ابی عبیدہ بن عبداللہ بن مسعودؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''حیا اللہ کی امانت ہے''۔ صحابہ کرام نے عرض کیا ''اے اللہ کے رسولؐ ہم میں حیا ہے اور سب تعریفیں صرف اللہ ہی کے لئے ہیں''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''وہ نہیں بلکہ اللہ سے حیا کا مطلب ہے کہ ہم اپنے دل و دماغ میں برے خیالات نہ آنے دیں اور موت کو زندگی کی آزمائشوں کو اور آخرت کو یاد رکھیں اور زندگی کی آسائشوں کو بھلا دیں۔ جو ایسا کر سکتا ہے اس نے اللہ کی حیا کا بھرم رکھا ہے۔

(الطبرانی، المعجم الصغیر)

☆☆☆

قبر کا عذاب

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ فرمایا:

ترجمہ: ''قبر کے عذاب سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ مانگو''

(ترمذی:3604، مسند امام احمد بن حنبلؒ: ج287/4، مشکوٰۃ:1630)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر کھڑے ہوئے زار و قطار رو رہے تھے، ان سے پوچھا گیا آپ کے سامنے جنت و جہنم کا ذکر کیا جاتا ہے تو نہیں روتے اور قبر کو دیکھ کر اس قدر رو رہے ہیں؟ تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ: ''آخرت کے منازل میں سے قبر پہلی منزل ہے، سو اگر کسی نے قبر کے عذاب سے نجات پائی تو اس کے بعد کے مراحل آسان ہوں گے اور اگر جسے عذاب قبر سے نجات نہ مل سکی تو اس کے بعد کے منازل سخت تر ہوں گے''۔

(بخاری شریف، التاریخ الکبیر 8/229، مسند احمد بن حنبلؒ 1/63، الحاکم فی المستدرک:4/330)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور اگر تو دیکھے جس وقت ظالم موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھانے والی ہوں گے کہ اپنی جانوں کو نکالو آج تمہیں ذلت کا عذاب ملے گا اس سبب سے کہ تم اللہ پر جھوٹی باتیں کہتے تھے اور اس کی آیتوں کے ماننے سے تکبر کرتے تھے''۔(الانعام:6:93)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ مجھے قبر کے عذاب کے بارے میں پتہ نہیں تھا جب تک کہ ایک یہودی عورت میرے پاس مانگتی ہوئی آئی۔ میں نے اس کی مدد کی۔ اس یہودی عورت نے مجھے دُعا دی کہ اللہ مجھے قبر کے عذاب سے بچائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

سوچا کہ یہ بھی یہودیوں کا احساس برتری ہوگا۔تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قبر کا عذاب درست ہے''۔

(بخاری، مسلم)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''بے شک قرآن میں تیس آیات کی ایک سورت ہے جو انسانوں کے لیے معافی کی سفارش کرتی ہیں جب تک معافی نہ مل جائے۔وہ سورۃ ''سورۃ الملک'' ہے۔ ''بڑی شان ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ساری بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔ (الملک: 1) (ترمذی: 2891، ابوداود: 1400، ابن ماجہ:3786)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''یہ سورۃ محافظ ہے، مددگار ہے اور قبر کے عذاب سے بچاتی ہے''۔(ترمذی)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''وہ صبح اور شام آگ کے سامنے لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہو گی (حکم ہوگا) فرعونیوں کو سخت عذاب میں لے جاؤ''۔(المومن:40:46)

اس لیے مسلمانوں کے چاہیے کہ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگیں اور اس دنیا میں اچھے کام کریں۔اس لیے کہ جب وہ قبر میں جائینگے تو وہ چاہیں گے کہ انہیں اچھے کام کرنے کا ایک اور موقع ملے۔لیکن پھر ایسا موقع نہیں ملے گا اور اسے صرف افسوس ہی رہے گا۔اس لیے مسلمانوں اپنا وقت ضائع نہ کرو۔وقت تمہارا سرمایہ ہے جو تم اچھے کاموں میں لگا سکتے ہو تا کہ تمہیں اس کا اجر آخرت میں ملے۔

ترجمہ: ''اور ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہے جو برے کام کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے اس وقت کہتا ہے کہ اب میں توبہ

کرتا ہوں اوراسی طرح ان لوگوں کی توبہ بھی قبول نہیں ہے جو کفر کی حالت میں مرتے ہیں ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہے''۔(النساء:4:18)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آئے گی تو کہے گا اے میرے رب مجھے پھر بھیج دے،تاکہ جسے میں چھوڑ آیا ہوں اس میں نیک کام کرلوں ہرگز نہیں ایک بات ہی بات ہے جسے یہ کہہ رہا ہے اوران کے آگے قیامت تک ایک پردہ پڑا ہوا ہے''۔(المومنون:100۔23:99)

مسلمانوں کو چاہیے کہ ان گناہوں سے اجتناب کرے، جھوٹ بولنے سے، دغا بازی سے، افواہ پھیلانے سے اور اپنے آپ کو پیشاب کی گندگی سے محفوظ رکھیں۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں کہا گیا ہے کہ:

ترجمہ:'' پیشاب سے دور رہو۔قبر کا عذاب زیادہ تر پیشاب کی گندگی کی وجہ سے ہے''۔(دارقطنی،الالبانی ارواءالغلیل میں،منذری نے الترغیب والترھیب میں)

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''جب ایک مسلمان سے قبر میں پوچھا جاتا ہےتو وہ جواب دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔اور اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''اللہ ایمان والوں کو دنیا اور آخرت کی زندگی میں سچی بات پر ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے''۔(ابراھیم:23:27)

بعض علماء کہتے ہیں کہ''مومن چار حالتوں میں ایمان کو مضبوطی سے تھامتا ہے۔موت کے وقت،قبر کے سوالوں کے درمیان جن کا وہ کسی خوف وخطر کے جواب دیتا ہے، قیامت کے دن کے حساب میں اور پلِ صراط پر(ایک پھسلنے والا پل جہنم کے اوپر) جہاں سے وہ روشنی کی تیزی سے پار کرتا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ منکر کو گمراہ کرتا ہے تا کہ وہ قبر میں فرشتوں کے سوالات کا صحیح جواب نہ دے سکے جب اس سے پوچھا جائے گا اس کے مذہب کے بارے میں، اوراس کے پیغمبر کے بارے میں، پھروہ کہے گا کہ مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں، تو پھر فرشتے اس کے سر پر ہتھوڑا ماریں گے۔جس کی آواز ساری کائنات میں سب سنیں گے سوائے جنوں اورانسانوں کے۔

(بیہقی نے سنن کبریٰ میں اور حاکم نے متدرک میں اور ھیثمی نے مجمع الزوائد میں نقل کیا ہے)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''جب کافر مرتا ہے اور وہ قبر میں بیٹھتا ہے اوراس سے پوچھا جائے کہ تمہارا رب کون ہے؟ وہ جواب دے گا کہ ''مجھے علم نہیں'' تو اس پر قبر تنگ ہوجائے گی۔ پھر ابن مسعودؓ نے قرآن کی یہ آیت پڑھی ''فَاِنَّ لَہٗ مَعِیشَۃً ضَنکاً'' ترجمہ:''پھر بلاشبہ اس کی زندگی بہت مشکل میں ہے'' ابن مسعودؓ نے فرمایا: مشکل زندگی ''قبر کا عذاب'' ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''اوراس بڑے عذاب سے پہلے بھی ہم انہیں کم درجے کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے، شاید یہ باز آجائیں''۔(السجدۃ:32:21)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بقول''کم درجے کا عذاب، قبر کا عذاب ہے''۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''قبر میں پکڑ ہے۔اگر کوئی اس سے بچ سکتا ہے تو وہ سعد ابن معاذؓ ہے۔

(الالبانی نے جامع الصغیر میں بیان کیا ہے:5306)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُعا مانگ رہے تھے کہ:

ترجمہ:''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے امتحان اور عذاب سے اور جھوٹے مسیحا (دجال کا فتنہ) کی آزمائش سے''۔(ابن قتیبہ نے تاویل مختلف الحدیث میں بیان کیا ہے)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''جب کوئی وفات پاتا ہے تو اس کو اس کا مقام صبح وشام دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ جنت کا مکین ہے تو اس کو جنت کے مکینوں کے ساتھ دکھایا جاتا ہے۔ اور اگر وہ جہنمی ہے تو اس کو جہنم کے مکینوں کے ساتھ دکھایا جاتا ہے''۔ (بخاری شریف)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''یہ دنیا ایک مومن کے لیے قید خانہ ہے اور ایک منکر کے لیے جنت''۔

(مسلم 3/202)

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سعد اور ابی بن کعب اور معاذ کے ساتھ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کے قاصد نے خبر دی کہ ان کا ایک بچہ موت کے قریب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قاصد سے کہا کہ میری بیٹی سے کہو کہ ''اللہ کی مرضی کہ وہ جسے لے اور جسے دے اور ہر چیز کا وقت مقرر ہے۔ تو اس میں صبر ہونا چاہیے اور وہ اللہ کی رحمت کا انتظار کرے''۔ (بخاری شریف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کو یہ دُعا سکھاتے تھے، قرآن سکھانے کے ساتھ

ترجمہ: ''اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں المسیح الدجال سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کی آزمائشوں سے۔ (مسلم)

☆☆☆

البرزخ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اوران (مرنے والوں) کے سامنے عالم برزخ کی آڑ ہے جواس وقت تک قائم رہے گی جب تک ان کودوبارہ زندہ کرکے اُٹھایا جائے''۔

(المومنون100:23)

البرزخ کیا ہے؟

البرزخ کا مطلب ہے وہ جودو چیزوں کے درمیان ہو یا دو چیزوں کے درمیان رکاوٹ کو بھی عربی زبان میں البرزخ کہتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اسی نے دوسمندروں کواس طرح چلایا کہ وہ دونوں آپس میں مل جاتے ہیں، پھر بھی ان کے درمیان ایک آڑ ہوتی ہے کہ وہ دونوں اپنی حد سے بڑھتے نہیں''۔(الرحمن20-55:19)

اس کا مطلب ہے پوشیدہ رکاوٹ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

ترجمہ: ''اوروہی ہے جس نے دودریاؤں کواس طرح ملاکر چلایا ہے کہ ایک میٹھا ہے جس سے تسکین ملتی ہے، اورایک نمکین ہے، سخت کڑوا۔ اوران دونوں کے درمیان ایک آڑ اورایسی رکاوٹ حائل کردی ہے جس کو(دونوں میں سے) کوئی عبور نہیں کرسکتا۔(الفرقان25:53)

شریعت کی اصطلاح میں برزخ کا مطلب ہے وہ دور جوزندگی اورروز قیامت کے درمیان میں ہے۔ امام طبری رحمہ اللہ کی وضاحت کے مطابق البرزخ ایک رکاوٹ ہے مخلوقات اوران کی زندگی کوواپسی کے درمیان، جس میں وہ رہیں گے جب تک انہیں ان کی قبروں سے دوبارہ زندہ نہیں کیا جاتا۔ برزخ، رکاوٹ اورحدِ آخر کے معنی ایک دوسرے کے قریب ہیں۔

جب کہ وکیعؒ نے کہا: برزخ موت اورقیامت کے درمیان ہے۔

1

اور شعبیؒ کے مطابق ''اگر یہ کہا جائے کہ کوئی مر گیا تو وہ نہ دنیا میں ہوتا ہے اور نہ آخرت میں''۔

اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم کو اس دنیا میں اس لئے بھیجا ہے کہ اس کا امتحان لیا جا سکے ان کے اعمال کا حساب ہو اور پتہ چلے ان کے ایمان اور انکار کا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں کے لئے آزمائش ہے۔ اور اسی سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ ''جس نے موت اور زندگی اس لئے پیدا کی تا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں زیادہ بہتر ہے اور وہی ہے جو مکمل اقتدار کا مالک، بہت بخشنے والا ہے''۔ (تبارک:2-67)

اس آزمائش کی تصدیق دو مراحل میں ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے۔ اس دنیا کی زندگی مختصر ہے۔ یہ آخرت تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا سفر لمبا اور سخت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا اور آخرت کے درمیان میں بھی ایک مرحلہ رکھا ہے تا کہ اللہ کی مخلوق اس دنیا کو بھی دیکھ اور سمجھ سکیں جسے انہوں نے نہ کبھی دیکھا اور سمجھا۔ جیسا کہ فرشتوں کی زندگی اس کی مختلف اقسام اور مختلف مرحلوں کے۔ جیسا کہ روح کا سفر جنت تک اور مومنوں کی روح کی عزت افزائی۔ مومن جنت میں اپنا مقام دیکھ سکیں۔ اور ان کی نظر کی وسعت کو زندگی لوگ محسوس نہیں کر سکتے۔ منکر کی قبر اس کے لئے تنگ سے تنگ تر ہوتی ہے اور اس کے لئے جہنم کا دروازہ کھلتا ہے تا کہ اس کو جہنم کی آگ کی تپش کا احساس ہو اور زندہ لوگوں کا منکر کے عذاب کی تکلیف کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''آگ جس کے سامنے انہیں صبح شام پیش کیا جاتا ہے اور جس دن قیامت آجائیگی، (اس دن حکم ہوگا کہ:) ''فرعون کے لوگوں کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو''۔ (غافر:40:46)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اور انہوں نے (دنیا میں) جو عمل کئے ہیں، ہم ان کا فیصلہ کرنے پر آئیں گے

1

تو انہیں فضا میں بکھرے ہوئے گردوغبار (کی طرح بے قیمت) بنا دیں گے"۔

(الفرقان25:23)

یہ برزخ کی زندگی ہے جس کا ذکر ہمارے مالک نے اپنی مقدس کتاب میں کیا ہے اور ہمیں اس کی مزید تفصیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں ملتی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے آگاہ کیا۔ اور اگر یہ تفصیلات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں نہ ہوتیں تو ہمیں کوئی علم نہ ہوتا۔

اور یہ آخرت، قیامت اور حساب کتاب سے پہلے کا دور ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "کہیں گے کہ "ہائے ہماری کم بختی! ہمیں کس نے ہمارے مرقد سے اٹھا کھڑا کیا ہے؟" (جواب ملے گا کہ:) یہ وہی چیز ہے جس کا خدائے رحمن نے وعدہ کیا تھا، اور پیغمبروں نے سچی بات کہی تھی"۔(یٰسین36:52)

برزخ موت اور دوبارہ زندگی (قیامت کا آغاز) کا درمیانی دور ہے۔ اس کا تعلق زندگی اور قیامت سے ہے۔ برزخ کا آغاز روح کا جسم سے جدائی سے ہوتا ہے اور اختتام قیامت کے آغاز سے ہوتا ہے جب مردے دوبارہ زندہ کیے جائیں گے روزحساب (قیامت) کے لئے۔

ابن کثیرؒ کہتے ہیں "جو بھی مرتا ہے وہ قیامت میں پہنچ جاتا ہے"۔ اور بعض علماء کہتے ہیں "جو بھی مرتا ہے وہ پھر روزحساب میں اٹھتا ہے"۔

ابن القیمؒ فرماتے ہیں: کہ اللہ تعالیٰ اولادِ آدم کو دو دفعہ دوبارہ زندہ کرتا ہے جس کے درمیان میں گناہ گاروں کو ان کے گناہوں کی سزا ملتی ہے اور نیک لوگوں کو ان کی نیکیوں کا اجر ملتا ہے۔

پہلی دفعہ: روح جسم سے جدا ہوتی ہے اور اپنی جزا یا سزا کا انتظار کرتی ہے۔

دوسری دفعہ: جب اللہ تعالیٰ روحوں کو جسم کو واپسی کا حکم دے گا۔ جب سب اپنی قبروں سے اٹھیں گے اور جنت یا جہنم کا رخ کرینگے۔

موت کی آمد اور قبروں میں انتظار اور دوبارہ زندہ ہونا، اللہ تعالیٰ کی آیات (نشانیاں) میں سے ہے جو ہمارے لئے بہت ساری نشانیوں میں سے ہیں۔ یہ نشانیاں ہمارے دماغ کو وسعت دیتی ہیں۔ یہ نشانیاں ہمیں سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہمیں ہر طرف نظر آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''ہم انہیں اپنی نشانیاں کائنات میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کے اپنے وجود میں بھی، یہاں تک کہ ان پر یہ بات کھل کر سامنے آجائے کہ یہی حق ہے۔ کیا تمہارے رب کی یہ بات کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز کا گواہ ہے''۔ (حٰمٓ السجدة:41:53)

اور اسی طرح اگر کسی کو ایمان کے ارکان، جیسا کہ قیامت کا دن یا دوبارہ جی اٹھنا یا قبر کی زندگی یا منکر اور نکیر کے سوال پر شک ہو اور اس کا ایمان متزلزل ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے اردگرد آنکھیں کھول کر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو دیکھے۔ اللہ تعالیٰ جو کہ قادرِ مطلق ہے اس کو محسوس کرے اور قرآن کریم کو پڑھے جو انسانیت کے لئے ہدایت ہے۔

قرآن کریم اور سمجھ و فہم انسان کو غور و حوض کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے وجود کا احساس دلاتے ہیں۔

زندہ اور مُردوں کی روحوں کی خواب میں ملاقات کے بارے میں:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اللہ تمام روحوں کو ان کی موت کے وقت قبض کر لیتا ہے، اور جن کو ابھی موت نہیں آئی ہوتی، ان کو بھی ان کی نیند کی حالت میں (قبض کر لیتا ہے)، پھر جن کے بارے میں اس نے موت کا فیصلہ کر لیا، انہیں اپنے پاس روک لیتا ہے، اور دوسری روحوں کو ایک معین وقت تک کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ یقیناً اس بات میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں''۔ (الزمر 39:42)

☆☆☆

نیند

موت ۔ روح کا جسم سے نکلنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر کے بارے میں کہتے ہیں ''مجھے بتایا گیا ہے کہ زندہ اور مردہ لوگوں کو روحیں خواب میں ملتی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ مردہ لوگوں کی روح اپنے پاس رکھتا ہے اور زندہ لوگوں کی روحوں کو ان کے جسموں میں واپس بھیج دیتا ہے۔

اور سدیؒ نے بھی اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں فرمایا:

ترجمہ: ''اللہ تمام روحوں کو ان کی موت کے وقت قبض کر لیتا ہے''۔(الزمر 39:42)

فرمایا (سدیؒ نے): سوتے میں اللہ روح قبض کر لیتا ہے۔ اس طرح زندہ لوگوں کی روحیں مرے ہوئے لوگوں کی روحوں سے ملتی ہیں۔ پھر زندہ لوگوں کی روحیں اپنے جسم واپس آ جاتی ہیں تا کہ اپنا متعین وقت پورا کریں۔ اور مردہ لوگوں کی روحیں اللہ کے پاس واپس چلی جاتی ہیں۔

مردہ اور زندہ لوگوں کے روحوں کے ملاپ کی بہت سی مثالیں ہیں۔ اکثر لوگ ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے جانے والوں کو خواب میں دیکھا۔

زندہ لوگوں کا مرے ہوئے لوگوں سے خواب میں ملنا اللہ تعالیٰ کا ایک کرشمہ ہے۔ یہ کرشمہ ہماری روحانی زندگی میں خاص کردار ادا کرتا ہے۔ کتنے ہی خواب ہیں جو انسانوں کی زندگیوں کو مثبت انداز میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ بہت سے لوگوں کی زندگیاں فحاشی اور بدعنوانی کے راستے سے ہٹ کر صراط مستقیم پر گامزن ہو جاتی ہیں۔ خواب بہت سے لوگوں کو سیدھے راستے پر آنے کی تنبیہ بھی کرتے ہیں۔

حضرت ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''اگر تم ایسا خواب دیکھو جو تمہیں پسند آئے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اسے چاہیے کہ وہ اللہ رب العزت کا شکر گزار ہو اور دوسروں سے اپنے خواب کا تذکرہ کرے۔ لیکن اگر خواب برا ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں

اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے اور ایسے خواب کا کسی سے ذکر نہیں کرنا چاہیے تا کہ سننے والے کو نقصان نہ ہو۔(بخاری شریف:6985،کتاب التعبیر)

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''اگر کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے اسے چاہیے کہ وہ اپنے بائیں طرف تین دفعہ شیطان کی شیطانیت سے اللہ کی پناہ مانگے۔اور سونے کی حالت میں دوسری طرف کروٹ لے لیں۔(مسلم،کتاب الرؤیا:2262)

☆☆☆

یوم حشر (قیامت کا دن)

یوم حشر قیامت کا دن ہے۔ اور یہ حساب کا دن ہوگا اور لوگ کھڑے ہونگے رب العالمین کے سامنے، یہ مصیبت کا دن ہوگا جس دن سب کا حساب کتاب ہوگا۔ یہ وہ مشکل دن ہوگا جس کی تفصیل اللہ رب العزت نے اپنے اس قول میں بتائی ہے:

ترجمہ: ''جس دن وہ تمہیں نظر آجائیگا، اس دن ہر دودھ پلانے والی اس بچے (تک) کو بھول بیٹھے گی جس کو اس نے دودھ پلایا، اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا بیٹھے گی۔ اور لوگ تمہیں یوں نظر آئیں گے کہ وہ نشے میں بدحواس ہیں، حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہونگے، بلکہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہوگا''۔ (الحج: 22:2)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اگر تم بھی نہ مانے تو پھر تو اس دن سے کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا (اور) جس سے آسمان پھٹ پڑے گا۔ اللہ کے وعدے کو تو پورا ہو کر رہنا ہے''۔ (المزمل: 18-73:17)

ہم نے اس دن کے لئے کیا تیاری کی ہے (قیامت کا دن)، جب آسمان پھٹ پڑے گا، اور جب تارے گر جائیں گے اور سب طرف پھیل جائیں گے اور جب ان کی چمک ختم ہو جائے گی۔ جب سورج اندھیرے میں گم ہو جائے گا۔ جب پہاڑ روئی کے گولے کی طرح اُڑے گے۔ جب وحشت ناک درندے جمع ہونگے۔ جب سمندر ابل پڑے گے۔ جب روحوں کے جوڑے بنے گے۔ جب قیامت کی آگ بلند ہوگی۔ جب جنت قریب ہوگی۔ جب پہاڑ زرہ زرہ ہونگے۔ جب زمین پھیل جائے گی۔ جب لوگ مختلف گروپوں میں اپنے حساب کے لئے تیار ہونگے۔ یہ وہ دن ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں بیان کیا ہے، اور ذکر کیا ہے بھیانک عذاب کا گناہ گاروں اور منکروں کے لئے اور جس میں مومنوں کو ان کے نیک اعمال کی جزا ملے گی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''یقین جانو ہمارے پاس بڑی سخت بیڑیاں ہیں اور دہکتی ہوئی آگ ہے۔ اور گلے میں پھنس جانے والا کھانا ہے اور دکھ دینے والا عذاب ہے''۔ (المزمل: 73:12-13)

یوم حساب (قیامت) کا ثبوت اور نشانیاں:

یوم حساب سے پہلے کی کچھ نشانیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم لوگ کیا بحث کر رہے ہو؟ (صحابہ کرامؓ) نے کہا: ''ہم آخری گھنٹے کا ذکر کر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''وہ وقت اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک کہ دس نشانیاں نظر نہ آئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا دھویں کا، دجال کا، درندے کا، مغرب سے سورج نکلنے کا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کی واپسی کا، یاجوج اور ماجوج کا ظہور، مٹی کے تودے تین جگہوں میں پھسلیں گے: ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک عربیہ میں۔ ان مٹی کے تودوں کے بعد ایک بڑی آگ بڑھے گی جو یمن سے شروع ہوگی جس کی وجہ سے سب لوگ اپنے اجتماع کی جگہ جمع ہونا شروع ہو جائینگے۔ (مسند احمد ابن حنبلؒ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے چلے آئیں گے''۔ (الانبیاء: 21:96)

قیامت کے دن کی کچھ نشانیاں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں ایک حدیث، جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی جو تمہیں کوئی بھی نہیں بتائے گا، میرے اس دنیا سے

جانے کے بعد۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ''جب قیامت کا وقت قریب ہوگا تو لوگ علم سے دور ہونگے اور جہالت عام ہوگی۔ اور زنا کھلم کھلا ہوگا اور شراب عام ہوگی اور مرد کم سے کم ہونگے اور عورتوں کی آبادی بڑھے گی یہاں تک کہ عورتوں اور مردوں کا تناسب ایک مرد اور پچاس عورتیں ہوگی۔ (رواہ ابن ماجہ۔الصحیحین من حدیث غندر)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور جب ہماری بات پوری ہونے کا وقت ان لوگوں پر آ پہنچے گا تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے بات کرے گا کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے''۔(النمل:27:82)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''لہٰذا اس دن کا انتظار کرو جب آسمان ایک واضح دھواں لے کر نمودار ہوگا۔ جو لوگوں پر چھا جائیگا۔ یہ ایک دردناک سزا ہے''۔(الدخان:11-44:10)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''قیامت کی گھڑی اس وقت تک نہیں آئے گی جب زندہ لوگ قبروں کو دیکھ کر کہیں گے کاش ہم ان کی جگہ دفن ہوتے''۔(بخاری شریف 4115)

قرآن مجید میں قیامت کے بارے میں کچھ آیات:

ترجمہ: ''لوگوں کے لیے ان کے حساب کا وقت آ پہنچا ہے اور وہ ہیں کہ غفلت کی حالت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں''۔(الانبیاء:73:1)

اور باری تعالیٰ کا قول ہے:

ترجمہ: ''اللہ کا حکم آن پہنچا ہے، لہٰذا اس کے لئے جلدی مت مچاؤ۔ جو شرک یہ لوگ کر رہے ہیں وہ اس سے پاک اور بہت بالا و برتر ہے''۔(النحل:1-16)

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ’’جولوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے، وہ اس کے آنے کی جلدی مچاتے ہیں، اور جولوگ ایمان لائے ہیں، وہ اس سے سہمے رہتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے۔ ارے جولوگ قیامت کے بارے میں بحث کررہے ہیں، وہ گمراہی میں بہت دور چلے گئے ہیں‘‘۔(الشوریٰ:42:18)

حضرت مقاتل رضی اللہ عنہ نے قیامت کے دن کا ذکر اس طرح کیا ’’اس دن کا افسوس ہے جو پچاس ہزار سالوں کے برابر ہے۔اس دن کے خوف سے لوگ کانپیں گے۔وہ افسوس اور غم کا دن ہوگا۔وہ حساب کتاب کا دن ہوگا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ’’اس دن لوگ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے‘‘۔

قیامت کا دن زلزلوں کا دن ہوگا،شوروپکار کا دن ہوگا، ناگزیر حقیقت، آفات اور جواب دہی کے لئے مردوں کا دوبارہ زندہ ہونا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ’’اس دن جب کچھ چہرے چمکتے ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ پڑ جائیں گے‘‘۔

(ال عمران:3:106)

ترجمہ: ’’یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی منتیں پوری کرتے ہیں، اور اس دن کا خوف دل میں رکھتے ہیں جس کے برے اثرات ہر طرف پھیلے ہوئے ہونگے‘‘۔(الدھر:76:7)

ترجمہ: ’’یہ سب کچھ اس دن ہوگا جب ہر شخص اپنے دفاع کی باتیں کرتا ہوا آئے گا‘‘۔(النحل:16:111)

قیامت کے دن کی نشانیوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں ذکر ہے: حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ’’دجال کی آنکھوں میں نقص ہوگا۔اس کے چہرے سے منکری عیاں ہوگی۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ ''کافر'' کی وضاحت کی اور فرمایا کہ ہر مسلمان اس کو پڑھے گا''۔(صحیح مسلم)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ:''جب زمین اپنے بھونچال سے جھنجوڑ دی جائے گی اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال دے گی''۔(الزلزال:99:1-2)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''(وہ عذاب) اس دن ہوگا جب آسمان تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو جائے گا۔ اور پہاڑ رنگین روئی کی طرح ہو جائیں گے اور کوئی جگری دوست کسی جگری دوست کو پوچھے گا بھی نہیں''۔(المعارج:70:7-9)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

ترجمہ:''اس دن جب زمین اور پہاڑ لرز اٹھیں گے اور سارے پہاڑ ریت کے بکھرے ہوئے تودے بن کر رہ جائیں گے!''۔(المزمل:73:14)

☆☆☆

قیامت کب آئے گی؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی''۔(القیامۃ:75:1)

صرف اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ قیامت کب آئے گی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دو کہ اس کا علم تو صرف اللہ ہی کے پاس ہے۔ اور تمہیں کیا پتہ شاید قیامت قریب ہی آ گئی ہو''۔(الاحزاب:33:63)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''کہہ دو کہ تمہارے لیے ایک ایسے دن کی میعاد مقرر ہے جس سے تم گھڑی برابر نہ پیچھے ہٹ سکتے ہو، نہ آگے جا سکتے ہو''۔(سبا:34:30)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''یہ لوگ تم سے قیامت کی گھڑی کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ کب قائم ہوگی؟ تمہارا یہ بات بیان کرنے سے کیا کام؟ اس کا علم تو تمہارے پروردگار پر ختم ہے''۔(النازعات:79:42-44)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ: ''ہم پر قیامت نہیں آئے گی'' کہہ دو: ''وہ کیوں نہیں آئے گی؟ مجھے عالم الغیب پروردگار کی قسم! وہ تم پر ضرور آ کر رہے گی۔ کوئی زرہ برابر چیز اس کی نظر سے دور نہیں ہوتی، یہ آسمانوں میں، نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹی کوئی چیز ایسی ہے نہ بڑی جو ایک کھلی کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں درج نہ ہو''۔(سبا:34:3)

ترجمہ: ''اور اسی کے پاس قیامت کا علم ہے اور اسی کے پاس تم سب کو واپس لے جایا جائے گا''۔(الزخرف:43:85)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''جو دیکھے بغیر اپنے پروردگار سے ڈریں اور جن کو قیامت کی گھڑی کا خوف لگا ہوا ہو''۔(الانبیاء:221:49)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''حقیقت یہ ہے کہ بڑے خسارے میں ہیں وہ لوگ جنہوں نے اللہ سے جا ملنے کو جھٹلایا ہے۔ یہاں تک کہ جب قیامت اچانک ان کے سامنے آ کھڑی ہوگی تو وہ کہیں گے: ''ہائے افسوس کہ ہم نے اس (قیامت) کے بارے میں بڑی کوتاہی کی''۔اور وہ (اس وقت) اپنی پیٹھو پر اپنے گناہوں کا بوجھ لادے ہوئے ہوں گے۔ (لہٰذا) خبر دار رہو کہ بہت برا بوجھ ہے جو یہ لوگ اٹھا رہے ہیں''۔(الانعام:6:31)

قیامت کی گھڑی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ابن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''مجھے اور قیامت کی گھڑی کو اس طرح بھیجا گیا ہے(انہوں نے اپنے ہاتھ سے دکھایا) جس طرح شہادت کی انگلی درمیانی انگلی کے ساتھ ساتھ ہے''۔
(المعجم الاوسط للطبرانی)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اور آسمانوں اور زمین کے سارے بھید اللہ کے قبضے میں ہیں۔اور قیامت کا معاملہ آنکھ جھپکنے سے زیادہ نہیں ہوگا، بلکہ اس سے بھی جلدی۔ یقین رکھو کہ اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے''۔(النحل:16:77)

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''جو کوئی بھی قیامت کے دن کو دیکھنا چاہے گا، تو اس کو پڑھنا چاہیے:

(اِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ) و (اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ) و (اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ)

ترجمہ: ’’جب سورج کی روشنی لپیٹی جائے۔ جب آسمان پھٹ جائے۔ جب آسمان پھٹ جائے گا‘‘۔(المستدرک علی الصحیحین)

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ’’سورج اور چاند ایک دوسرے سے مل جائیں گے (ٹکرائیں گے) اور ان کی روشنی ختم ہوجائے گی جب قیامت آئے گی‘‘۔(صحیح البخاری)

☆☆☆

قیامت کے دن مخلوق کی حالت

قرآن اور سنت کے مطابق قیامت کے دن مختلف مخلوقات کے یہ حالات ہونگے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ’’ہمارے پروردگار! تو تمام انسانوں کو ایک ایسے دن جمع کرنے والا ہے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ بیشک اللہ اپنے وعدے کے خلاف ورزی نہیں کرتا‘‘۔(ال عمران:3:9)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ’’کہہ دو کہ یقیناً سب اگلے اور پچھلے لوگ ایک متعین دن کے طے شدہ وقت پر ضرور اکھٹے کئے جائیں گے‘‘۔(الواقعۃ:56:49,50)

ترجمہ: ’’جس دن تمہیں جمع ہونے کے دن جمع کرے گا وہ دن ہار جیت کا ہے‘‘۔(التغابن:64:9)

ترجمہ: ’’اور یہ کہتے ہیں کہ کیا جب ہمارا وجود ہڈیوں میں تبدیل ہوکر چورا چورا ہوجائے گا تو بھلا کیا اس وقت ہمیں نئے سرے سے پیدا کر کے اٹھایا جائے گا؟ (بنی اسرائیل:17:49)

ترجمہ: ’’یہ فیصلے کا دن ہے۔ ہم نے تمہیں اور پچھلے لوگوں کو اکٹھا کرلیا ہے‘‘۔ (المرسلات:77:38)

ترجمہ: ’’کہہ دو کہ اللہ ہی تمہیں زندگی دیتا ہے، پھر وہ تمہیں موت دے گا، پھر تم سب کو قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے، لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں ہیں‘‘۔(الجاثیہ:45:26)

ترجمہ: ’’جس دن یہ جلدی جلدی قبروں سے اس طرح نکلیں گے جیسے اپنے بتوں کی طرف دوڑے جارہے ہوں۔ان کی نگاہیں جھکی ہونگی، ذلت ان پر چھائی ہوئی ہوگی۔

یہ وہی دن ہوگا۔جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے''۔(المعارج:70:43,44)

ترجمہ:''اور یہ جتنے لوگ ہیں، ان سبھی کو اکٹھا کر کے ہمارے سامنے حاضر کیا جائے گا''۔(یٰسین:36:32)

ترجمہ:''جس دن سارے لوگ پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح ہو جائیں گے''۔(القارعۃ:101:4)

ترجمہ:''یہ وہ دن ہوگا جس میں کسی دوسرے کے لیے کچھ کرنا کسی کے بس میں نہیں ہوگا،اور تمام تر حکم اس دن اللہ ہی کا چلے گا''۔(الانفطار:82:19)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''اس دن جب انسانیت رب العالمین کے حضور پیش ہونگے، کچھ لوگ پسینے میں شرابور ہونگے''۔(مسند عبداللہ بن المبارک)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ:''اور ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ کسی کام کی ذمہ داری نہیں دیتے، اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو اس کا (سب کا حال) ٹھیک ٹھیک بول دے گی، اور ان پر کوئی ظلم نہیں ہوگا''۔(المومنون:23:62)

اور اسی طرح فرمایا:

ترجمہ:''وہ دن یاد رکھو، جس دن کسی بھی شخص نے نیکی کا جو کام کیا ہوگا اسے اپنے سامنے موجود پائے گا، اور برائی کا جو کام کیا ہوگا اس کو بھی (اپنے سامنے دیکھ کر) یہ تمنا کرے گا کہ کاش اس کے اور اس کی بدی کے درمیان بہت دور کا فاصلہ ہوتا''۔

(ال عمران:3:30)

ترجمہ:''بھلا کیا تم یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ ہم نے تمہیں یونہی بے مقصد پیدا کر دیا، اور تمہیں واپس ہمارے پاس نہیں لایا جائے گا؟''(المومنون:23:115)

اورحضرت ابوسعید الخذریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''اس دن ہر بات سامنے آجائیگی'' اور ''کیا تمہیں پتہ ہے کہ وہ کونسی باتیں ہیں؟ لوگوں نے کہا اللہ اوراس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں''۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یقیناسب کھل کرآجائیگا کہ ہرانسان نے دنیا میں کیا کیا ہے ہر بات کھل کر سامنے آجائیگی کہ کس نے اور کب کیا کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب باتیں کھلنے پر پھر حکم دیا جائے گا''۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''حقیقت یہ ہے کہ بڑے خسارے میں ہیں وہ لوگ جنہوں نے اللہ سے جا ملنے کو جھٹلایا ہے! یہاں تک کہ جب قیامت اچانک ان کے سامنے آکھڑی ہوگی تو وہ کہیں گے: ''ہائے افسوس! کہ ہم نے اس (قیامت) کے بارے میں بڑی کوتاہی کی۔'' اور وہ (اس وقت) اپنی پیٹھوں پر اپنے گناہوں کا بوجھ لادے ہوئے ہونگے۔ (لہٰذا) خبردار رہو کہ بہت برا بوجھ ہے جو یہ لوگ اٹھا رہے ہیں۔ (الانعام:6:31)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اے کفر اختیار کرنے والو! آج معذرتیں پیش نہ کرو۔ تمہیں انہی اعمال کا بدلہ دیا جارہا ہے جوتم کیا کرتے تھے۔ (التحریم:66:7)

اوراللہ تعالیٰ کاارشاد ہے:

ترجمہ: ''اس دن تمہاری پیشی اس طرح ہوگی کہ تمہاری کوئی چھپی ہوئی چیز نہیں رہے گی''۔ (الحاقۃ:64:18)

ترجمہ: ''اوروہ اپناسارا کیادھرااپنے سامنے موجود پائیں گے۔ اور تمہارا پروردگار کسی پرکوئی ظلم نہیں کرے گا''۔ (الکہف:18:49)

ترجمہ:''اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ وہ تمہیں ضرور بالضرور قیامت کے دن اکھٹا کرے گا جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے اور کون ہے جو اللہ سے زیادہ بات کا سچا ہو؟ (النساء:4:87)

ترجمہ:''اور آسمانوں اور زمین کے سارے بھید اللہ کے قبضے میں ہیں۔اور قیامت کا معاملہ آنکھ جھپکنے سے زیادہ نہیں ہوگا، بلکہ اس سے بھی جلدی۔یقین رکھو کہ اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے''۔(النحل:16:77)

ترجمہ:''جب وہ دن آجائے گا تو کوئی اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکے گا۔ پھر ان میں کوئی بد حال ہوگا اور کوئی خوش حال''۔(ھود:11:105)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ترجمہ:''قیامت کے دن لوگوں کا حشر سفید وسرخی زمین پر ہوگا جیسے میدے کی روٹی صاف وسفید ہوتی ہے۔اس زمین پر کسی (چیز) کا کوئی نشان نہیں ہوگا''۔(صحیح مسلم)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے، وہ اس (کلام) کی طرف سے برابر شک ہی میں پڑے رہیں گے، یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آجائے، یا ایسے دن کا عذاب ان تک آپہنچے جو (ان کے لیے) کسی بھلائی کو جنم دینے کی صلاحیت سے خالی ہوگا''۔(الحج:22:55)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرمایا:

ترجمہ:''اس دن جب یہ زمین ایک دوسری زمین سے بدل دی جائیگی اور آسمان بھی (بدل جائیں گے) اور سب کے سب خدائے واحد وقہار کے سامنے پیش ہونگے''۔ (الابراھیم:14:48)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اس دن (کا دھیان رکھو) جب ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ دیں گے جیسے کاغذوں کے طومار میں تحریریں لپیٹ دی جاتی ہیں۔ جس طرح ہم نے پہلی بار تخلیق کی ابتداء کی تھی، اسی طرح ہم اسے دوبارہ پیدا کر دیں گے۔ یہ ایک وعدہ ہے جسے پورا کرنے کا ہم نے ذمہ لیا ہے۔ ہمیں یقیناً یہ کام کرنا ہے''۔ (الانبیاء:21:104)

ترجمہ: ''اس دن ہر انسان کو جتلا دیا جائیگا کہ اس نے کیا کچھ آگے بھیجا ہے، اور کیا کچھ پیچھے چھوڑا ہے''۔ (القیامۃ:75:13)

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''اللہ قیامت کے دن زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟''۔ (صحیح البخاری:7382)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''قیامت کی گھڑی آنے والی ہے، جس میں کوئی شک نہیں ہے، اور اس لیے کہ اللہ ان سب لوگوں کو دوبارہ زندہ کرے گا جو قبروں میں ہیں''۔ (الحج:22:7)

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''پھر تم سے اس دن نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا (کہ ان کا کیا حق ادا کیا؟ (التکاثر:102:8)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''بھلا کیا وہ وقت اسے معلوم نہیں ہے جب قبروں میں جو کچھ ہے، اسے باہر بکھیر دیا جائے گا، اور سینوں میں جو کچھ ہے، اسے ظاہر کر دیا جائے گا۔ یقیناً ان کا پروردگار اس دن اُن (کی جو حالت ہوگی اُس) سے پوری طرح باخبر ہے''۔ (العادیات:100:9-11)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اور تم سب کو (تمہارے اعمال کے) پورے پورے بدلے قیامت ہی کے

1

دن ملیں گے۔'' (ال عمران:3:185)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اللہ وہ ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ تمہیں ضرور بالضرور قیامت کے دن اکھٹا کرے گا جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے۔ اور کون ہے جو اللہ سے زیادہ بات کا سچا ہو؟'' (النسآء:4:87)

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''قیامت کے دن سورج کو بندوں سے قریب کر دیا جائیگا، یہاں تک کہ وہ ان سے ایک میل یا دو میل کے فاصلے پر ہوگا۔ پھر سورج انہیں پگھلا دے گا اور لوگ اپنے اعمال کے اعتبار سے پسینے میں ڈوبے ہونگے، بعض ایڑیوں تک، بعض گھٹنے تک، بعض کمر تک اور بعض کا پسینہ منہ تک لگام کی مانند ہوگا''۔ (مسند عبداللہ بن المبارکؒ)

حضرت مقدادؓ کا بیان ہے: ''میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ پسینہ لوگوں کے منہ تک پہنچ جائے گا جیسے کہ لگام لگی ہوتی ہے''۔ (جامع الترمذی 2421)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اصل حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے قیامت کی گھڑی کو جھٹلایا ہوا ہے اور جو کوئی قیامت کی گھڑی کو جھٹلائے، اس کے لئے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ (الفرقان:25:11)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''آج کے دن ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ یقیناً اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے''۔ (غافر:40:17)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''جس کسی سے بھی اس کے حساب کے بارے میں سوالات ہونگے وہ تباہ ہوجائے گا''۔حضرت عائشہؓ نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''پھر جس شخص کو اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، اس سے تو آسان حساب لیا جائے گا''۔(الانشقاق:8-84:7)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ ایک نمائش یا اظہار ہوگا''۔

(جامع الترمذی2426)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''یہ ایسا دن ہے جس میں یہ لوگ بول نہیں سکیں گے، اور نہ انہیں اس بات کی اجازت ہوگی کہ وہ کوئی عذر پیش کرسکیں۔ بڑی خرابی ہوگی اس دن ایسے لوگوں کی جو حق کو جھٹلاتے ہیں''۔(المرسلات:37-77:35)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''یہ (کفار ایمان لانے کے لئے) اس کے سوا کس بات کا انتظار کررہے ہیں کہ اللہ خود بادل کے سائبانوں میں ان کے سامنے آموجود ہو اور فرشتے بھی (اس کے ساتھ ہوں) اور سارا معاملہ ابھی چکا دیا جائے؟ حالانکہ آخرکار سارے معاملات اللہ ہی کی طرف تو لوٹ کر رہیں گے۔(البقرۃ:2:21)

اللہ تعالیٰ کا مزید ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور قیامت کے دن تم دیکھو گے کہ جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے، اُن کے چہرے سیاہ پڑے ہوئے ہیں۔ کیا جہنم میں ایسے متکبروں کا ٹھکانا نہیں ہوگا؟

(الزمر:39:60)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''جب زمین اپنے بھونچال سے جھنجوڑ دی جائے، اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال

دے گی اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہو گیا ہے؟ (الزلزلۃ:3-1:99)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ: ''تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟'' وہ کہیں گی کہ: ''ہمیں اسی ذات نے بولنے کی طاقت دے دی ہے جس نے ہر چیز کو گویائی عطا فرمائی۔'' اور وہی ہے جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا، اور اُسی کی طرف تمہیں واپس لے جایا جا رہا ہے''۔ (فصلت:21-20:41)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''اس دنیا کے امیر وکبیر لوگ زیادہ تر جہنم کی آگ کے مکین ہونگے۔ وہ قیامت کے دن پیش ہونگے اور آگ میں ڈالے جائینگے۔ پھر ان سے کہا جائے گا ''اے آدم کی اولاد! کیا تم نے کبھی کوئی اچھائی دیکھی؟ کیا تمہیں کبھی راحت ملی پھر وہ کہے گا ''نہیں، یارب، میرے آقا! پھر اس دنیا کے مصیبت مارے غریب لوگوں کو لایا جائے گا جن کا تعلق جنت کے مکینوں میں ہوگا۔ انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا ''اے آدم کی اولاد، کیا تم نے کبھی کوئی برائی دیکھی، کیا تمہیں کبھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ وہ کہے گا ''نہیں میرے رب، میرے آقا! میں نے کبھی برائی نہیں دیکھی نہ ہی میں نے کبھی مشکلات کا سامنا کیا''۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''جو شخص آخرت کی کھیتی چاہتا ہو، ہم اُس کی کھیتی میں اور اضافہ کریں گے، اور جو شخص (صرف) دنیا کی کھیتی چاہتا ہو، ہم اُسے اُسی میں سے دے دیں گے، اور آخرت میں اُس کا کوئی حصہ نہیں۔ (الشوریٰ:20:42)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''قیامت کے دن تمہاری رشتہ داریاں ہرگز تمہارے کام نہیں آئیں گی، اور نہ

تمہاری اولاد۔ اللہ ہی تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا، اور تم جو کچھ کرتے ہو، اللہ اُسے پوری طرح دیکھتا ہے‘‘۔(الممتحنۃ:60:3)

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:’’اس دنیا کی مثال آخرت کے مقابلے میں ایسی ہے کہ اگر کوئی سمندر میں اپنی انگلی ڈالے تو اس کو دیکھنے دو پھر کیا سامنے آتا ہے‘‘۔(مسلم:ص217ج3)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:’’یہی نہیں، بلکہ ان کے اصل وعدے کا وقت تو قیامت ہے، اور قیامت اور زیادہ مصیبت اور کہیں زیادہ کڑوی ہوگی‘‘۔(القمر:54:46)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:’’اور کوئی بستی ایسی نہیں ہے جسے ہم روزِ قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں، یا اسے سخت عذاب نہ دیں۔ یہ بات (تقدیر کی) کتاب میں لکھی جاچکی ہے‘‘۔

(بنی اسرائیل:17:58)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:’’پھر جب صور میں پھونک ماردی جائے گی، تو وہ بڑا مشکل دن ہوگا۔

(المدثر:9-74:8)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:’’تقویٰ سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں ہے (مطلب یہ کہ اللہ کی طرف اپنی ذمہ داریاں پوری کرنا، خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا اور ان کاموں سے دور رہنا جن سے اس نے منع کیا ہے)۔(ابوداود، ترمذی 3/49)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''وہ دنیوی زندگی کے صرف ظاہری رُخ کو جانتے ہیں، اور آخرت کے بارے میں اُن کا حال یہ ہے کہ وہ اُس سے بالکل غافل ہیں۔(الروم:30:7)

اور اللہ عزوجل نے فرمایا:

ترجمہ: ''اور جن لوگوں نے کفر اپنالیا ہے، وہ اس (کلام) کی طرف سے برابر شک ہی میں پڑے رہیں گے، یہاں تک کہ اُن پر اچانک قیامت آجائے، یا ایسے عذاب ان تک آپہنچے جو (ان کے لئے) کسی بھلائی کو جنم دینے کی صلاحیت سے خالی ہوگا۔

(الحج:22:55)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے سفارش کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں میں ضرور تمہاری سفارش کروں گا۔ حضرت انسؓ نے پوچھا کہ میں آپ سے کہاں ملوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے پلِ صراط پر ملو (پلِ صراط وہ پل ہے جس پر قیامت کے دن سب چل کر جنت میں داخل ہوں گے) پھر حضرت انسؓ نے پوچھا اگر میں آپ سے پلِ صراط پر نہ مل سکا تو؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''مجھ سے میزان پر ملو۔ حضرت انسؓ نے پوچھا اور اگر میں میزان پر بھی آپ سے نہ مل سکا تو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر الحوض (الحوض وہ جھیل یا دریا ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت قیامت کے دن اپنی پیاس بجھائے گی) یقیناً میں تمہیں ان تینوں جگہوں میں ضرور ملوں گا''۔ (مسند احمد ابن حنبل)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور ہر شخص (کے عمل) کا انجام ہم نے اُس کے اپنے گلے سے چمٹا دیا ہے، اور قیامت کے دن ہم (اُس کا) اعمال نامہ ایک تحریر کی شکل میں نکال کر اُس کے

1

سامنے کردیں گے جسے وہ کھلا ہوا دیکھے گا۔(کہا جائے گا کہ)لو پڑھ لو اپنا اعمال نامہ!

آج تم خود اپنا حساب لینے کے لئے کافی ہو۔(بنی اسرائیل:14-17:13)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''اور اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارو۔اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ہر چیز فنا ہونے والی ہے،سوائے اُس کی ذات کے۔حکومت اُسی کی ہے،اور اُسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا۔(القصص:28:88)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۃ ابراہیم کی اس آیت کے بارے میں پوچھا

ترجمہ:''اس دن جب یہ زمین ایک دوسری زمین سے بدل دی جائے گی،اور آسمان بھی (بدل جائیں گے) اور سب کے سب خدائے واحد وقہار کے سامنے پیش ہونگے۔(الابراہیم:14:48)

تو اس دن سب لوگ کہاں ہونگے؟رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''پلِ صراط پر''۔(مسلم7056)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''اور تو جو پہاڑوں کو جمے ہوئے دیکھ رہا ہے یہ تو بادلوں کی طرح اڑتے پھریں گے اُس اللہ کی کاریگری سے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنا رکھا ہے اسے خبر ہے جو تم کرتے ہو''۔(النمل:27:88)

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''جس دن ہم ہر فرقہ کو ان کے سرداروں کے ساتھ بلائیں گے سو جسے اس کا اعمال نامہ اسکے داہنے ہاتھ میں دیا گیا سو وہ لوگ اپنا اعمال نامہ پڑھیں گے اور وہ

دھاگے کے برابر ظلم نہیں کئے جائیں گے''۔(الاسراء:71-17)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''اے اللہ ہمارے حساب کو ہمارے لیے آسان کر''۔حضرت عائشہؓ نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آسان حساب کیا ہوتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شیطانی کاموں کو دیکھتا ہے اور پھر بھی معاف کر دیتا ہے۔ جس کا بھی تفصیل سے حساب ہوگا، وہ تباہ و برباد ہوگا۔اللہ تعالیٰ گناہوں کی تلافی کرتا ہے چاہے کوئی بھی مسلمان ہو جس کو تکلیف کانٹے کی چبن کی ہو یا اس سے بھی زیادہ تکلیف ہو۔

(المستدرک،صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور جو میری نصیحت سے منہ موڑے گا تو اُس کو بڑی تنگ زندگی ملے گی، اور قیامت کے دن ہم اُسے اندھا کر کے اُٹھائیں گے۔وہ کہے گا کہ: ''یارب! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اُٹھایا، حالانکہ میں تو آنکھوں والا تھا؟'' اللہ کہے گا: ''اسی طرح ہماری آیتیں تیرے پاس آئی تھیں، مگر تو نے بھلا دیا۔اور آج اُسی طرح تجھے بھلا دیا جائے گا''۔(طٰہٰ:120-24:20)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور جس دن قیامت برپا ہوگی، اُس دن مجرم لوگ قسم کھالیں گے کہ وہ (برزخ میں) ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے۔اسی طرح (دنیا میں بھی) وہ اوندھے چلا کرتے تھے۔(الروم:30:55)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور قیامت کے دن ان میں سے ایک ایک شخص اُس کے پاس اکیلا آئے

گا۔'' (مریم:17:95)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں فرمایا:

ترجمہ: ''اور تم میں سے کوئی نہیں سوائے اس کے کہ جو اس کے پاس آئے گا۔ سب اس کے پاس آئینگے جب وہ روانہ ہونگے اپنے اعمال کے مطابق''۔ (مسند احمد ابن حنبلؒ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''یقین جانو ان سب کو ہمارے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے، پھر یقیناً ان کا حساب لینا ہمارے ذمے ہے۔ (الغاشیہ:88:25:26)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''یہ سب کچھ اُس دن ہوگا جب ہر شخص اپنے دفاع کی باتیں کرتا ہوا آئے گا، اور ہر ہر شخص کو اس کے سارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور لوگوں پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔'' (النحل:16:111)

حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا حساب کتاب قیامت کے دن سب سے پہلے ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ہم تمام قوموں میں سب سے آخر میں ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے پیش پیش ہوں گے۔ (صحیحین)

ایک اور روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا حساب سب جانداروں میں سب سے پہلے ہوگا۔

حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''سات طرح کے آدمی ہوں گے جن کو اللہ اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔ جس دن اس کے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اول انصاف کرنے والا حاکم،

دوسرے وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں جوانی کی امنگ سے مصروف رہا، تیسرا ایسا شخص جس کا دل ہر وقت مسجد سے لگا رہتا ہے۔ چوتھے دو ایسے شخص جو اللہ کے لیے باہم محبت رکھتے ہیں اور ان کے ملنے اور جدا ہونے کی بنیاد یہی اللہ کی محبت ہے۔ پانچواں وہ شخص جسے کسی حسین عورت نے (برے ارادہ سے) بلایا لیکن اس نے یہ کہہ دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ چھٹا وہ شخص جس نے صدقہ کیا، مگر اتنے پوشیدہ طور پر کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ساتواں وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور (بے ساختہ) آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

(بخاری شریف 660)

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''ترازو پر کوئی بھی چیز اچھے اعمال سے زیادہ بھاری نہیں ہوگی۔'' (مسند احمد)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور جس دن قیامت برپا ہوگی، اُس روز مجرم لوگ نااُمید ہوجائیں گے''۔ (الروم:30:12)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور اُس دن کا دھیان رکھو جب اللہ کے دُشمنوں کو جمع کر کے آگ کی طرف لے جایا جائے گا، چنانچہ اُنہیں ٹولیوں میں بانٹ دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ اُس (آگ) کے پاس پہنچ جائیں گے تو اُن کی آنکھیں اور اُن کی کھالیں اُن کے خلاف گواہی دیں گی کہ وہ کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔ (حٰم السجدۃ:20-41:19)

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں پاؤں نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ اس

سے یہ نہ پوچھ لیا جائے: اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کن کاموں میں ختم کیا، اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کیا عمل کیا اور اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اسے کہاں کھپایا۔''

(الترمذی:2417)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''جو قوت کا بھی مالک ہے، اقتدار کا بھی مالک۔ جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہو، ہم اس کی کھیتی میں اور اضافہ کریں گے، اور جو شخص (صرف) دُنیا کی کھیتی چاہتا ہو، ہم اُسے اُسی میں سے دے دیں گے، اور آخرت میں اُس کا کوئی حصہ نہیں۔

(الشوریٰ:42:20)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''یقین جانو کہ رُوئے زمین پر جتنی چیزیں ہیں، ہم نے اُنہیں زمین کی سجاوٹ کا ذریعہ اس لئے بنایا ہے تا کہ لوگوں کو آزمائیں کہ اُن میں کون زیادہ اچھا عمل کرتا ہے۔

(18:7 الکہف)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ''ان کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں محفوظ ہے۔ میرے رب کو نہ کوئی غلطی لگتی ہے، نہ وہ بھولتا ہے۔''(طٰہٰ:20:52)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور تمہارا رب ایسا نہیں ہے جو بھول جایا کرے۔''(مریم:19:64)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''جس دن نہ کوئی مال کام آئے گا، نا اولاد''(الشعراء:26:88)

اورحدیث قدسی میں ہے:

ترجمہ: قسم ہے میری عزت اور جلال کی ،ضرور نکالوں گا دوزخ سے اُس شخص کو جس نے زندگی میں ایک مرتبہ''لاالٰہ الاھو'' کہا ہو''۔

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''اللہ عزوجل قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹے گا، پھر ان کو دائیں ہاتھ سے پکڑے گا اور فرمائے گا: بادشاہ میں ہوں۔(آج دوسروں پر) جبر کرنے والے کہاں ہیں؟ تکبر کرنے والا کہاں ہیں؟ پھر بائیں ہاتھ سے زمین کو لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا:''بادشاہ میں ہوں، (آج) جبر کرنے والے کہاں ہیں؟ تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟(مسلم 7051)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر ہی نہیں پہچانی جیسا کہ اُس کی قدر پہچاننے کا حق تھا، حالانکہ پوری کی پوری زمین قیامت کے دن اُس کی مٹھی میں ہوگی، اور سارے کے سارے آسمان اُس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ پاک ہے، اور بہت بالا و برتر اُس شرک سے جس کا ارتکاب یہ لوگ کر رہے ہیں۔''

(الزمر:39:67)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''جس دن وہ سب کھل کر سامنے آجائیں گے، اللہ سے ان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہوگی۔(کہا جائے گا)''کس کی بادشاہی ہے آج؟ (جواب ایک ہی ہوگا کہ) ''صرف اللہ کی جو واحد و قہار ہے''(غافر:40:16)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''میری اس امت پر اللہ کی رحمت ہے۔آخرت میں اسے عذاب (دائمی) نہیں ہوگا اور دنیا میں اس کا عذاب فتنوں، زلزلوں اور قتل کی شکل میں ہوگا۔''

(سنن ابی داؤد:4278)

صور۔قیامت کا دن۔اجتماع

صور:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ:''اور جس دن صور پھونکا جائے گا، اس دن بادشاہی اس کی ہوگی وہ غائب اور حاضر ہر چیز کو جاننے والا ہے''۔(الانعام:6:73)

دوسری جگہ فرمایا:

ترجمہ:''پھر جب صور پھونکا جائے گا تو اس دن نہ ان کے درمیان رشتے ناتے باقی رہیں گے اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا۔(المومنون:23:101)

حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''میں کیسے آرام کروں جب کہ صور والے اسرافیل علیہ السلام ''صور'' کو منہ میں لیے ہوئے اس حکم پر کان لگائے ہوئے ہیں کہ کب پھونکنے کا حکم صادر ہو اور اس میں پھونک ماری جائے، گویا یہ امر صحابہ کرام پر سخت گذرا، تو آپ نے فرمایا:''کہو حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا'' یعنی اللہ ہمارے لیے کافی ہے کیا ہی اچھا کارساز ہے وہ۔اللہ ہی پر ہم نے توکل کیا''۔(ترمذی شریف:2431)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''وہ دن جب صور پھونکا جائے گا تو تم سب فوج در فوج چلے آؤ گے''۔(النباء:78:18)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ:''اور صور پھونکا جانے والا ہے۔یہ وہ دن ہوگا جس سے ڈرایا جاتا تھا۔اور ہر شخص اس طرح آئیگا کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا ہوگا، اور ایک گواہی دینے والا''۔(ق:21-50:20)

صور کیا ہے؟اور کتنی بار صور پھونکا جائے گا؟:

صور ایک بلند آواز باجا ہے جو اسرافیل علیہ السلام قیامت کے آغاز پر اللہ کے حکم سے بجائیں گے۔صور کی پہلی پھونک سے سب جانداروں کی موت واقع ہوگی۔سارے جاندار تباہ ہوجائینگے۔

نوٹ:صور سینگ کے اس بگل کا نام ہے جو قیامت میں حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے۔پہلی پھونک جانداروں کو بے جان کرنے کے لیے،دوسری پھونک مردوں کو زندہ کرنے کے لیے۔ان دونوں نفخوں میں چالیس سال کا فاصلہ ہوگا کہ اگر سورج ہوتا اور دن رات نکلتے تو چالیس سال کی مدت ہوتی،اس صور کی بڑائی اس کی آواز کی ہیبت ہمارے خیال و وہم سے ورا ہے۔آج ایٹم بم اور چیخنے والے بم کی آواز ہی لوگوں کو مار دیتی ہے،بستیوں میں زلزلے ڈال دیتی ہے وہ تو صور ہے۔(مترجم)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''(دراصل) یہ لوگ ایک چنگھاڑ کا انتظار کررہے ہیں جو ان کی حجت بازی کے عین درمیان انہیں آ پکڑے گی''۔(یٰسین:36:49)

یعنی:لوگ بحث ومباحثہ کرتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''(قیامت) جب آئے گی تو تمہارے پاس اچانک آجائے گی''۔(الاعراف:7:187)

ترجمہ:''پھر نہ یہ کوئی وصیت کرسکیں گے،اور نہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر جاسکیں گے۔(یٰسین:36:50)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''صور ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا''(مسند ابوداود)

1

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''وہ تو بس ایک ہی چنگھاڑ تھی جس سے وہ ایک دم بجھ کر رہ گئے۔(یٰسین:36:29)

پھر صور کی دوسری پھونک پر ہر روح اپنے جسم میں واپس آجائے گی اور سب لوگ اپنی قبر سے نکل کر آواز کی طرف رخ کریں گے۔ جیسا کہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور جب روحوں کو ان کے جسموں سے ملا دیا جائے گا۔''(التکویر:81:7)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں، وہ سب بے ہوش ہوجائیں گے، سوائے اس کے جسے اللہ چاہے۔ پھر دوسری بار پھونکا جائے گا تو وہ سب لوگ پل بھر میں کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے''۔(الزمر:39:68)

اللہ تعالیٰ نے کفار کے بارے میں فرمایا: کہ وہ کہیں گے:

ترجمہ: ''ہائے ہماری کم بختی! ہمیں کس نے ہماری قبروں سے کھڑا کیا ہے؟''

جواب ملے گا کہ

ترجمہ: ''یہ وہی چیز ہے جس کا خدائے رحمن نے وعدہ کیا تھا، اور پیغمبروں نے سچی بات کہی تھی۔''(یٰسین:36:52)

پھر سب مخلوقات کو اجتماع میں بھیج دیا جائے گا۔ اور جنگلی درندے جو لوگوں کے پیچھے آئیں گے، وہ اور خونخوار ہو جائیں گے صور کی بلند آواز اور شور سے۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور جب وحشی جانور اکھٹے کردیئے جائیں گے۔''(التکویر:81:5)

اور پھر منکر شیطانوں کو ان کے ظلم اور جبر کے بعد ہتھکڑیوں سے جکڑ دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''تو قسم ہے تمہارے پروردگار کی! ہم ان کو اور ان کے ساتھ سارے شیطانوں کوضرور اکھٹا کریں گے۔ پھران کو دوزخ کے گرد اس طرح لے کر آئیں گے کہ یہ سب گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ہونگے۔'' (مریم:19:68)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اے لوگو! اگر تمہیں دوبارہ زندہ ہونے کے بارے میں کچھ شک ہے تو (خود سوچو کہ) ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔'' (الحج:22:5)

اسی طرح دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''اور جس دن صور پھونکا جائے گا، تو آسمان اور زمین کے سب رہنے والے گھبرا اُٹھے گے، سوائے ان کے جنہیں اللہ چاہے گا، اور سب اس کے پاس جھکے ہوئے حاضر ہوں گے۔'' (النمل:27:87)

اور باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''جس دن صور پھونکا جائے گا اور اس دن ہم سارے مجرموں کو گھیر کر اس طرح جمع کریں گے کہ نیلے پڑے ہوں گے''۔ (طٰہٰ:20:102)

صور کی دوسری پھونک اللہ کی سب مخلوقات کے لیے ہوگی۔ اور سب دوبارہ زندہ ہو کر سب ایک جگہ جمع ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: '' اور صور پھونکا جائے گا، تو ہم سب کو ایک ساتھ جمع کرلیں گے۔'' (الکھف:18:99)

اور اسی طرح باری تعالیٰ کا قول ہے:

ترجمہ: ''اور وہی ہے جس نے تمہیں زندگی دی، پھر وہ تمہیں موت دے گا۔ پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ واقعی انسان بڑا ناشکرا ہے۔ (الحج:22:66)

☆☆☆

قبروں سے دوبارہ زندہ ہونا

جب صور دوسری دفعہ پھونکا جائے گا تو مردے قبر سے اُٹھ کر کھڑے ہونگے۔(یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''اوران لوگوں نے بڑا زور لگا کر اللہ کی قسمیں کھائی ہیں کہ جولوگ مر جاتے ہیں، اللہ اُن کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔ بھلا کیوں نہیں کرے گا؟ یہ تو ایک وعدہ ہے جسے سچا کرنے کی ذمہ داری اللہ نے لے رکھی ہے، لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔(النحل:16:38)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے، وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہیں کبھی دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا۔ کہہ دو:'' کیوں نہیں؟ میرے پروردگار کی قسم! تمہیں ضرور دوبارہ زندہ کیا جائے گا، پھر تمہیں بتایا جائے گا کہ تم نے کیا کچھ کیا تھا، اور یہ اللہ کے لئے معمولی سی بات ہے۔''(التغابن:64:7)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''مشکل کی گھڑی صرف بدکردار لوگوں کے لئے آئے گی''۔(مسلم:2949)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''بات تو وہی لوگ مان سکتے ہیں جو (حق کے طالب بن کر) سنیں۔ جہاں تک ان مُردوں کا تعلق ہے، ان کو تو اللہ ہی قبروں سے اُٹھائے گا، پھر یہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔(الانعام:6:36)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''اسی (زمین) میں تم جیو گے، اور اسی میں تمہیں موت آئے گی، اور اُسی سے تمہیں دوبارہ زندہ کر کے نکالا جائے گا۔''(الاعراف:9:25)

1

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''اور وہی ہے جو رات کے وقت (نیند میں) تمہاری روح (ایک حد تک) قبض کر لیتا ہے، اور دن بھر میں تم نے جو کچھ کیا ہوتا ہے، اسے خوب جانتا ہے، پھر اس (نئے دن) میں تمہیں نئی زندگی دیتا ہے، تا کہ (تمہاری عمر کی) مقررہ مدت پوری ہو جائے۔ پھر اسی کے پاس تم کو لوٹ کر جانا ہے۔ اُس وقت وہ تمہیں بتائے گا کہ تم کیا کیا کرتے تھے۔'' (الانعام:6:60)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت اپنے داہنے ہاتھ کا تکیہ بناتے تھے، پھر پڑھتے تھے:

''رَبِّ قِنِی عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ''

ترجمہ: ''اے میرے رب! مجھے اس دن کے عذاب سے بچا لے جس دن کہ تو مردوں کو اُٹھا کر زندہ کرے گا۔'' (ترمذی:3399)

پس قبر کی زندگی ''البرزخ'' اور قبر سے اُٹھ کر دوبارہ زندہ ہونا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے۔ یہ نشانیاں دیکھنے اور سمجھنے والوں کو ہر طرف نظر آتی ہیں اور ان نشانیوں سے اللہ تعالیٰ کی یاد دھانی ہوتی ہے۔ اس کی قادرِ مطلق ہونے کی نشانیاں کل کائنات میں نظر آتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''ہم انہیں اپنی نشانیاں کائنات میں بھی دِکھائیں گے اور خود ان کے اپنے وجود میں بھی، یہاں تک کہ ان پر یہ بات کھل کر سامنے آ جائے کہ یہی حق ہے۔ کیا تمہارے رب کی یہ بات کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز کا گواہ ہے؟ (فصلت:41:53)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''جن لوگوں کو علم اور ایمان عطا کیا گیا ہے، وہ کہیں گے کہ: ''تم اللہ کی لکھی ہوئی تقدیر کے مطابق حشر کے دن تک (برزخ میں) پڑے رہے ہو۔ اب یہ وہی حشر کا دن ہے، لیکن تم لوگ یقین نہیں کرتے تھے''۔ (الروم:30:56)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اب ذرا اللہ کی رحمت کے اثرات دیکھو کہ وہ زمین کو اُس کے مردہ ہونے کے بعد کس طرح زندگی بخشتا ہے! حقیقت یہ ہے کہ وہ مردوں کو زندہ کرنے والا ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔(الروم:30:50)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''وہی زندہ کرتا ہے، اور وہی موت دیتا ہے، اور اسی کے پاس تم سب کو لوٹایا جائے گا''۔(یونس:10:56)

ترجمہ: ''اور وہی (اللہ) ہے جو اپنی رحمت (یعنی بارش) کے آگے آگے ہوائیں بھیجتا ہے جو (بارش کی) خوشخبری دیتی ہیں، یہاں تک کہ جب وہ بوجھل بادلوں کو اُٹھا لیتی ہیں، تو ہم انہیں کسی مردہ زمین کی طرف ہنکالے جاتے ہیں، پھر وہاں پانی برساتے ہیں، اور اُس کے ذریعے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں۔ اسی طرح ہم مردوں کو بھی زندہ کر کے نکالیں گے۔ شاید (ان باتوں پر غور کر کے) تم سبق حاصل کرلو''۔(الاعراف:7:57)

اور ابی زرین العقیلی ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ''اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ مُردوں کو دوبارہ قبر سے کیسے زندہ کرے گا؟ اور دوبارہ زندہ کرنے کی کیا نشانی ہے؟ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''کیا تم نے نہیں دیکھا سوکھی بنجر وادیوں کو جہاں سے تمہارا گذر ہوتا تھا اور جب دوبارہ تمہارا گذر ہوا تو ہر طرف ہریالی دیکھی۔

تو ابی زرین العقیلی ؓ نے کہا کہ ''ہاں'' بالکل درست ہے۔ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ سب مُردوں کو پھر زندہ کرے گا۔''(رواہ ابوداود فی مسندہ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ:''اب ذرا اللہ کی رحمت کے اثرات دیکھو کہ وہ زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد کس طرح زندگی بخشتا ہے! حقیقت یہ ہے کہ وہ مردوں کو زندہ کرنے والا ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔(الروم:30:50)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''بس اسی طرح انسانوں کی دوسری زندگی ہوگی۔''(فاطر:35:9)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اسی حالت میں اُٹھائے گا جس حالت میں اس کی موت واقع ہوئی۔ روایت ہے کہ جابر بن عبداللہؓ نے کہا کہ ''میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ:

ترجمہ:''اللہ تعالیٰ کا ہر بندہ اسی حالت میں اُٹھایا جائے گا کہ جس حالت میں اس کی موت واقع ہوئی۔''(مسلم:2878)

اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ:

ترجمہ:''جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو عذاب ان سب لوگوں پر آتا ہے جو اس قوم میں ہوتے ہیں پھر انہیں ان کے اعمال کے مطابق اُٹھایا جائے گا''۔(البخاری 7108 اور مسلم 2879)

☆☆☆

(حشر) قیامت کے دن اجتماع

حشر: کا مطلب لوگوں کا ایک جگہ جمع ہونا ہے جیسے کسی مجلس کے لیے۔

یہاں ہم اس اجتماع کی بات کر رہے ہیں جو قیامت کے دن ساری مخلوقات کا ہوگا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں اس کا ذکر ہے۔

نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''لوگوں کا حشر تین فرقوں میں ہوگا (ایک فرقہ والے) لوگ رغبت کرنے نیز ڈرنے والے ہوں گے۔ (دوسرا فرقہ ایسے لوگوں کا ہوگا کہ) ایک اونٹ پر دو آدمی سوار ہوں گے کسی اونٹ پر تین ہوں گے، کسی اونٹ پر چار ہوں گے اور کسی پر دس ہوں گے۔ اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی (اہل شرک کا یہ تیسرا فرقہ ہوگا) جب وہ قیلولہ کریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہری ہوگی جب وہ رات گزاریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ وہاں ٹھہری ہوگی جب وہ صبح کریں گے تو آگ بھی صبح کے وقت وہاں موجود ہوگی'' اور جب وہ شام کریں گے تو آگ بھی شام کے وقت ان کے ساتھ موجود ہوگی''۔ (بخاری شریف 6522 اور مسلم 2861)

حلیمیؒ نے اپنی کتاب ''منہاج الدین'' میں اس کا تذکرہ کیا ہے کہ ''یہ شاید رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:

ترجمہ: ''قیامت کے دن لوگوں کو تین جماعتوں میں جمع کیا جائے گا: متقی لوگ جنہوں نے دونوں اچھے اور برے اعمال کیے ہوں گے اور منکرین۔ متقی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی خوشنودی کے لئے کوشاں ہوتے ہیں۔ خوف سے سہمے ہوئے لوگ خوف اور امید کی کیفیت میں ہوتے ہیں۔ لیکن منکر اور بدکار لوگوں کو جہنم کی آگ کے پاس جمع کیا جائے گا''۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا ''اے اللہ کے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن منکرین کس طرح اپنے منہ کے بل چلیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''جس طرح اللہ نے اس کو اس دنیا میں اس کی ٹانگوں پر چلنے دیا وہ اسے قیامت کے دن منہ کے بل بھی چلا سکتا ہے۔

(بخاری شریف:6253 اور مسلم شریف:2806)

اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''جن لوگوں کو گھیر کر منہ کے بل دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا، وہ بدترین مقام پر ہیں، اوران کا راستہ بدترین گمراہی کا راستہ ہے۔(الفرقان:25:34)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: '' اور وہ دن (انہیں یاد دلاؤ) جب اللہ ان (کافروں) کو بھی حشر میں جمع کرے گا اور اُن (معبودوں) کو بھی جن کی یہ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے''۔(الفرقان:25:17)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو اپنے قریب بلالے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا پردہ اس پر ڈال دے گا اور کہے گا کہ تو نے یہ عمل کیا تھا؟ بندہ کہے گا کہ ہاں چنانچہ وہ اس کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے گناہ پر پردہ ڈالا تھا اور آج بھی تجھے معاف کرتا ہوں۔(بخاری شریف:7514)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''کہہ دو کہ: وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا، اور اسی کے پاس اکٹھا کر کے لے جایا جائے گا''۔(الملک:67:24)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اور اگر تم مرجاؤ یا قتل ہوجاؤ تو بالضرور اللہ ہی کے پاس جمع کیے جاؤ گے''۔

(ال عمران:3:158)

اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:

ترجمہ: ''(یہ کفار ایمان لانے کے لئے) اس کے سوا کس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ خود بادل کے سائبانوں میں ان کے سامنے آ موجود ہو، اور فرشتے بھی (اس کے ساتھ ہوں) اور سارا معاملہ ابھی چکا دیا جائے؟ حالانکہ آخرِ کار سارے معاملات اللہ ہی کی طرف تو لوٹ کر رہیں گے۔(البقرۃ:2:210)

حضرت معاویہ بن حیدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''تم سب کو جمع کیا جائے گا۔ ساری مخلوق منظم چڑھائے ہوئے، اور منہ کے بل، یہاں، اور ہاتھ کا اشارہ شام کی طرف کیا۔ تم ستر قوموں کا مجموعہ ہو، تم ان سب میں سب سے بہتر ہو اور ران سے ظاہر ہوگا''۔

(صحیح الجامع:02-2301، الالبانی۔فضائل الشام)

حضرت ابوعبیدہؓ کہتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے ''لوگ بول نہیں سکیں گے جب تک ان کی رانیں نہیں بولیں گی۔ اور اندام کا مطلب ہے جگ چھلنی''۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''ہر امت ان کی پیروی کرے گی جس کی وہ عبادت کرتے تھے''۔

(صحیح البخاری اور مسلم)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''قیامت کے دن پسینہ زمین پر ستر ہاتھ تک پھیل جائے گا اور وہ لوگوں کے مونہوں یا گردنوں تک پہنچ جائے گا''۔(مسند احمد:9416)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور جو میری نصیحت سے منہ موڑے گا تو اس کو بڑی تنگ زندگی ملے گی۔ اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔(طٰہٰ:20:124)

1

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

ترجمہ: ''قیامت کے دن لوگ جمع کئے جائیں گے، ننگے پاؤں، برہنہ اور مرد ختنہ کے بغیر۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم عورتیں اور مرد ساتھ ساتھ، ایک دوسرے کو برہنہ دیکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ وہ بہت پریشانی کا وقت ہوگا اور ان کا دھیان کہیں اور ہوگا''۔

(مسلم 2859)

اور اسی کی موافقت میں باری تعالیٰ کا قول ہے:

ترجمہ: ''تم ہمارے پاس اسی طرح تنِ تنہا آ گئے ہو جیسے ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا''۔(الانعام:6:94)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ: ''جس طرح اس نے تمہیں ابتداء میں پیدا کیا تھا، اسی طرح تم دوبارہ پیدا ہوگے''۔(الاعراف:7:29)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''تم سب کو قیامت کے دن جمع کیا جائے گا، ننگے پاؤں، برہنہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا ''قیامت کے دن سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ ایک کرسی شاہی تخت کے دائیں طرف رکھی جائے گی۔ پھر مجھے لایا جائے گا، مجھے جنت کا لباس پہنایا جائے گا۔ ایسا لباس کسی نے کبھی نہ دیکھا ہوگا''۔

(رواہ البیہقی: الاسماء والصفات)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اور یقین رکھو کہ تمہارا پروردگار ہی ہے جو ان سب کو حشر میں اکٹھا کرے گا، بیشک اس کی حکمت بھی بڑی ہے، اس کا علم بھی بڑا۔(الحجر:15:25)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی دعوت قبول کرو، جب رسول تمہیں اُس بات کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے۔ اور یہ بات جان رکھو کہ اللہ انسان اور اُس کے دل کے درمیان آڑ بن جاتا ہے، اور یہ کہ تم سب کو اسی کی طرف اکٹھا کر کے لے جایا جائے گا''۔ (الانفال:24)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''ہم نے کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ پھر ان سب کو جمع کر کے ان کے پروردگار کی طرف لے جایا جائے گا''۔ (الانعام:6:38)

اور اسی طرح دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اور وہی ہے جو رات کے وقت (نیند میں) تمہاری روح (ایک حد تک) قبض کر لیتا ہے، اور دن بھر میں تم نے جو کچھ کیا ہوتا ہے، اسے خوب جانتا ہے، پھر اس (نئے دن) میں تمہیں نئی زندگی دیتا ہے، تاکہ (تمہاری عمر کی) مقررہ مدت پوری ہو جائے۔ پھر اسی کے پاس تم کو لوٹ کر جانا ہے۔ اُس وقت وہ تمہیں بتائے گا کہ تم کیا کیا کرتے تھے''۔ (الانعام:6:60)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اور (اس دن کا دھیان رکھو) جس دن اللہ ان سب کو گھیر کر اکٹھا کرے گا، اور (شیاطین جنات سے کہے گا کہ:) ''اے جنات کے گروہ! تم نے انسانوں کو بہت بڑھ چڑھ کر گمراہ کیا۔'' اور انسانوں میں سے جو اُن کے دوست ہوں گے، وہ کہیں گے: ''اے ہمارے پروردگار! ہم ایک دوسرے سے خوب مزے لیتے رہے ہیں، اور اب اپنی اُس میعاد کو پہنچ گئے ہیں جو آپ نے ہمارے لئے مقرر کی تھی''۔ (الانعام:6:128)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ’’(اس دن کو نہ بھولو) جس دن ہم سارے متقی لوگوں کو مہمان بنا کر خدائے رحمن کے پاس جمع کریں گے۔(مریم:19:85)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔

ترجمہ: ’’قیامت کے دن لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو وہ برہنہ، بھوکے اور پیاسے ہونگے۔تو جس کسی نے دنیا میں محتاج کو کپڑے پہنائے، اللہ اس کو کپڑے پہنائے گا۔جس نے کسی کو بھی کھانا کھلایا ہوگا، اللہ اسے کھانا کھلائے گا اور جس نے کسی کی پیاس بجھائی ہوگی، اللہ اس کی پیاس بجھائے گا۔اور جس کسی نے اللہ کی خوشنودی کے لئے اچھے کام کیے، اس کو اس کا اجر ملے گا اور جس کسی نے بھی اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا، اللہ اسے سکون دے گا۔(ابو بکر احمد ابن الخطیب)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ’’اور جس دن اللہ ان کو (میدانِ حشر میں) اکٹھا کرے گا، تو انہیں ایسا معلوم ہوگا جیسے وہ (دُنیا میں یا قبر میں) دن کی ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے (اسی لئے) وہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتے ہوں گے۔(یونس:10:45)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ’’جس دن صور پھونکا جائے گا، اور اس دن ہم سارے مجرموں کو گھیر کر اس طرح جمع کریں گے کہ وہ نیلے پڑے ہوں گے‘‘۔(طٰہٰ:20:102)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ’’اے لوگو! تمہیں قیامت کے دن ننگے پاؤں، برہنہ اور سنتوں (ختنہ) کے بغیر اٹھایا جائے گا۔(البخاری)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ’’جس طرح ہم نے پہلی بار تخلیق کی ابتداء کی تھی، اسی طرح ہم اسے دوبارہ پیدا کر دیں گے‘‘۔(الانبیاء:21:104)

☆☆☆

میزان۔انصاف کا دن۔صراط

سب مخلوق کو جمع کرنے کے بعد، انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ وہ بہت مشکل وقت ہوگا۔ بچوں کے بال خوف سے سفید ہو جائینگے۔ یہاں تک کہ سورج سر پر آجائے گا۔ اور سب پسینے سے شرابور ہو جائینگے۔ لوگوں پر پسینہ ان کے اعمال کے حساب سے بہے گا۔ منکر سب سے زیادہ پسینے میں شرابور ہونگے پھر اور بڑے گناہگار وغیرہ۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، شہید اور نیک لوگ پسینے سے محفوظ ہونگے۔ (ابن ابی جمرہ نے بجۃ النفوس میں بیان کیا)۔

حضرت مقداد بن الأسود سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''قیامت کے دن سورج لوگوں کے سروں پر ہوگا۔ لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں شرابور ہونگے۔ کچھ لوگ ٹخنوں تک اور کچھ گھٹنوں تک۔ کچھ پیٹ تک اور کچھ اپنے چہرے تک پسینے میں ڈوبے ہوئے ہونگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا۔ (مسلم:2864)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اس دن تمہاری پیشی اس طرح ہوگی کہ تمہاری کوئی چھپی ہوئی چیز چھپی نہیں رہے گی''۔ (الحاقہ:69:18)

اور حق تعالیٰ سبحانہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور سب کو تمہارے رب کے سامنے صف باندھ کر پیش کیا جائے گا''۔ (الکھف:18:48)

انسانوں کی دیکھنے اور سننے کی سماعت ان کو انصاف کے دن کی حقیقت کا احساس دلائے گی۔ لوگ ایک ایسے دن کھڑے ہونگے جو پچاس ہزار دنوں کے برابر ہوگا تب وہ کہیں گے ''ہم دنیا میں شفاعتوں کی تلاش میں تھے۔ تو ہم کو اللہ تعالیٰ کی شفاعت حاصل کرنی چاہیئے۔ پھر وہ

1

انبیاء کرام کی شفاعت (سفارش) کی کوشش کریں گے۔ سارے انبیاء کرام ان کی سفارش سے انکار کریں گے۔ اور کہیں گے کہ یہ حق اللہ تعالیٰ نے صرف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیا ہے۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''ہر نبی کی ایک دعا اس دنیا میں پوری ہوگی۔ میں اپنی دعا (اللہ تعالیٰ سے التجا) کو قیامت کے دن تک ملتوی کرونگا تا کہ میں قیامت کے دن اپنی امت کے لئے اللہ تعالیٰ سے شفاعت کرسکوں''۔ (مسلم: 334)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: اللہ کا پیغمبر اللہ کے تخت کے پاس ہوگا میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور تعریف ایسے لفظوں سے کرونگا جو میں ابھی نہیں جانتا۔ تو میں اللہ کی عظمت، تعریف اور بڑائی ان لفظوں سے کرونگا اور کہوں گا کہ ''اے اللہ تعالیٰ میری امت پر رحم کر۔ اے اللہ تو نے اپنے فیصلے کا اعلان کیا اور ان کو ان کے گناہوں کی مطابق سزا کا فیصلہ کیا۔ تو میں تجھ سے میری امت کے لئے رحم کی التجا کرتا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس نے میری شفاعت قبول کی۔ تب میں آگ کے پاس آوں گا اور ان سب کو اللہ کی مرضی سے آگ سے نکالوں گا جو اعتراف کریں گے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے قابل نہیں۔ (بخاری شریف اور مسند احمد ابن حنبل)

اے اللہ، ہمیں ان سے محبت کی سعادت دے اور ان لوگوں سے محبت کرنے کی سعادت دے جو ان سے محبت کرتے ہیں۔ اور ہمیں ان کے حوض سے پانی پینے کی سعادت دے تا کہ ہمیں کبھی پیاس نہ لگے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں: کہ قیامت کے دن امتیں گروہ در گروہ چلیں گی۔ ہر امت اپنے نبی کے پیچھے ہوگی اور (انبیاء سے) کہے گی کہ اے فلاں! ہماری شفاعت کرو (مگر وہ سب ہی انکار کردیں گے) آخر شفاعت کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو یہی وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام

محمود عطا فرمائے گا۔(البخاری4718)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''تو میں ان سب کو جہنم کی آگ سے نکالوں گا اور انہیں جنت میں داخل ہونے دونگا یہاں تک کہ جہنم کی آگ میں کوئی نہیں رہے گا سوائے ان کے جو قرآن کی قید (یعنی منکرانِ دین) میں رہیں گے (یعنی وہ لوگ جو ہمیشہ آگ میں رہیں گے)''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پھر قرآن کی یہ آیت پڑھی:

ترجمہ: ''امید ہے کہ تمھارا پروردگار تمہیں مقام محمود تک پہنچائے گا''۔ (بنی اسرائیل:17:79)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا''یہ مقام محمود ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا تھا''۔(البخاری7439)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''میں قیامت کے دن آدم علیہ السلام کی اولاد کا سربراہ ہونگا۔ میری قبر سب سے پہلے کھلے گی، میں سب سے پہلے اللہ سے شفاعت کی درخواست کروں گا اور میری درخواست سب سے پہلے قبول ہوگی''۔(مسلم:2278)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''میری شفاعت کی درخواست میری امت کے ان لوگوں کے لیے ہوگی جنہوں نے گناہِ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہوگا۔ جو کوئی بھی منکر ہوگا اس کو معافی نہیں ملے گی''۔(المنذری۔کتاب الترغیب والترھیب اور العجلونی نے کشف الخفا میں اور الھیثمی نے مجموعہ الزوائد میں بیان کیا)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید الخذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا:

ترجمہ: ''کیا تم کو سورج اور چاند دیکھنے میں کچھ تکلیف ہوتی ہے جب کہ آسمان بھی صاف ہو؟

ہم نے کہا کہ نہیں یارسول اللہ!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا:

ترجمہ: پھر اپنے رب کے دیدار میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں پیش آئے گی جس طرح سورج اور چاند کو دیکھنے میں نہیں پیش آتی۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ ہر قوم اس کے ساتھ جائے جس کی وہ پوجا کیا کرتی تھی۔ چنانچہ صلیب کے پجاری اپنی صلیب کے ساتھ، بتوں کے پجاری اپنے بتوں کے ساتھ، تمام جھوٹے معبودوں کے پجاری اپنے جھوٹے معبودوں کے ساتھ چلے جائیں گے اور صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو خالص اللہ کی عبادت کرنے والے تھے۔ ان میں نیک و بد دونوں قسم کے مسلمان ہوں گے اور اہل کتاب کے کچھ باقی ماندہ لوگ بھی ہوں گے۔ پھر دوزخ ان کے سامنے پیش کی جائے گی وہ ایسی چمکدار ہوگی جیسے میدان کا ریت ہوتا ہے۔ (جو دور سے پانی معلوم ہوتا ہے) پھر یہود سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی پوجا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے کہ ہم عزیر ابن اللہ کی پوجا کیا کرتے تھے۔ انہیں جواب ملے گا کہ تم جھوٹے ہو اللہ کے نہ کوئی بیوی ہے اور نہ کوئی لڑکا۔ تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم پانی پینا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس سے سیراب کیا جائے۔ ان سے کہا جائے کہ پیو وہ اس چمکتی ریت کی طرف پانی جان کر چلیں گے اور پھر وہ جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔ پھر نصاریٰ سے کہا جائے گا کہ تم کس کی پوجا کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم مسیح ابن اللہ کی پوجا کرتے تھے۔

ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ اللہ کے نہ بیوی تھی اور نہ کوئی بچہ، اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ پانی سے سیراب کئے جائیں۔ان سے کہا جائے کہیں گے کہ ہم چاہتے ہیں کہ پیو (ان کو بھی اس چمکتی ریت کی طرف چلایا جائے گا) اور انہیں بھی جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہی باقی رہ جائیں گے جو خالص اللہ کی عبادت کرتے تھے، نیک وبد دونوں قسم کے مسلمان، ان سے کہا جائے گا کہ تم لوگ کیوں رکے ہوئے ہو جب کہ سب لوگ جا چکے ہیں؟ وہ کہیں گے ہم دنیا میں ان سے ایسے وقت جدا ہوئے کہ ہمیں ان کی دنیاوی فائدوں کے لیے بہت زیادہ ضرورت تھی اور ہم نے ایک آواز دینے والے کو سنا ہے کہ ہر قوم اس کے ساتھ ہو جائے جس کی وہ عبادت کرتے تھی اور ہم اپنے رب کے منتظر ہیں۔ بیان کیا کہ پھر اللہ جبار ان کے سامنے اس صورت کے علاوہ دوسری صورت میں آئے گا جس میں انہوں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھا ہو گا اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں! لوگ کہیں گے کہ تو ہی ہمارا رب ہے اور اس دن انبیاء کے سوا اور کوئی بات نہیں کرے گا۔ پھر پوچھے گا: کیا تمہیں اس کی کوئی نشانی معلوم ہے؟ وہ کہیں گے کہ ''ساق'' پنڈلی، پھر اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی کھولے گا اور ہر مومن اس کے لئے سجدہ میں گر جائے گا۔ صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو دکھاوے اور شہرت کے لیے اسے سجدہ کرتے تھے، وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی پیٹھ تختہ کی طرح ہو کر رہ جائے گا۔ پھر وہ اپنا سر اٹھائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے اصلی جلوے میں نمودار ہونگے۔ اللہ تعالیٰ فرمائینگے۔ ''میں تمہارا رب ہوں۔ وہ سب کہیں گے کہ آپ ہمارے رب ہیں پھر جہنم کے اوپر حصر کا پل نمودار ہو گا اور اللہ سے شفاعت کی درخواست کی اجازت ہو گی۔ (بخاری 7439)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ سب اول اور آخر لوگوں کو ایک جگہ جمع کرے گا۔ (مسلم 194)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''جس دن ساق کھول دی جائے گی اور ان کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا تو یہ سجدہ نہیں کر سکیں گے''۔(القلم:68:42)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''قیامت کے دن نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا۔ وہ عرض کریں گے، لبیک وسعدیک: یارب! اللہ رب العزت فرمائے گا، کیا تم نے میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ نوح علیہ السلام عرض کریں گے کہ میں نے پہنچا دیا تھا، پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا، کیا انہوں نے تمہیں میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ لوگ کہیں گے کہ ہمارے یہاں کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا (نوح علیہ السلام سے) کہ آپ کے حق میں کوئی گواہی بھی دے سکتا ہے؟ وہ کہیں گے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی امت میری گواہ ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ان کے حق میں گواہی دے گی کہ انہوں نے پیغام پہنچا دیا تھا اور رسول (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کے حق میں گواہی دیں گے (کہ انہوں نے سچی گواہی دی ہے) یہی مراد ہے اللہ کے اس ارشاد سے" **وكذلك جعلناكم أمة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا**"(البقرة:143) ''اور اسی طرح ہم نے تم کو امت وسط بنایا تا کہ تم لوگوں کے لیے گواہی دو اور رسول تمہارے لیے گواہی دیں''۔

(آیت میں لفظ وسط کے معنی عادل، منصف، بہتر کے ہیں)۔

(بخاری شریف 4487)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا، اور جس کسی پر بڑا بوجھ لدا ہوا ہو، وہ اگر کسی اور کو اُس کے اُٹھانے کی دعوت دے گا تو اس میں سے

1

کچھ بھی اُٹھایا نہیں جائے گا، چاہے وہ (جسے بوجھ اُٹھانے کی دعوت دی گئی تھی) کوئی قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔(فاطر:35:18)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''اور وہ اپنا سارا کیا دھرا اپنے سامنے موجود پائیں گے۔اور تمہارا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کرے گا''۔(الکھف:18:49)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''میرے سامنے وہ بات بدلی نہیں جاسکتی،اور میں بندوں پر کوئی ظلم کرنے والا نہیں ہوں''۔(ق:50:29)

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''حقیقت یہ ہے کہ اللہ لوگوں پر خود بھی ظلم نہیں کرتا''۔(یونس:10:44)

جابر ابن عبداللہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اذان سن کر یہ کہے:

''اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلاۃ القائمۃ آت محمدان الوسیلۃوالفضیلۃوابعثہ مقامامحمودان الذی وعدتہ''

اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی''۔(بخاری:614)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''کہ قیامت کے دن امتیں گروہ در گروہ چلیں گی۔ ہر امت اپنے نبی کے پیچھے ہوگی اور(انبیاء سے) کہے گی کہ اے فلاں! ہماری شفاعت کرو(مگر وہ سب ہی انکار کردیں گے) آخر شفاعت کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو یہی وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود عطاء فرمائے گا۔(بخاری:4718)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''امید ہے کہ تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود تک پہنچائے گا''۔

(بنی اسرائیل:17:79)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''تو وہ (بعض کو) پست کردے گی۔(اور بعض کو) بلند کردے گی۔جبکہ زمین کو سخت زلزلہ آوے گا۔اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ ہوجاویں گے۔پھر وہ پراگندہ غبار ہوجاوینگے۔اور تم تین قسم کے ہوجاؤ گے۔سو جو داہنے والے ہیں۔وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں۔اور جو بائیں والے ہیں کیسے بُرے ہیں۔اور جو اعلیٰ درجے کے ہیں وہ تو اعلیٰ ہی درجے کے ہیں۔(اور) وہ قرب رکھنے والے ہیں۔یہ (مقرب) لوگ آرام کے باغوں میں ہونگے۔''۔(الواقعہ 12-56:3)

امام طبریؒ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں تشریح کرتے ہیں کہ:

ترجمہ:''اور تم سب تین قسموں (گروپوں) میں ہوئے''۔

یہ لوگوں کے درجات ہونگے قیامت کے دن۔

قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:''وہ جو دائیں طرف ہونگے، جنت میں داخل ہونگے اور بائیں طرف والے جہنم میں داخل ہونگے۔جنت میں وہ لوگ داخل ہونگے جنہیں اللہ اور اس کے رسول پر پورا یقین تھا۔وہ مہاجروں میں سے ہیں (وہ جنہوں نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی) اور انصار (مدینہ کے باشندے جنہوں نے مہاجروں کی مدد کی)''۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''پھر ہم نے اس کتاب کا وارث اپنے بندوں میں سے ان کو بنایا جنہیں ہم نے چھن لیا تھا۔پھر ان میں سے کچھ وہ ہیں جو اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں، اور انہی میں سے کچھ ایسے ہیں جو درمیانے درجے کے ہیں، اور کچھ وہ ہیں جو اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں بڑھے چلے جاتے ہیں۔اور یہ (اللہ کا) بہت بڑا فضل ہے۔

(فاطر:35:32)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''جو اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں''۔

اگر ان کے نیک اعمال برے اعمال سے کم ہوں۔

ترجمہ: ''اور انہی میں سے کچھ ایسے ہیں جو درمیانے درجے کے ہیں''۔

یعنی ان کے نیک اعمال برے اعمال کے برابر ہوں۔

ترجمہ: ''کچھ وہ ہیں جو اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں بڑھے چلے جاتے ہیں''۔

یعنی وہ لوگ جن کے نیک اعمال برے اعمال سے زیادہ ہونگے۔(تفسیر طبری۔سورۃ فاطر)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ کے حضور سچی توبہ کرو۔ کچھ بعید نہیں کہ تمہارا پروردگار تمہاری بُرائیاں تم سے جھاڑ دے، اور تمہیں ایسے باغات میں داخل کردے جن کے نیچے نہریں ہیں، اُس دن جب اللہ نبی کو اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں ان کو رُسوا نہیں کرے گا۔ اُن کا نور اُن کے آگے اور اُن کی دائیں طرف دوڑ رہا ہوگا۔ وہ کہہ رہے ہوں گے کہ: ''اے پروردگار! ہمارے لئے اس نور کو مکمل کردیجئے، اور ہماری مغفرت فرمادیجئے۔ یقینا آپ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں۔''
(التحریم:66:8)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے انبیاء کو نہیں دی گئی تھیں۔ (1) ایک مہینے کی راہ سے میرا رعب ڈال کر میری مدد کی گئی۔(2) میرے لیے تمام زمین میں نماز پڑھنے اور پاکی حاصل کرنے کی اجازت ہے۔ اس لیے میری امت کے جس آدمی کی نماز کا وقت (جہاں بھی) آجائے اسے (وہیں) نماز پڑھ لینی

چاہیے۔(3) میرے لیے مال غنیمت حلال کیا گیا۔(4) پہلے انبیاء خاص اپنی قوموں کی ہدایت کے لیے بھیجے جاتے تھے۔لیکن مجھے دنیا کے تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے بھیجا گیا ہے۔(5) مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے۔(بخاری شریف:438)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''میں جنت میں پہلا (دوسروں کی) اللہ سے شفاعت کرنے والا ہونگا۔''

☆☆☆

اللہ تعالیٰ کا تحفہ، اللہ کے رسول اور اُن کی اُمت کے لئے

ایک بہت بڑا سوال یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کیسے حاصل کی جائے؟ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک تحفہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کے لیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اور یقین جانو کہ عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں اتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے''۔(الضحیٰ 93:5)

اے اللہ! ہمارے دلوں میں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ڈال اور ہمیں قیامت کے دن اُن کے جھنڈے تلے جمع کر اور ہمیں ان کے مبارک ہاتھوں سے ان کے حوض کا پانی پلا تا کہ ہم کو پھر کبھی پیاس نہ لگے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الکوثر کے بارے میں فرمایا:

ترجمہ: ''یہ وہ دریا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اور اس میں اچھائیاں ہیں۔ یہ ایک حوض ہے جس کے پاس قیامت کے دن میری امت آئے گی۔ وہ ستاروں کی طرح روشن ہوگا''۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''(اے پیغمبر) یقین جانو ہم نے تمہیں کوثر عطاء کردی ہے۔ لہٰذا تم اپنے پروردگار کی خوشنودی کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔(الکوثر 108:1-2)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: لفظ ''الکوثر کے معنی ہیں بہت زیادہ بھلائی جو اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نچھاور کی ہے''۔(بخاری شریف)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''میرا حوض اتنا بڑا ہے کہ اس کو پار کرنے میں ایک مہینہ لگتا ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو مشک کے عطر سے زیادہ تیز ہے۔ اور اس سے پانی پینے کے گلاس (پیالے) ستاروں سے بھی زیادہ ہیں۔ اور جو کوئی بھی اسے پیئے گا وہ کبھی بھی پیاسا نہیں ہوگا۔'' (بخاری شریف)

تو یہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں کا حوض ہوگا اور یہ ان کے کھڑے ہونے کی جگہ ہوگی اور صراط سے پہلے ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کے بارے میں پوچھا گیا'' کیا اس میں پانی ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''ہاں وہ جس کے ہاتھوں میں میری روح ہے اس نے اس حوض کو پانی سے بھرا''۔ یقیناً اللہ کے اولیاء (نیک بندے) قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے فیضیاب ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو تعینات کرے گا منکروں کو حوض سے دور رکھنے کے لئے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو (سب کا حال) ٹھیک ٹھیک بول دے گی۔ اور ان پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔'' (المومنون:23:62)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''یہ سب کچھ اس دن ہوگا جب ہر شخص اپنے دفاع کی باتیں کرتا ہوا آئے گا، اور ہر ہر شخص کو اس کے سارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور لوگوں پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ (النحل:16:111)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور (اعمال کی) کتاب سامنے رکھ دی جائے گی، چنانچہ تم مجرموں کو دیکھو گے

کہ وہ اُس کے مندرجات سے خوف زدہ ہیں، اور کہہ رہے ہیں کہ: ''ہائے ہماری بربادی! یہ کیسی کتاب ہے جس نے ہمارا کوئی چھوٹا بڑا عمل ایسا نہیں چھوڑا جس کا پورا احاطہ نہ کرلیا ہو'' اور وہ اپنا سارا کیا دھرا اپنے سامنے موجود پائیں گے۔ اور تمہارا پروردگار کسی پر کوئی ظلم نہیں کرے گا''۔ (الکھف:18:49)

امام ابو حامد نے اپنی کتاب ''کشف علوم الاخرۃ'' میں لکھا ہے کہ ''اعلان کرنے والا اللہ تعالیٰ کے حکم کا اعلان کرے گا۔ آج کوئی ناانصافی نہیں ہوگی! اللہ کے انصاف میں کوئی دیر نہیں۔ اللہ تعالیٰ پوری تفصیل سے سب کو اعمال کا حساب کتاب پیش کرے گا۔ سب کا حساب ہوگا۔ کوئی مستثنیٰ نہیں ہوگا۔ کوئی بھی چھوٹا بڑا عمل، سب کا حساب ہوگا۔ سب کو ان کے اعمالوں کا حساب دینا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے انصاف کرے گا۔ اس لیے سب مخلوقات کے اعمال کو اللہ کے سامنے روزانہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے پہلے ان اعمال کو عزت دار اور تابع دار فرشتے ہر فرد کے اعمال کی کتاب میں لکھتے ہیں۔ پھر اللہ سب سے انصاف کرے گا۔ ہر فرد کے جسمانی اعضا ہاتھ اور پیر بھی اس کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''جس دن خود ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے خلاف اس کرتوت کی گواہی دیں گے جو وہ کرتے رہے ہیں۔ (النور:24:24)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے چمک اٹھے گی، اور نامہ اعمال سامنے رکھ دیا جائے گا اور انبیاء اور سب گواہوں کو حاضر کردیا جائے گا اور لوگوں کے درمیان بالکل برحق فیصلہ کیا جائے گا، اور ان پر کوئی ظلم نہیں ہوگا'' (الزمر:39:69)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اس دن ہر انسان کو جتلا دیا جائے گا۔ کہ اس نے کیا کچھ آگے بھیجا ہے۔ اور کیا کچھ پیچھے چھوڑا ہے۔ (القیامۃ:75:13)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اللہ جس (حکم) کو چاہتا ہے، منسوخ کردیتا ہے اور (جس کو چاہتا ہے) باقی رکھتا ہے۔ اور تمام کتابوں کی جو اصل ہے، وہ اسی کے پاس ہے۔ (الرعد:13:39)

☆☆☆

میزان (توازن)

علماء نے فرمایا ہے: اور جب قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہوگا، پھر پتہ چلے گا کہ اعمال کا وزن کتنا ہے؟ کیوں کہ اعمال کے مطابق نتیجہ ہوگا اور یہ اعمال کے حساب کے بعد ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اعمال کے مطابق ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور ہم قیامت کے دن ایسی ترازویں لا رکھیں گے جو سراپا انصاف ہوں گی، چنانچہ کسی پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ اور اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگا۔ تو اسے سامنے لے آئیں گے۔ اور حساب لینے کے لئے ہم کافی ہیں۔ (الانبیاء:21:47)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور اس دن (اعمال کا) وزن ہونا اٹل حقیقت ہے۔ چنانچہ جن کی ترازو کے پلے بھاری ہوں گے، وہی فلاح پانے والے ہوں گے اور جن کی ترازو کے پلے ہلکے ہوں گے، وہی لوگ ہیں جنہوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ زیادتیاں کر کر کے خود اپنی جانوں کو گھاٹے میں ڈالا ہے۔ (الاعراف:9-7:8)

اور اسی طرح حق تعالیٰ وسبحانہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اب جس شخص کے پلڑے وزنی ہوں گے تو وہ من پسند زندگی میں ہوگا، اور وہ جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے تو اُس کا ٹھکانا ایک گہرا گڑھا ہوگا۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ گہرا گڑھا کیا چیز ہے؟ ایک دہکتی ہوئی آگ'' (القارعۃ:11-101:6)

یہ مقدس آیات کفار کے اعمال کے وزن کے بارے میں بتاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا اشارہ ''وہ جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے'' منکرانِ دین کی طرف ہے۔

عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''اور بیشک تم سب اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑے ہوگے۔ اور تمھارے اور اللہ کے درمیان نہ تو کوئی پردہ ہوگا اور نہ کوئی ترجمہ کرنے والا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ ہوگا اور نہ ترجمانی کے لیے کوئی ترجمان ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ کیا میں نے تجھے دنیا میں مال نہیں دیا تھا؟ وہ کہے گا کہ ہاں دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ کیا میں نے تیرے پاس پیغمبر نہیں بھیجا تھا؟ وہ کہے گا کہ ہاں بھیجا تھا۔ پھر وہ شخص اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو آگ کے سوا اور کچھ نظر نہیں آئے گا پھر بائیں طرف دیکھے گا اور ادھر بھی آگ ہی آگ ہوگی۔ پس تمہیں جہنم سے ڈرنا چاہیے خواہ ایک کھجور کے ٹکڑے ہی (کا صدقہ کر کے اس سے اپنا بچاؤ کر سکو) اگر یہ بھی میسر نہ آ سکے تو اچھی بات ہی منہ سے نکالے۔ (بخاری شریف:1413)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور ہم قیامت کے دن انصاف کے ترازو کھڑے کریں گے تو کسی شخص کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔ اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی (کسی کا عمل) ہوگا تو ہم اس کو لا حاضر کریں گے۔ اور ہم حساب کرنے کو کافی ہیں۔ (الانبیاء:21:47)

اور باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''تو جن کے (عملوں کے) بوجھ بھاری ہوں گے۔ وہ فلاح پانے والے ہیں اور جن کے بوجھ ہلکے ہوں گے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا، ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ (المومنون:103-23:102)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''قیامت کے دن ایک بہت ہی موٹا آدمی اللہ کے سامنے آئے گا۔ لیکن اس کا وزن اللہ کے سامنے ایک مکھی کے پروں سے بھی زیادہ نہیں ہوگا۔ (بخاری 4776)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: '' قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن شمار نہیں کریں

1

گے۔''(الکھف:18:105)

امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مسند میں حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''ترازو پر نیک اعمال سے زیادہ بھاری اور کوئی چیز نہیں ہوگی''۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''جو کوئی بھی کسی مسلمان کے گناہوں کی پردہ داری کرے گا، اللہ اس کی پردہ داری کرے گا اس دنیا اور آخرت میں''۔(سنن ابن ماجہ:2641)

سب کی نظریں خوف اور وحشت کے ساتھ ترازو پر ہوں گی کہ کیا نیکیاں گناہوں سے زیادہ ہوں گی۔اور کیا دائیں ہاتھ میں حساب ہوگا۔(نیکیاں) یا بائیں ہاتھ میں (برائیاں)۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''اور ہم نے ہر انسان کے اعمال کو(بہ صورت کتاب) اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے۔اور قیامت کے روز (وہ) کتاب اسے نکال دکھائیں گے جسے وہ کھلا ہوا دیکھے گا (کہا جائے گا کہ) اپنی کتاب پڑھ لے۔تو آج اپنا آپ ہی محاسب کافی ہے۔

(بنی اسرائیل:14-17:13)

قیامت کے دن کے میزان سے صرف اس کو خطرہ نہیں ہوگا جس نے دنیا میں آخرت کو یاد رکھا ہوگا اور نیک کام کئے ہوں گے اور جوابدہی کے لیے تیار ہوگا۔اس نے مرنے سے پہلے اپنے گناہوں سے اللہ سے سچے دل سے توبہ کی ہو۔اور اپنے اعمال کو درست کیا ہو اور اگر لوگوں کے ساتھ ناانصافی کی ہو تو اس کی اصلاح کرے۔ایسا انسان ان شاء اللہ جنت میں داخل ہوگا۔اللہ اپنے بندے کے گناہوں کو معاف کرے گا۔اور اگر ایسا شخص توبہ کر کے نیک کام کرتا ہے لیکن اس کو ان لوگوں سے معافی نہیں ملتی جن پر اس نے ماضی میں ظلم کیا ہو تو ایسے شخص کو اپنی نیکیوں کو بڑھانا ہوگا جہاں تک اس سے ہوسکے۔

قرطبیؒ نے کہا ہے: جو کوئی بھی نیک کام برے کاموں سے زیادہ کرے گا، وہ جنت میں جائے گا۔اور جس کے گناہ زیادہ ہوں گے وہ جہنم میں جائے گا سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف کردے۔اور جن کے گناہ اور نیک اعمال برابر ہوں گے،ان کا شمار اعراف (اونچائی) کے لوگوں میں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور کچھ لوگ ہیں جن کا فیصلہ اللہ کا حکم آنے تک ملتوی کردیا گیا ہے۔ یا اللہ ان کو سزا دے گا، یا معاف کردے گا، اور اللہ کامل علم والا بھی ہے، کامل حکمت والا بھی۔

(التوبہ:9:106)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور ان دونوں گروہوں (یعنی جنتیوں اور دوزخیوں) کے درمیان ایک آڑ ہوگی، اور اعراف پر (یعنی اُس آڑ کی بلندیوں پر) کچھ لوگ ہوں گے جو ہر گروہ کے لوگوں کو ان کی علامتوں سے پہچانتے ہوں گے۔ اور وہ جنت والوں کو آواز دے کر کہیں گے: ''سلام ہو تم پر!'' وہ (اعراف والے) خود تو اُس میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے، البتہ اشتیاق کے ساتھ اُمید لگائے ہوئے ہوں گے''۔(الاعراف:7:46)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ ''اعراف'' ایک دیوار ہے جنت اور دوزخ کے درمیان۔

اور حضرت عتبیؒ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت کرتے ہیں: ''اعراف'' کے لوگ وہ ہیں جن کے نیک اعمال انہیں دوزخ سے دور رکھتے ہیں اور وہ لوگ جن کے گناہ ان کو جنت میں جانے سے روکتے ہیں''۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

1

ترجمہ: ''اور جب ان کی نگاہوں کو دوزخ والوں کی سمت موڑا جائے گا تو وہ کہیں گے:
اے ہمارے پروردگار! ہمیں ان ظالم لوگوں کے ساتھ نہ
رکھنا۔''(الاعراف:7:47)

جب کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آگاہ کیا اور فرمایا:

ترجمہ: ''اور جنت میں داخل ہو جاؤ میں نے تمہیں معاف کر دیا''

اگر ایمان والوں کی کسی جماعت کو دوزخ میں داخل ہونے کا حکم دیا جائے گا تو اللہ اپنے نبیوں اور نیک لوگوں کی سفارش ضرور سنے گا۔

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''اگر کسی نے زندگی کے آخری سانسوں کے ساتھ لا الہ الا اللہ پڑھا تو وہ جنت
میں داخل ہوگا۔''(سنن ابوداود:3116)

امام احمد بن حنبلؒ نے عبدالرحمن بن غزوان سے اور انہوں نے وھب بن منبہ سے باری تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں روایت کیا ہے۔

ترجمہ: ''اور ہم قیامت کے دن ایسی ترازویں لا رکھیں گے جو سراپا انصاف ہوں گی،
چنانچہ کسی پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔''(الانبیاء:21:47)

فرمایا: صرف اعمال کے انجام کو تولا جائے گا۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا خاتمہ خیر سے کرتا ہے (یعنی اچھے اعمال سے خاتمہ ہوتا ہے)۔ اور اگر اللہ ناراض ہو تو اس کے آخری اعمال برے ہوں گے۔''(ابونعیم نے بیان کیا)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''قیامت کے دن ترازو لائے جائیں گے شہیدوں اور خیرات کرنے والوں
کے لیے۔ لیکن آفات میں مرنے والوں کا کوئی حساب نہیں ہوگا۔ اور ان کو بہت نوازا
جائے گا۔ پھر بھی وہ لوگ جن کو زندگی میں (دنیا میں) معاف کر دیا گیا ہو خواہش کریں
گے کہ ان کی کھال کو دنیا میں جب وہ زندہ تھے تو قینچی سے اتار دیا جاتا (سزا کے طور

پر) جب وہ دیکھیں گے کہ جن کا حساب آخرت میں ہوگا تو انہیں کیا انعام ملے گا۔
(ھیثمی نے مجمع الزوائد میں اور طبرانی نے الکبیر میں بیان کیا)

☆☆☆

صراط۔ راستہ

صراط کیا ہے؟ اور اس کے اوصاف کیا ہیں؟

الصراط یا راستہ ایک پل ہے دوزخ کے اوپر جو جنت کے دروازے تک جاتا ہے۔ وہ بالوں سے سجا پتلا اور تلوار سے زیادہ تیز۔ اور اس میں کانٹے ہوں گے جو قدموں کو زخمی کریں گے گناہ صغیرہ کی سزا کے طور پر۔

منافقوں کو مومنوں سے الگ کیا جائے گا۔ اور انہیں دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ اور مومنوں کو جنت تک جانے دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، وہ راستے سے بالکل ہٹے ہوئے ہیں''۔(المومنون:23:74)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''ایمان والوں کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ کہہ رہے ہوں گے ''اے آقا ﷺ ہماری حفاظت کر۔ ہماری حفاظت کر''۔(الترمذی:2432)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''جب ایک آدمی کو روک دیا جائے گا (جنت میں) جانے سے تو میں سفارش کرونگا اللہ سے'' اے مالک یہ میری امت میں سے ہے''۔ اللہ کہے گا تمہیں نہیں پتہ کہ انہوں نے تمہاری وفات کے بعد کیا بدعتیں شروع کیں دین میں''۔(مسلم:2293)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''اللہ قیامت کے دن سب انسانیت کو ایک جگہ جمع کرے گا پھر رب العالمین ارشاد کریں گے کہ سب کو اجازت ہے کہ وہ ان کی پیروی کریں جن کی عبادت وہ دنیا

میں کرتے تھے۔ تو صلیب کی پوجا کرنے والے، صلیب کی پوجا کریں گے، اور بتوں کی پوجا کرنے والے بتوں کی پوجا کریں گے اور آگ کی پوجا کرنے والے آگ کی پوجا کریں گے۔ باقی سب ان کی پوجا کریں گے جن کی پوجا وہ دنیا میں کرتے تھے سوائے مسلمانوں کے''۔(ترمذی:2557)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''صراط دوزخ کے اوپر ہوگا جس پر کانٹے والے پودوں کی طرح نوکیلے کانٹے ہوں گے۔ سب لوگ پلِ صراط پر چلیں گے۔ کچھ لوگ آرام سے چلیں گے۔ کچھ روک دیئے جائیں گے اور کچھ منہ کے بل جہنم میں گریں گے''۔(صحیح: سنن ابن ماجہ)

سفیان العقیلیؒ سے روایت ہے کہتے ہیں:''قیامت کے دن، لوگ اپنے اعمال اور یقین کے مطابق ہی سفر کرسکیں گے۔ کوئی جلدی جلدی چلے گا تو کوئی عام انداز سے چلے گا اور کسی سے چلا ہی نہیں جائے گا۔(الزہد: ابن المبارک)

اور حضرت ابن عباسؓ اور کعب الاحبار سے روایت ہے کہتے ہیں:''الورود''(گزرنے) کا مطلب ہے پلِ صراط پر سے گذرنا۔(سدی نے روایت کیا ہے ابن مسعودؓ سے، اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے:

ترجمہ: ''اور تم میں سے کوئی نہیں ہے جس کا اس (دوزخ) پر گذر نہ ہو''۔(مریم:19:71)

حضرت جابر ابن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''پلِ صراط سے گذرنا دراصل داخل ہونا ہے سوائے بدکار اور گناہ گار لوگوں کے جو جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ ایمان والوں کے لئے یہ گذر آرام دہ اور پرسکون ہوگا جیسے آگ ابراھیم علیہ السلام کے لئے تھی''۔''پھر ہم انہیں بچالیں گے جو ڈرتے ہیں اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں پر گرے ہوئے چھوڑ دیں گے''۔

(مریم:72،مسند احمد ابن حنبل)

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''لوگ آگ پر سے گذریں گے اور اس دہکتی ہوئی آگ سے بچنا ان کے اعمال پر منحصر ہوگا۔ان میں سے پہلے لوگ بجلی کی رفتار سے گذر جائیں گے، پھر تیز چلنے والی ہواؤں کی طرح، پھر تیز رفتار گھوڑوں کی طرح، پھر اس سوار کی طرح جو پہاڑی کو عبور کر رہا ہو، پھر ایک دوڑے ہوئے آدمی کی طرح اور پھر کچھ پیدل چلنے والوں کی طرح''۔(ترمذی:3159)

اور صحیح مسلم میں ہے:

ترجمہ:''اور تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پلِ صراط پر کھڑے ہونگے اور بار بار کہہ رہے ہونگے کہ ''اے اللہ ہمیں اپنی پناہ میں لے''۔(مسلم 7352)

☆☆☆

جنت

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں، جنہیں نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا کبھی خیال گذرا ہے۔

(بخاری شریف 3244)

اللہ تعالیٰ نے جنت کو اس طرح بیان کیا ہے:

ترجمہ: ''ایسے باغات (تیار) ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی''۔(البقرۃ:2:25)

ترجمہ: ''ان دونوں میں ہر پھل کے دو دو جوڑے ہوں گے۔''(الرحمن:55:52)

ترجمہ: ''وہ (جنتی لوگ) ایسے فرشتوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے، اور ان دونوں باغوں کے پھل جھکے پڑ رہے ہوں گے''۔(الرحمن:55:54)

ترجمہ: ''وہ اس جنت میں نہ کوئی بے ہودہ باتیں سنیں گے، اور نہ کوئی گناہ کی بات، ہاں جو بات ہوگی، سلامتی ہی سلامتی کی ہوگی''۔(الواقعۃ:26-56:25)

ترجمہ: ''ہمیشہ بسنے کے باغات ہیں جن میں وہ لوگ داخل ہوں گے، وہاں ان کو سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کیا جائے گا، اور ان کا لباس وہاں پر ریشم ہوگا''۔(فاطر:35:33)

ترجمہ: ''جو موت ان کو پہلے آچکی تھی، اس کے علاوہ وہاں وہ کسی اور موت کا مزہ نہیں چکھیں گے۔ اور اللہ انہیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔(الدخان 44:56)

ترجمہ: ''حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ ابن سیدؓ نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے پوچھا جنت کی زمین کے بارے میں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’آٹے کی طرح سفید اور مشک کی طرح خوشبودار‘‘۔(مسلم:7352)

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں جو جنت میں داخل ہوں گے فرمایا:

ترجمہ: ’’اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کو گروہ گروہ بنا کر بہشت کی طرف لے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اس کے داروغہ ان سے کہیں کہ تم پر سلام تم بہت اچھے رہے۔ اب اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ وہ کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے جس نے اپنے وعدہ کو ہم سے سچا کر دیا اور ہم کو اس زمین کا وارث بنا دیا ہم بہشت میں جس مکان میں چاہیں رہیں تو (اچھے) عمل کرنے والوں کا بدلہ بھی کیسا خوب ہے‘‘۔(الزمر 39:73-74)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ’’لیکن وہ جو اپنے پرودگار کے سامنے کھڑا ہونے کا خوف رکھتا تھا اور اپنے نفس کو بری خواہشات سے روکتا تھا، تو جنت ہی اس کا ٹھکانا ہوگی‘‘۔(النازعات:40-41)

ترجمہ: ’’جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا تھا، ان کی بیشک بڑی جیت ہے، باغات اور انگور‘‘(النباء:78:31-32)

ترجمہ: ’’یعنی ہمیشہ بسے رہنے کے لئے جنتیں جن کے دروازے ان کے لئے پوری طرح کھلے ہوں گے۔(ص:38:50)

ترجمہ: ’’اور اپنے رب کی طرف سے مغفرت اور وہ جنت حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے بڑھ کر تیزی دکھاؤ جس کی چوڑائی اتنی ہے کہ اس میں تمام آسمان اور زمین سما جائیں۔ وہ اُن پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔(العمران:3:133)

حضرت حکیم بن معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''جنت میں پانی کا سمندر ہے، شہد کا سمندر ہے اور شراب کا سمندر ہے، پھر اس کے بعد چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں''۔(ترمذی:2571)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''ہمیشہ ہمیشہ بسنے کے لئے وہ باغات جن میں وہ داخل ہوں گے، جن کے نیچے سے نہریں ہوں گی، اور وہاں جو کچھ وہ چاہیں گے، انہیں ملے گا۔ متقی لوگوں کو اللہ ایسا ہی صلہ دیتا ہے۔(النحل:16:31)

ترجمہ:''پھر کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے عمل کے بدلہ میں ان کی آنکھوں کی کیا ٹھنڈک چھپا رکھی ہے''۔(السجدہ:32:17)

ترجمہ:''چنانچہ جو لوگ ایمان لائے تھے، اور انہوں نے نیک عمل کیے تھے، ان کو تو جنت میں ایسی خوشیاں دی جائیں گی جو ان کے چہروں سے پھوٹی پڑ رہی ہوں گی''۔(الروم:30:15)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''جو اللہ تعالیٰ سے تین بار جنت مانگتا ہے تو جنت کہتی ہے اے اللہ! اسے جنت میں داخل کر دے، اور جو تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ! اس کو جہنم سے نجات دے''۔(ترمذی:2572)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اُن کو ہم بہشت کے اُونچے اُونچے محلوں میں جگہ دیں گے۔ جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔(نیک) عمل کرنے والوں کا (یہ) خوب بدلہ ہے''۔(العنکبوت:29:58)

ترجمہ:''اور جو نیک بخت ہوں گے، وہ بہشت میں داخل کیے جائیں گے اور جب

1

تک آسمان اورزمین ہیں ہمیشہ اسی میں رہیں گے مگر جتنا تمہارا پروردگار چاہے۔ بیشک تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے کردیتا ہے۔ اور جو نیک بخت ہوں گے وہ بہشت میں داخل کئے جائیں گے (اور) جب تک آسمان اورزمین ہیں ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ مگر جتنا تمہارا پروردگار چاہے۔ یہ (خدا کی) بخشش ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی''۔(ھود:11:108)

کیاتم جانتے ہونعمت تامہ کیا ہے؟

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کودعامانگتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہا تھا:

اللهم إني أسألك تمام النعمة''

ترجمہ:''اے اللہ! میں تجھ سے نعمت تامہ مانگ رہا ہوں''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا اس سے تمہاری کیا مراد ہے؟ عرض کی کہ مال ہے جو میرے مدنظر ہے۔فرمایا:

ترجمہ:'' تمام النعمۃ میں تو دوزخ سے نجات اور جنت الفردوس میں داخل ہونا بھی داخل ہے''۔(ترمذی شریف 3527)

مطلب: اسے سمجھایا کہ لفظ تو اس قدر وسیع ہے تم کیوں اسے ادنیٰ سے مرتبہ تک محصور کرتے ہو۔(مترجم)

ترجمہ:''اور جو پرہیزگار ہیں ان کی (سعادت اور) کامیابی کے سبب خدا ان کونجات دے گا نہ توان کوکوئی سختی پہنچے گی اور نہ غمناک ہوں گے''۔(الزمر:39:61)

ترجمہ:''اے میرے وہ بندوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تھے،اور فرماں بردار رہے تھے! تم بھی اور تمہاری بیویاں بھی خوشی سے چمکتے چہروں کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ۔''(الزخرف:70-43:69)

1

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''اہل جنت اس میں کھائیں اور پئیں گے۔ (لیکن) وہ اس میں رفع حاجت کریں گے۔ نہ ناک سنکیں گے۔ نہ پیشاب کریں گے البتہ ان کا کھانا ذکاء (کی شکل میں تحلیل) ہو جائے گا۔ جو مشک کی طرح خوشبودار ہو گی۔ انھیں (خود بخود) اللہ کی پاکیزگی اور اس کی حمد کرنا الہام کیا جائے گا جس طرح انھیں (خود بخود) سانس لینا الہام کیا گیا ہے۔" (صحیح مسلم 7154)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے ان پر فرشتے اُتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ''۔ (فصلت: 41:30)

اسی طرح حق سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے اور اپنے پروردگار کے آگے عاجزی کی۔ یہی صاحب جنت ہیں اور ہمیشہ اس میں رہیں گے''۔ (ھود: 11:23)

تین آیات جو جنت میں لے جائیں گی:

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''قرآن میں ایک ایسی سورۃ ہے جس میں تین آیات ہیں۔ یہ سورۃ اللہ سے اس کے پڑھنے والے کی سفارش کرے گی جب تک کہ وہ جنت میں داخل نہیں کر دیا جاتا۔ وہ ہے سورۃ الملک۔ (معجم الصغیر مصنف طبرانی)

ترجمہ: ''(ان کی کیفیت یہ ہے کہ) جب فرشتے ان کی جانیں نکالنے لگتے ہیں اور یہ (کفر وشرک سے) پاک ہوتے ہیں تو سلام علیکم کہتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) جو عمل تم

کیا کرتے تھے ان کے بدلے میں بہشت میں داخل ہو جاؤ‘‘۔النحل:16:32)

ترجمہ:’’ (دوسری طرف) متقی لوگ باغات اور چشموں کے درمیان رہیں گے‘‘۔(الحجر:15:45)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:’’جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک چل سکتا ہے اور پھر بھی اس کو طے نہ کر سکے گا‘‘۔(صحیح بخاری 3251)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:’’اور جو ایمان لائے اور عمل نیک کیے وہ بہشتوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اپنے پروردگار کے حکم سے ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ وہاں ان کی صاحب سلامت سلام ہوگا‘‘۔(ابراہیم:14:23)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

ترجمہ:’’ جنت والے اور دوزخ والے برابر نہیں ہو سکتے۔ جنت والے ہی ہیں جو کامیاب ہیں‘‘۔(الحشر:59:20)

☆☆☆

خالص ایمان جنت میں داخل کرے گا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''جو کوئی بھی سچے دل سے کہے''لا الہ الا اللہ'' جنت میں داخل ہوگا''۔(طبرانی نے المعجم الکبیر میں نقل کیا ہے)

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''جس دن تم مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھو گے کہ ان (کے ایمان) کا نور ان کے آگے آگے اور داہنی طرف چل رہا ہے (تو ان سے کہا جائے گا کہ) تم کو بشارت ہو (کہ آج تمہارے لئے) باغ ہیں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں ان میں ہمیشہ رہو گے۔یہی بڑی کامیابی ہے،(سورۃ الحدید:57:12)

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''البتہ متقیوں کے لئے ان کے پروردگار کے پاس نعمتوں بھرے باغات ہیں''۔(القلم:68:34)

بغیر حساب کے کون جنت میں داخل ہوگا؟:

عمران ابن الحصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''میری امت میں سے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کون ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جن کے ضمیر مردہ نہ ہوں اور وہ کسی سے ان کی طرف سے کسی پر بھی کبھی بھی جادو نہ کرایا ہو اور جو اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہوں''۔

(صحیح مسلم 218)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور جو سبقت لے جانے والے ہیں، وہ تو ہیں ہی سبقت لے جانے والے

وہی ہیں جو اللہ کے خاص مقرب بندے ہیں، وہ نعمتوں کے باغات میں ہوں گے،

(الواقعۃ:56:10-11-12)

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''جس باغ کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کے اوصاف یہ ہیں کہ اس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اس کے پھل ہمیشہ (قائم رہنے والے) ہیں اور اس کے سائے بھی۔ یہ ان لوگوں کا انجام ہے جو متقی ہیں۔ اور کافروں کا انجام دوزخ ہے''۔

(الرعد:13:35)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''جنت کا حصول مشکلات کے بعد ہوتا ہے اور خواہشات جہنم لے جاتیں ہیں''۔ (صحیح مسلم:2822)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''(اور) جو ایمان لائے اور کام بھی نیک کرتے رہے تو ہم نیک کام کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے، ایسے لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن میں ان کے (محلوں کے) نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ان کو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ باریک دیبا اور اطلس کے سبز کپڑے پہنا کریں گے (اور) تختوں پر تکیئے لگا کر بیٹھا کریں گے۔ (کیا) خوب بدلہ اور (کیا) خوب آرام گاہ ہے۔

(الکہف:18:30-31)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''جنت میں سو درجے ہیں ہر ایک درجہ سے دوسرے درجہ کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے''۔ (ترمذی:2529)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور جب جنت قریب کر دی جائے گی تو اس وقت ہر شخص کو اپنا سارا کیا دھرا

1

معلوم ہوجائیگا''۔(التکویر:14-81:13)

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

ترجمہ:''تم سب اس میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوجاؤ۔ وہ دن ابدی زندگی کا دن ہوگا''۔(ق:50:34)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''جنتی جنت میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ ان کے جسم پر بال نہیں ہوں گے، وہ امرد ہوں گے، سرمگیں آنکھوں والے ہوں گے اور تین یا تینتیس سال کے ہوں گے''۔(ترمذی:2545)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کو پروردگار ان کے ایمان کی وجہ سے (ایسے محلوں کی) راہ دکھائے گا (کہ) ان کے نیچے نعمت کے باغوں میں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔(یونس:10:9)

ترجمہ:''پوچھو کہ یہ بہتر ہے یا بہشت جاودانی جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ ہے۔ یہ ان (کے عملوں) کا بدلہ اور رہنے کا ٹھکانہ ہوگا۔(الفرقان:25:15)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں ایک دروازے کا نام ریان ہے۔ جس سے داخل ہونے والے صرف روزے دار ہوں گے''۔ (صحیح البخاری: 3257)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''یہ نصیحت ہے اور پرہیزگاروں کے لئے تو عمدہ مقام ہے، ہمیشہ رہنے کے باغ جن کے دروازے ان کے لئے کھلے ہوں گے''۔(ص:48:49)

☆☆☆

جنتیوں کی صفات

حضرت ابوسعید الخذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''ایک پکارنے والا پکارے گا کہ تم سے وعدہ ہے کہ تم ہمیشہ صحت مند رہو گے اور کبھی بیمار نہیں ہو گے، تم ہمیشہ زندہ رہو گے اور کبھی موت کا سامنا نہیں کرو گے، تم ہمیشہ جوان رہو گے اور کبھی بوڑھے نہیں ہو گے، اور تم مسرتِ کامل کے مزے لو گے اور مصیبتوں سے ہمیشہ محفوظ رہو گے''۔(صحیح مسلم:2837)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''جو پرہیزگار ہیں وہ باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے (۱۷) جو کچھ ان کے پروردگار نے ان کو بخشا اس (کی وجہ) سے خوشحال۔ اور ان کے پروردگار نے ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لیا''۔(الطور:18-17-52:17)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''جو پرہیزگار ہیں وہ باغوں اور نہروں میں ہوں گے، (یعنی) پاک مقام میں ہر طرح کی قدرت رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں''۔(القمر:55-54-54:54)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور تمہارا مال اور اولاد ایسی چیز نہیں کہ تم کو ہمارا مقرب بنا دیں۔ ہاں (ہمارا مقرب وہ ہے) جو ایمان لایا اور عمل نیک کرتا رہا۔ ایسے ہی لوگوں کو ان کے اعمال کے سبب دگنا بدلہ ملے گا اور وہ خاطر جمع سے بالاخانوں میں بیٹھے ہوں گے''۔(سبا:34:37)

☆☆☆

ثابت قدمی سے اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا جہنم سے بچاتا ہے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''اللہ کو یاد رکھنے کے عمل سے زیادہ کوئی اور عمل جہنم کی آگ سے نہیں بچاتا''۔

حضرت معاذؓ نے کہا: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کیا اللہ کی راہ میں لڑنے سے بھی زیادہ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''جہاد بھی نہیں جس میں تم اتنا لڑو کہ تمہاری تلوار ٹوٹ جائے اور تم پھر لڑو اور تمہاری تلوار پھر ٹوٹ جائے اور تم لڑتے رہو یہاں تک کہ تمہاری تلوار ٹوٹتی رہے۔ (کتاب الخراج، ابو یوسفؒ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اے اطمینان پانے والی روح! اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل۔ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی، تو میرے (ممتاز) بندوں میں شامل ہو جا، اور میری بہشت میں داخل ہو جا''۔(الفجر:30-89:27)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا صرف اپنے اعمال کی بنیاد پر، اور نہ آگ سے بچ سکتا ہے اور میں بھی سوائے اللہ کے رحمت کے (میں بھی محتاج ہوں)''۔(مسلم:2817)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''(کہا جائے گا کہ) اپنے ان اعمال کے صلے میں مزے سے کھاؤ پیو، جو تم نے گذرے ہوئے دنوں میں کئے تھے''۔(الحاقۃ:69:24)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسم نے فرمایا:

ترجمہ: ''قیامت کے دن میری اُمت تمام امتوں میں سے سب سے بڑی ہوگی۔ اور

میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا''۔(مسلم:196)

اللہ تعالیٰ نے جنت کے مکینوں کا اس طرح ذکر کیا ہے:

ترجمہ:''اس روز کتنے چہرے تو چمکتے دمکتے ہوں گے، ہنستے، خوشی مناتے ہوئے''۔
(عبس:80:38-39)

حضرت ابوہریرضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''جنت اور جہنم کے درمیان بحث وتکرار ہوئی، جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور مسکین داخل ہوں گے، جہنم نے کہا: میرے اندر ظالم اور متکبر داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے (فیصلہ کرتے ہوئے) جہنم سے کہا: تو میرا عذاب ہے اور میں تیرے ذریعہ جس سے چاہوں گا انتقام لوں گا اور جنت سے کہا: تو میری رحمت ہے میں تیرے ذریعہ جس پر چاہوں گا رحم کروں گا''۔(ترمذی:2561)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''متقی لوگ بے شک باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے''۔(الطور:52:17)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''بہت سے چہرے تروتازہ ہوں گے، (دنیا میں) اپنی کی ہوئی محنت کی وجہ سے پوری طرح مطمئن، عالیشان جنت میں ہوں گے، جس میں وہ کوئی لغو بات نہیں سنیں گے۔(الغاشیہ:88:8-11)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''جب جنتی لوگ جنت میں داخل ہوجائیں گے اور جہنمی لوگ جہنم میں داخل ہوجائیں گے تو پھر ان کے درمیان ایک اعلان کرنے والا ہوگا جو کہے گا کہ ''اے جنت کے مکینو! تمہیں موت نہیں آئے گی۔ اے آگ میں جلنے والو! تمہیں موت نہیں آئے گی۔ ہر کوئی وہ جہاں بھی ہے، ابدی زندگی گذارے گا''۔(مسلم:2850)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''اللہ کو شرم آتی ہے کسی بوڑھے انسان کو جس کے بال سفید ہوئے ہوں ایک مسلمان کی حیثیت سے سزا دیتے ہوئے۔ تو پھر کیوں ایک جوان کو اللہ کے احکامات کی نافرمانی کرنے میں شرم نہیں آتی؟''۔ (کشف الخطایا میں العجلونی نے بیان کیا)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''یہی لوگ ہیں جن کے اعمال نیک ہم قبول کریں گے اور ان کے گناہوں سے درگزر فرمائیں گے اور (یہی) اہل جنت میں (ہوں گے)۔ (یہ) سچا وعدہ (ہے) جو ان سے کیا جاتا ہے''۔ (الاحقاف 46:16)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''اگر خوف اور امید کسی مسلمان کے دل میں ہو، اللہ اس کی امیدوں کو پورا کرے گا اور اس کو ان چیزوں سے بچائے گا جن سے وہ خوف زدہ ہوگا''۔ (کنز العمال میں الہندی نے بیان کیا)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''جو لوگ ایمان لائے ہیں، اور انہوں نے نیک عمل کئے ہیں، وہ بیشک ساری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں''۔ (البینۃ 98:7)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''ایک جماعت جہنم سے نکلے گی اس کے بعد کہ جہنم کی آگ نے ان کو جلا ڈالا ہوگا اور پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ اہل جنت ان کو ''جہنمیین'' کے نام سے یاد کریں گے۔ (صحیح البخاری: 6559)

☆☆☆

وہ اعمال جو آپ کو اللہ کی رضا سے جنت میں داخل کریں گے

بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ مومن جنت حاصل کرتا ہے پانچ اعمال کی وجہ سے:

(۱) جب وہ تمام گناہوں سے اجتناب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''لیکن وہ جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف رکھتا تھا، اور اپنے نفس کو بری خواہشات سے روکتا تھا تو جنت ہی اس کا ٹھکانا ہوگی''۔

(النازعات:41-79:40)

(۲) جب وہ دنیا کی آسائشوں سے بے نیاز ہو کر آخرت کو مدنظر رکھتا ہے۔

(۳) جب وہ دنیا میں نیک کام کرتا ہے تا کہ اسے اللہ کی خوشنودی حاصل ہو جو جنت میں داخلے کا وسیلہ بنے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور یہ وہ جنت ہے جس کا تمہیں اپنے اعمال کے بدلے وارث بنا دیا گیا ہے''۔(الزخرف:43:72)

(۴) جب وہ کوشش کرتا ہے کہ نیک صالح اور اللہ سے ڈرنے والوں کی صحبت میں وقت گذارے اور محبت کرے جب ان میں سے کسی کو اللہ کی معافی ملتی ہے تو وہ اپنے صحبت داروں کی اللہ سے سفارش کرتا ہے۔

(۵) جو اللہ سے دعائیں اور التجائیں کرتا ہے اور اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ اور اللہ کی خوشنودی اور جنت کے حصول کی دُعا کرتا ہے اور اس دنیا سے رُخصتی اللہ کی رضا کے مطابق ہونے کی کوشش کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے سرتابی کی۔ ان کے لیے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ بہشت میں داخل ہوں گے۔ یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نہ نکل جائے اور گنہگاروں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں''۔(الاعراف:7:40)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ’’بے شک متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے‘‘۔(الذّٰریات:51:15)

☆☆☆

تقویٰ اور اللہ کا خوف جنت میں داخلے کی وجوہات ہیں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ”ایک آدمی جس نے کبھی بھی کوئی نیک اعمال نہیں کیے اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ اس کو مرنے کے بعد جلایا جائے اور اس کی راکھ کو آدھا زمین پر پھیلایا جائے اور باقی آدھا سمندر پر پھینکا جائے۔ اس آدمی کے انتقال پر اس کے گھر والوں نے اس کی وصیت پر عمل کیا۔ پھر اللہ نے زمین کو حکم دیا کہ اس آدمی کی راکھ کو جمع کیا جائے اور یہی حکم اللہ نے سمندر کو بھی دیا۔ پھر اللہ نے اس آدمی سے پوچھا: ”تم نے ایسا کیوں کیا؟“ اس آدمی نے جواب دیا: ”اے اللہ تیرے خوف سے“ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف کر دیا“۔ (مسلم: 2756)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ”(اور) جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کے لیے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ یہ ہی بڑی کامیابی ہے“۔ (البروج: 85:11)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ”اچھے اعمال کرو اچھی طرح، مخلصانہ طور پر اور درمیانہ روی کے ساتھ اور اچھی خبر لو کیونکہ صرف اچھے اعمال جنت میں داخلے کے لیے کافی نہیں ہیں“۔

لوگوں نے پوچھا: ”کیا آپ بھی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

ترجمہ: ”ہاں میں بھی جب تک اللہ تعالیٰ اپنی معافی اور رحم مجھ پر نچھاور نہیں کرتا“۔

اور جان لو! کہ وہ نیک اعمال اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہیں جو مسلسل کیے جائیں

1

چاہے وہ کتنے ہی چھوٹے ہوں‘‘۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:’’اور مجھے ان لوگوں میں سے بنادے جونعمتوں والی جنت کے وارث ہوں گے۔(الشعراء:26:85)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:’’اور جنت متقی لوگوں کے لئے قریب کردی جائے گی‘‘۔(الشعراء:26:90)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:’’ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان کے جنہوں نے انکار کیا۔‘‘

صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! انکار کون کرے گا؟

ترجمہ:’’ فرمایا:’’جو میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو میری نافرمانی کرے گا اس نے انکار کیا۔(بخاری شریف:7280)

حضرت عبداللہ بن بریدہ ؒ نے ابی الاسود سے بیان کیا کہ میں مدینہ آیا تو یہاں وبا پھیلی ہوئی تھی، لوگ بڑی تیزی سے مر رہے تھے۔ میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھا کہ ایک جنازہ گزرا۔ لوگوں نے اس میت کی تعریف کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا گزرا، لوگوں نے اس کی بھی تعریف کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا گزرا، تو لوگوں نے اس کی برائی کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے یہی کہا کہ واجب ہوگئی۔ میں نے پوچھا امیرالمؤمنین! کیا واجب ہوگئی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اسی طرح کہا ہے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس مسلمان کے لیے چار آدمی اچھائی کی گواہی دے دیں اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرتا ہے۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور اگر تین دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تین پر بھی۔ ہم نے پوچھا اور اگر دو آدمی گواہی دیں؟ فرمایا: دو پر بھی۔ پھر ہم نے ایک کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں

1

پوچھا۔''(بخاری شریف2643)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''جنت میں وہ لوگ داخل ہوں گے جن کے دل پرندوں کے دلوں کی طرح ہوں گے۔''(مسلم:2840)

علماء کرام اس حدیث کی یہ بھی تشریح کرتے ہیں کہ دل پرندوں کی طرح ہونے کا مطلب ہے کہ ان کے دل ہر گناہ اور برائی سے پاک ہوں۔

اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''قطع رحمی (تعلقات ختم) کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا''۔

(بخاری شریف:5984،مسلم شریف:2556)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''کہ اللہ نے رحمت کے سو حصے بنائے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے حصے رکھے صرف ایک حصہ زمین پر اتارا اور اسی کی وجہ سے تم دیکھتے ہو کہ مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے، یہاں تک کہ گھوڑی بھی اپنے بچہ کو اپنے سم نہیں لگنے دیتی بلکہ سموں کو اٹھا لیتی ہے کہ کہیں اس سے اس کے بچہ کو تکلیف نہ پہنچے''۔(بخاری شریف:6000،مسلم شریف:2752)

☆☆☆

جہنم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''تمہاری (دنیا کی) آگ جسے تم جلاتے ہو جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک ٹکڑا (حصہ) ہے''، لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر یہی آگ رہتی تو کافی ہوتی، آپ نے فرمایا: ''وہ اس سے انہتر حصہ بڑھی ہوئی ہے، ہر حصے کی گرمی اسی آگ کی طرح ہے''۔ (ترمذی شریف:2589)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے کفر کا معاملہ کیا ہے، ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔ اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے''۔ (الملک:67:6)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور تمہیں کیا معلوم وہ چورا چورا کرنے والی چیز کیا ہے؟ اللہ کی سلگائی ہوئی آگ جو دلوں تک جا چڑھے گی''۔ (الھمزہ:7-104:5)

ترجمہ: ''اور وہ دوزخی بہشتیوں سے (گڑگڑا کر) کہیں گے کہ کسی قدر ہم پر پانی بہاؤ یا جو رزق خدا نے تمہیں عنایت فرمایا ہے ان میں سے (کچھ ہمیں بھی دو) وہ جواب دیں گے کہ خدا نے بہشت کا پانی اور رزق کافروں پر حرام کر دیا ہے''۔

(الاعراف:7:50)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''کالمہل''، یعنی تلچھٹ کی طرح ہوگا جب اسے (جہنمی) اپنے قریب کرے گا تو اس کے چہرے کی کھال اس میں گر جائے گی''۔ (ترمذی شریف:2584)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور اس دن تم مجرموں کو اس حالت میں دیکھو گے کہ وہ زنجیروں میں جکڑے

ہوئے ہوں گے۔ اُن کی قمیص تارکول کے ہوں گے، اور آگ اُن کے چہروں پر چھائی ہوئی ہوگی''۔ (الابراہیم: 50-14:49)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور کہہ دو کہ (لوگو) یہ قرآن تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کافر رہے۔ ہم نے ظالموں کے لئے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں ان کو گھیر رہی ہوں گی۔ اور اگر فریاد کریں گے تو ایسے کھولتے ہوئے پانی سے ان کی دادرسی کی جائے گی (جو) پگھلے ہوئے تانبے کی طرح (گرم ہوگا اور جو) مونہوں کو بھون ڈالے گا (ان کے پینے کا) پانی بھی برا اور آرام گاہ بھی بری''۔ (الکہف: 18:29)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''جس دن ان کو منہ کے بل آگ میں گھسیٹا جائے گا، (اس دن انہیں ہوش آئے گا، اور ان سے کہا جائے گا کہ:) چکھو دوزخ کو چھونے کا مزہ''۔

(القمر: 54:48)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور کفار فیصلہ چاہنے لگے اور جتنے سرکش (اور) ضدی (لوگ) تھے وہ سب بے مراد ہوئے۔ اس کے آگے دوزخ ہے اور اس کو (دوزخ میں) ایسا پانی پینے کو دیا جائے گا جو کہ پیپ لہو (کے مشابہ) ہوگا۔ جس کو گھونٹ گھونٹ کر کے پیوے گا اور گلے سے آسانی کے ساتھ اتارنے کی صورت نہ ہوگی اور ہر (چہار) طرف سے اس پر (سامان) موت کی آمد ہوگی اور وہ کسی طرح مرے گا نہیں اس کو اور سخت عذاب کا سامنا ہوگا۔ ''(ابراہیم: 17-14:15)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''جہنم کی آگ ایک ہزار سال دہکائی گئی یہاں تک کہ سرخ ہوگئی، پھر ایک

ہزار سال دہکائی گئی یہاں تک کہ سفید ہوگئی، پھر ایک ہزار سال دہکائی گئی یہاں تک کہ سیاہ ہوگئی، اب وہ سیاہ ہے اور تاریک ہے''۔(ترمذی شریف:2591)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت دے دیتے۔لیکن میری طرف سے یہ بات قرار پا چکی ہے کہ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں سب سے بھر دوں گا''۔

(السجدۃ:32:13)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''یقین جانو تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے، پھر اس کو (ایسا) دیکھو گے (کہ) عین الیقین (آجائے گا)، پھر اس روز تم سے (شکر) نعمت کے بارے میں پرستش ہو گی''۔(التکاثر:8-102:6)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''اور دوزخ دیکھنے والے کے سامنے نکال کر رکھ دی جائے گی، تو جس نے سرکشی کی، اور دنیا کی زندگی کو مقدم سمجھا، اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے''۔

(النازعات:39-79:36)

اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''تمہاری دنیا کی آگ جسے تم جلاتے ہو جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔دنیا کی آگ کو پانی سے مزید ٹھنڈا کیا گیا ہے ورنہ تم دنیا کی آگ سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھاتے''۔(مسند احمد ابن حنبلؒ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''یقین جانو جو لوگ کافر ہیں (یعنی) اہل کتاب اور مشرک وہ دوزخ کی آگ

میں پڑیں گے(اور) ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یہ لوگ سب مخلوق سے بدتر ہیں‘‘۔

(البینۃ:98:6)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:’’(اور کفار) گنہگار ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں رہیں گے‘‘۔

(الزخرف:43:74)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:’’اس (جہنم) کے سات دروازے ہیں۔ ہر ایک دروازے کے لیے ان میں سے جماعتیں تقسیم کردی گئی ہیں‘‘۔(الحجر:15:44)

حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:’’قیامت کے دن جہنم میں سب سے کم سزا بھی اتنی سخت ہوگی کہ سزا ملنے والے شخص کے پاؤں تلے دہکتے ہوئے دو کوئلے ہوں گے جس کی تپش سے اس کا دماغ بھی اُبلے گا جیسے المرجال (تانبے کا برتن) یا قم قم (صراحی دار برتن) میں پانی اُبلتا ہے‘‘۔(صحیح البخاری اور صحیح المسلم)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:’’اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو نہ مانا وہ بدبخت ہیں، یہ لوگ آگ میں بند کر دیئے جائیں گے‘‘۔(البلد:90:19-20)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:’’یہ (نعمتیں تو فرمانبرداروں کے لئے ہیں) اور سرکشوں کے لئے برا ٹھکانا ہے، (یعنی) دوزخ۔ جس میں وہ داخل ہوں گے اور وہ بری آرام گاہ ہے‘‘۔(صٓ:38:55-56)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:’’اور جس دن خدا کے دشمن دوزخ کی طرف چلائے جائیں گے تو ترتیب وار

1

کر لیئے جائیں گے، یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو ان کے کان اور آنکھیں اور چمڑے (یعنی دوسرے اعضا) ان کے خلاف ان کے اعمال کی شہادت دیں گے۔(حٰم السجدۃ:20-19:41)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''اللہ تعالیٰ جہنم میں سب سے کم سزا پانے والے شخص سے فرمائے گا:''اگر دنیا اور اس کی ساری دولتیں تمہارے پاس ہوں تو کیا تم اپنی رہائی کے عوض وہ سب کچھ دے دو گے؟ وہ شخص کہے گا:''جی ہاں'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا:''میں نے اس سے بہت کم کچھ مانگا تھا تم سے۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ کسی کو میرا شریک نہ بناؤ۔ اور میں تمہیں آگ میں نہ ڈالتا لیکن تم شرک کرنے پر اصرار کرتے رہے''۔(مسلم:2805)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''تو جو بدبخت ہوں گے وہ دوزخ میں (ڈال دیئے جائیں گے) اس میں ان کا چلانا اور دھاڑنا ہوگا''۔(ھود:11:106)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''اس پر اُنیس داروغہ ہیں، اور ہم نے دوزخ کے داروغہ فرشتے بنائے ہیں۔ اور ان کا شمار کافروں کی آزمائش کے لئے مقرر کیا ہے''۔ (المدثر:31-30:74)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''(یعنی) سرکشوں کا وہی ٹھکانہ ہے، اس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے''۔
(النبا:23-22:78)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''جو شخص اپنے پروردگار کے پاس گنہگار ہو کر آئے گا تو اس کے لئے جہنم ہے۔ جس میں نہ مرے گا نہ جیئے گا''۔(طٰہٰ:20:74)

جہنم کے درجے

علامہ قرطبیؒ کے مطابق علماء کرام کا کہنا ہے کہ: جہنم کا سب سے اونچا حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے گناہ گاروں کے لیے مخصوص ہے۔ اور پھر یہ بعد میں گناہ گاروں سے خالی ہو جائے گا اور تیز ہوائیں اس کے دروازوں کو جھنجوڑ دیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور جن لوگوں نے خدا پر جھوٹ بولا تم قیامت کے دن دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہو رہے ہوں گے۔ کیا غرور کرنے والوں کو ٹھکانا دوزخ میں نہیں ہے''۔ (الزمر: 39:60)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو تکلیفیں دیں اور توبہ نہ کی ان کو دوزخ کا (اور) عذاب بھی ہوگا اور جلنے کا عذاب بھی ہوگا''۔ (البروج 85:10)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''ویل جہنم کی ایک کھائی ہے جو اتنی گہری ہے کہ جس میں منکرین کوئی چالیس سال تک گرتے رہیں گے تہہ تک پہنچنے میں۔ اور سعود جو کہ ایک آگ کا پہاڑ ہے جس پر منکرین کو ستر سال لگا کر چڑھائی مکمل کریں گے۔ اور پھر وہ اس اونچائی سے ہمیشہ کے لیے گر جائیں گے''۔ (مسند عبداللہ بن مبارکؒ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور بدکردار دوزخ میں، (یعنی) جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے''۔

(الانفطار: 82:14-15)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''تمہارے پروردگار کی قسم! ہم ان کو جمع کریں گے اور شیطانوں کو بھی۔ پھر ان سب کو جہنم کے گرد حاضر کریں گے (اور وہ) گھٹنوں پر گرے ہوئے (ہوں گے)''۔

(مریم19:68)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''(اور کفار) گنہگار ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں رہیں گے، جو ان سے ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ اس میں ناامید ہو کر پڑے رہیں گے''۔(الزخرف:75-43:74)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''(حکم ہوگا کہ) ہر سرکش ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو، جو مال میں بخل کرنے والا حد سے بڑھنے والا شبہے نکالنے والا تھا''۔(ق:25-50:24)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''ان کے اوپر تو آگ کے سائبان ہوں گے اور نیچے (اس کے) فرش ہوں گے۔ یہ وہ (عذاب) ہے جس سے خدا اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ تو اے میرے بندو مجھ سے ڈرتے رہو''۔(الزمر:39:16)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''پوچھتے ہیں کہ جزا کا دن کب ہوگا؟، اُس دن (ہوگا) جب ان کو آگ میں عذاب دیا جائے گا''۔(الذّریات:13-51:12)

☆☆☆

''لا الٰہ الا اللہ'' جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے۔

حضرت عتبان بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''قیامت کے دن اللہ کا جو بندہ متواتر ''لا الٰہ الا اللہ'' (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) پڑھتا ہے۔ اللہ اس کو اجر کے طور پر جہنم سے نجات دلائے گا۔

(مسند عبداللہ بن مبارکؒ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہے، تو (اس کے لئے) کھولتے پانی کی ضیافت ہے، اور جہنم میں داخل کیا جانا''۔ (الواقعہ:94-92:56)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''یہ (نعمتیں تو فرمانبرداروں کے لئے ہیں) اور سرکشوں کے لئے برا ٹھکانا ہے، (یعنی) دوزخ۔ جس میں وہ داخل ہوں گے اور وہ بری آرام گاہ ہے، یہ کھولتا ہوا گرم پانی اور پیپ (ہے) اب اس کے مزے چکھیں''۔ (ص:57-55:38)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ: '' اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور آخرت کے آنے کو جھٹلایا۔ وہ عذاب میں ڈالے جائیں گے''۔ (الروم:16:30)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''(کافرو اس روز) تم اور جن کی تم خدا کے سوا عبادت کرتے ہو دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔ اور تم سب اس میں داخل ہو کر رہو گے''۔ (الانبیاء:98:21)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''جب وہ چاہیں گے کہ اس رنج (وتکلیف) کی وجہ سے دوزخ سے نکل جائیں

تو پھر اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے۔ اور (کہا جائے گا کہ) جلنے کے عذاب کا مزہ چکھتے رہو"۔ (الحج:22:22)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کہے گا: اسے جہنم سے نکال لو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا ایک مقام پر بھی مجھ سے ڈرا"۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے"۔

(ترمذی شریف:2594)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "اور تم میں کوئی (شخص) نہیں مگر اسے اس پر گزرنا ہوگا۔ یہ تمہارے پروردگار پر لازم اور مقرر ہے، پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے۔ اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے"۔ (مریم:72-19:71)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "اور یہ کہ وہی دولت مند بناتا اور مفلس کرتا ہے"۔ (النجم:53:48)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔ نہ انہیں موت آئے گی کہ مرجائیں اور نہ ان کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جائے گا۔ ہم ہر ایک ناشکرے کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں"۔ فاطر:35:36)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "اور جنہوں نے نافرمانی کی اُن کے رہنے کے لئے دوزخ ہے جب چاہیں گے کہ اس میں سے نکل جائیں تو اس میں لوٹا دیئے جائیں گے۔ اور اُن سے کہا جائے گا کہ جس دوزخ کے عذاب کو تم جھوٹ سمجھتے تھے اس کے مزے چکھو"۔

(السجدۃ:32:20)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''جہنم سے وہ آدمی نکلے گا جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوگا، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: جس کو شک ہو وہ یہ آیت پڑھے »إن الله لا يظلم مثقال ذرة« ''اللہ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا ہے'' (النساء: ۴۰)۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (ترمذی شریف: 2598)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور جب ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی تو (ان کی شکل بگڑ جاتی ہے اور) تم ان کے چہروں میں صاف طور پر ناخوشی (کے آثار) دیکھتے ہو۔ قریب ہوتے ہیں کہ جو لوگ ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں ان پر حملہ کردیں۔ کہہ دو کہ میں تم کو اس سے بھی بری چیز بتاؤں؟ وہ دوزخ کی آگ ہے۔ جس کا خدا نے کافروں سے وعدہ کیا ہے۔ اور وہ برا ٹھکانا ہے''۔ (الحج: 22:72)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور اس دن تم گنہگاروں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں، ان کے کرتے گندھک کے ہوں گے اور ان کے مونہوں کو آگ لپیٹ رہی ہوگی''۔ (ابراہیم: 14:49-50)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''(ہر چند) چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں مگر اس سے نہیں نکل سکیں گے اور ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے''۔ (المائدۃ: 5:37)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے آتش جہنم کا وعدہ کیا ہے جس میں ہمیشہ (جلتے) رہیں گے۔ وہی ان کے لائق ہے۔ اور خدا نے ان پر لعنت کردی ہے۔ اور ان کے لیے ہمیشہ کا عذاب (تیار) ہے''۔ (التوبہ: 9:68)

حضرت ابوعمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے اور جہنمی دوزخ میں، موت کو جنت اور جہنم کے درمیان لایا جائے گا اور پھر اسے ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا جائے گا اور پھر ایک اعلان کرنے والا فرشتہ اعلان کرے گا:''اے جنت کے مکینوں اب کوئی موت نہیں ہے۔اے جہنم کے مکینوں اب کوئی موت نہیں ہے۔(یعنی سب ہمیشہ زندہ رہیں گے)۔تو جنت کے مکین بہت خوش رہیں گے اور جہنم کے مکین شدید عذاب میں رہیں گے۔(مسند عبداللہ بن مبارک)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''تو جو بدبخت ہوں گے وہ دوزخ میں (ڈال دیئے جائیں گے)اس میں ان کا چلانا اور دھاڑنا ہوگا ، (اور) جب تک آسمان اور زمین ہیں، اسی میں رہیں گے مگر جتنا تمہارا پروردگار چاہے۔ بیشک تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے کر دیتا ہے''۔
(ھود:11:106-107)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''جہنم کی ایک وادی ہے جسے ''لملم'' کہا جاتا ہے، جہنم کی یہ ایسی وادی ہے جس سے جہنم کی ساری وادیاں اللہ کی پناہ مانگتی ہیں''۔(مسند عبداللہ بن مبارکؒ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''پھر وہ ان کو قیامت کے دن بھی ذلیل کرے گا اور کہے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم جھگڑا کرتے تھے۔جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ آج کافروں کی رسوائی اور برائی ہے، (ان کا حال یہ ہے کہ) جب فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے لگتے ہیں (اور یہ) اپنے ہی حق میں ظلم کرنے والے (ہوتے ہیں) تو مطیع ومنقاد ہو جاتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم کوئی برا کام نہیں کرتے تھے۔ہاں جو کچھ تم کیا کرتے تھے خدا اسے خوب جانتا ہے، سو دوزخ کے دروازوں میں داخل

ہوجاؤ۔ ہمیشہ اس میں رہو گے۔ اب تکبر کرنے والوں کا برا ٹھکانا ہے''۔(النحل:29-16:27)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پر تندخو اور سخت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں جو ارشاد خدا ان کو فرماتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں''۔(التحریم:66:6)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے پیدا ہوتی ہے۔''(البخاری:3259،مسلم:615)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: '' یہ اُسی کے اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان چکر لگائیں گے''۔(الرحمن:55:44)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''سو میں نے تم کو بھڑکتی آگ سے متنبہ کر دیا، اس میں وہی داخل ہوگا جو بڑا بدبخت ہے، جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا''۔(اللیل:16-92:14)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:''بخار کی گرمی جہنم کی تپش سے آتی ہے تو اس لیے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرنا چاہیے''۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''اس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ کیا تو بھر گئی؟ وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟''۔(ق:50:30)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:’’کچھ شک نہیں کہ منافق لوگ دوزخ کے سب سے نیچے کے درجے میں ہوں گے۔اور تم ان کا کسی کو مدد گار نہ پاؤ گے‘‘۔(النساء:4:145)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:’’تم میں ہر ہر فرد سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس طرح کلام کرے گا کہ اللہ کے اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔پھر وہ دیکھے گا تو اس کے آگے کوئی چیز نظر نہیں آئے گی۔پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا اور اس کے سامنے آگ ہوگی۔پس تم میں سے جو شخص بھی چاہے کہ وہ آگ سے بچے تو وہ اللہ کی راہ میں خیر خیرات کرتا رہے،خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعہ ہی ممکن ہو۔(بخاری شریف:6539)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:’’جہنم کو اس دن (قیامت کے دن) لایا جائے گا ستر ہزار لگاموں کے ساتھ جن کو ستر ہزار فرشتے کھینچ رہے ہوں گے‘‘۔(مسلم:2842)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اتنے میں ایک دھماکے کی آواز آئی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:’’تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟

’’ہم نے عرض کیا:اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:’’یہ ایک پتھر ہے جو جہنم میں پھینکا گیا تھا ستر برس پہلے وہ جا رہا تھا اب اس کی تہ میں پہنچا‘‘(معاذ اللہ!جہنم اتنی گہری ہے کہ اس کی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہے اور وہ بھی اس تیز حرکت سے جیسے پتھر اوپر سے نیچے کو گرتا ہے)(مسلم:7167)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی اس کی دو آنکھیں ہوں گی جو دیکھیں گی، دو کان ہوں گے جو سنیں گے اور ایک زبان ہوگی جو بولے گی، وہ کہے گی: مجھے تین لوگوں پر مقرر کیا گیا ہے: ہر سرکش ظالم پر، ہر اس آدمی پر جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کو پکارتا ہو، اور مجسمہ بنانے والوں پر''۔(ترمذی شریف:2574)

حرام تصویر: انسانوں اور حیوان میں سے وہ تصویر ہے جن میں روح ہو، اور جن میں روح نہ ہو اُس کی تصویر حرام نہیں ہے۔

☆☆☆